حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب، عظمت و شان
اور بعداز وصال کرامات پر مشتمل اپنی طرز کی مدلل کتاب

کمالِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

بعداز

وصالِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

ازقلم:
ابو ذہیب محمد ظفر علی سیالوی غفرلہ

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

Marfat.com

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب، عظمت و شان
اور بعد از وصال کرامات پر مشتمل اپنی طرز کی مدلل کتاب

کمالِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

بعد از

وصالِ داتا رحمۃ اللہ علیہ

از قلم:
ابو ذہیب محمد ظفر علی سیالوی غفرلہ

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ

وعلٰی اٰلك واصحابك یا حبیب اللّٰہ

نام کتاب	....	کمالِ داتا بعد از وصالِ داتا
تالیف	....	ابوذہیب محمد ظفر سیالوی
صفحات	....	152
تعداد	....	600
کمپوزنگ	....	خرم اقبال
اشاعت	....	نومبر 2016ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری
قیمت	....	130 روپے

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر
۴۰ اردو بازار لاہور

Marfat.com

الاھداء

راقم الحروف اپنی اس تحریر کو، امام الاولیاء، سیّد الاصفیاء، امام الواصلین، برہان العاشقین، سیّد ہجویر، مخدوم اُمم، سلطان الاتقیاء، شناورِ بحرِ حقیقت، واقفِ اسرارِ معرفت، قبلۃ الاولیاء،

حضرت سیّد علی بن عثمان الجلابی الغزنوی ثم الہجویری

المعروف

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

کی خدمت اقدس میں بطور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے

☆☆☆☆☆

الانتساب

خواجۂ خواجگاں، عطائے رسول، معین الہند، غریب نواز، آفتاب ولایت،

حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری

رحمۃ اللہ علیہ

زہد الانبیاء، شمس الاولیاء، قمر الاصفیاء، ماہتاب معرفت،

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر

رحمۃ اللہ علیہ

اور حضرت داتا ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُر انوار پر حاضر ہونے والے چلہ کشی کرنے والے تمام علماء و مشائخ اہلسنّت کے نام

ابو ذہیب محمد ظفر علی سیالوی غفرلہ

Marfat.com

ترتیب

نعت شریف ۱۱
منقبت ۱۲
سید ہجویر مخدوم امم حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ۲۱
ولادت باسعادت ۲۲
شجرۂ نسب ۲۳
تعلیم وتربیت ۲۳
۱) ابوالفضل محمد بن حسن ختلی ۲۴
۲) شیخ ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن قشیری ۲۴
۳) شیخ ابوسعید ابوالخیر ۲۵
۴) امام ابوالعباس احمد اشقانی ۲۵
۵) ابوالعباس احمد بن محمد قصاب ۲۵
۶) خواجہ ابواحمد مظفر بن احمد بن حمدان ۲۵
۷) ابوجعفر محمد بن مصباح صیدلانی ۲۶
۸) شیخ ابوالقاسم بن عبداللہ بن علی گورگانی ۲۶
۹) باب فرغانی ۲۶
مرشد طریقت ۲۶
ریاضات ومجاہدات ۲۹
سیروسیاحت ۲۹
سفرخراسان کاذکر ۳۰
سفرآذربائیجان کاذکر ۳۱

Marfat.com

سفر فلسطین کا ذکر ۳۱
سفر دمشق کا ذکر ۳۲
سفر طوس کا ذکر ۳۲
سفر ماوراء النہر کا ذکر ۳۳
سفر ترکستان کا ذکر ۳۳
سفر ہندوستان کا ذکر ۳۳
لقب ''گنج بخش'' کی وجہ تسمیہ ۳۳
وصال با کمال ۳۴
گنج بخش فیض عالم ۳۶
خاندانی حالات ۳۶
والد ماجد کا نام ۳۶
ولادت ۳۶
اسم گرامی ۳۶
کنیت ۳۶
لقب ۳۷
لقب کی وجہ تسمیہ ۳۷
تعلیم و تربیت ۳۷
بیعت و خلافت ۳۷
سیر و سیاحت ۳۷
پیر و مرشد ۳۸
وصال با کمال ۳۸
سیرت علی ہجویری ۳۸
داتا تیرا دربار ہے رحمت کا خزانہ ۳۸
گنج بخش کی کہانی، دریابادی کی زبانی ۳۹

Marfat.com

جادووہ جوسر چڑھ کر بولے ۴۱
کشف المحجوب شریف ۴۲
ترجمان اہلحدیث کا حوالہ ۴۳
کراماتِ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ۴۳
جوگی سے مقابلہ ۴۴
فوائد واقعہ ۴۵
فرشتے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں ۴۶
فوائد ۴۷
مولوی اللہ یار، حاضر دربار ۴۸
فوائد ۴۸
عبدالحمید سواتی دیوبندی کی حاضری ۴۹
مفتی محمود کی داتا صاحب حاضری ۵۰
مولوی عبدالرحمٰن اشرفی چوکھٹ داتا پر ۵۰
غیر مقلدین کی گواہی ۵۱
الاعتصام کا تبصرہ ۵۱
گنج بخش ۵۳
کمالِ داتا صاحب بعداز وصال داتا صاحب ۵۵
حیات واستمداد اولیاء پر قرآنی دلیل ۵۷
ہمارا استدلال ۵۸
محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا داتا صاحب سے شرف ہم کلامی ۵۹
حضرت مادھولال حسین رحمۃ اللہ علیہ پر کرم نوازی ۶۱
مزار داتا پر حاضری ۶۱
داتا صاحب کی حضرت صاحب پر کرم نوازی ۶۲
مرید پر کرم نوازی ۶۳

''ملاقات حبیب'' ساڈی عید ہو گئی ۶۴
جب تک دربار سے اجازت نہ ملے ۶۶
ڈاکٹر اقبال سے ملاقات ۶۷
داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تفہیم قرآن کا طریقہ سکھایا ۶۸
علامہ نبی بخش حلوائی اور داتا صاحب کی مشکل کشائی ۶۹
قمر الاولیاء اور نورانی شعاع ۶۹
حضرت شیر اہل سنت کی داتا صاحب سے عقیدت ۷۳
فیض عالم رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے ضمانت ہو گئی ۷۴
1965ء کی جنگ، داتا صاحب غلاموں کے سنگ ۷۵
راقم الحروف پر نگاہ کرم ۷۶
پھولوں کا گلدستہ ۷۸
ایک تائیدی حوالہ ۷۹
قلبی حالات کا پتا چلنا ۷۹
میری بات بن گئی ہے تیری بات کرتے کرتے ۸۰
کشف المحجوب کے ترجمہ کا انعام ۸۲
پاک بھارت جنگ 1965ء اور فیض عالم ۸۴
ایک فیصلہ کن حوالہ ۸۴
منقبت آستانہ فیض عالم کا ۸۶
کرامات فیض عالم ۸۹
(1) ہندو مسلمان ہو گئے ۸۹
گل جیہڑی تیرے مونہوں نکلے اوہ تیرا اے ۹۰
(2) تیریاں تک کے اداواں میں مرید ہو گئی ۹۱
بعد از وصال کرامات ۹۲
ایک شبہ کا ازالہ ۹۴

Marfat.com

داتا کے توسل سے اللہ کریم نے بیٹا عطا فرمایا ۹۴
ایک شبہ اور اس کا ازالہ ۹۵
تھانوی زندہ ہے ۹۶
آپ میرے واسطے دعا کریں ۹۶
اعتراض ۹۷
مولوی عبداللہ اہلحدیث نے تین بیٹے دیئے ۱۰۰
یا اللہ دے کٹی ۱۰۱
یا اللہ نوراں سے لڑکا نکال! ۱۰۲
تھانوی اور مجذوب کی دعا ۱۰۳
فوائد ۱۰۴
فیضان داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۸
داتا کا معنی ۱۰۸
ایک مغالطہ اور اس کا ازالہ ۱۱۰
جو کوئی داتا ہو وہ یتیم کے مال سے بچتا رہے ۱۱۱
جس پر دو داتا گواہی دیں ۱۱۱
گنج بخش ۱۱۵
بزرگوں کے مزارت سے فیض ملتا ہے ۱۱۶
فیوض اولیاء ۱۱۷
مزار پر انوار پر اولیائے عظام کی حاضری ۱۱۷
متقدمین اولیائے کرام ۱۱۸
متاخرین صوفیائے کرام ۱۲۰
خانقاہِ عالیہ پر بادشاہوں کی حاضری ۱۲۳
خانقاہ معلیٰ پر مشاہیر کی آمد ۱۲۵
مسلک سیّد ہجویر مخدوم امم حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۸

Marfat.com

(۱)عقیدۂ توحید اور مسلک داتا گنج بخش ۱۳۳
(۲)اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے ۱۳۵
(۳)اللہ تعالیٰ تمام نقائص وعیوب سے پاک ہے ۱۳۵
(۴)اللہ تعالیٰ جہت ومکان سے پاک ہے ۱۳۶
(2)مقام رسالت اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۸
(۱)جہاں پر ولایت کی انتہا وہاں سے نبوت کی ابتداء ۱۳۸
(۲)تمام اولیاء کے احوال واقوال انبیاء کے صدق وصفا والے ایک قدم کی جانب رکھیں
توسب لاشئی نظر آئیں گے ۱۳۸
(۳)ولی کی انتہا مقام مشاہدۂ حق جبکہ نبی کی ابتداء ہے ۱۴۰
(۴)سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی ۱۴۰
(۵)سیدنا موسیٰ علیہ السلام جو مانگ کر پائیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بن مانگے پائیں ۔ ۱۴۱
(۶)نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر ہیں ۱۴۲
(۷)خالقِ کل نے آپ کو مالکِ کل بنا دیا ۱۴۳
(۸)سماعت وبصارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴۴
(3)مقام اولیاء کرام اور عقیدۂ سیّدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۶
(۱)اولیاء اللہ کی وسعت بصارت ۱۴۶
(۲)اولیاء اللہ دلوں کے بھید سے بھی آگاہ ۱۴۷
(۳)اولیاء اللہ خلق خدا کے اندیشوں سے بھی باخبر ۱۴۷
(۴)گل تیرے مونہوں جیہڑی نکلے اور تیراے ۱۴۸
(۵)اولیاء اللہ کا دلوں کے خیالات کو بھی جاننا ۱۴۹
عظمت سیّدنا اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۱

Marfat.com

نعت شریف

کیسے سمجھیں گے تری شان زمانے والے
خود مٹیں گے ترا نام مٹانے والے

کیا ضرورت کہ ہم چاند کا جلوہ دیکھیں
ٹھہرو ٹھہرو کہ وہ ہیں زلف ہٹانے والے

جونہی طیبہ سے میں نکلوں تو یوں آقا بولیں
لوٹ آ اے مرے شہر سے جانے والے

زیرِ مدفن بھی تری دید سے پایا ہے سکوں
تیرا احسان ہے اے قبر میں آنے والے

دونوں عالم میں کوئی آپ سا قاری ہی نہیں
نوکِ نیزہ پہ اے قرآں سنانے والے

کیسے سمجھیں گے تری شان زمانے والے
خود مٹیں گے ترا نام مٹانے والے

☆☆☆☆☆

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

منقبت

درشان حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

ازعارف باللہ حضرت مستان شاہ کابلی رحمۃ اللہ علیہ

مالکِ ملکِ دو عالم خواجۂ ہر دوسرا — نہ سپہرش سایہ گردان، مہر و ماہش خاکپا

اولیاء اللہ لاخوف علیہم راسزا — کیست ان ظل الٰہی نورِ پاک مصطفےٰ

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

ترجمہ: دونوں جہاں کے مالک اور دونوں جہاں کے سردار۔ نو آسمان یعنی عرش و کرسی اور سات آسمان جن پر سایہ کئے ہوئے ہیں۔ سورج و چاند جن کے پاؤں کی خاک ہیں جو آیہ اولیاء اللہ لاخوف علیہم کے مصداق ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک وہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو سارے جہاں کو خزانے عطا کرنے والے نور خدا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے رہنما و پیشوا ہیں۔

☆☆☆☆☆

شاہ بازِ قاف قدس و طائرِ سدرہ نشیں — بل بود مکانِ سدرہ مرورا زیر نگیں

حاملِ بار امانت حامیٔ دنیا و دیں — آستاں بوس حریمش غوث و قطب اجمعیں

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا

ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

Marfat.com

ترجمہ: آپ کوہ قاف قدس کے شاہ باز ہیں۔ سدرہ میں رہنے والے پرندے ہیں بلکہ مقام سدرہ میں رہنے والے آپ کے زیر نگیں اور ماتحت ہیں۔ آپ بار امانت کے حامل اور دین و دنیا میں حامی و مددگار ہیں۔ تمام غوث و قطب آپ کے آستانہ پر بوسہ زن ہیں۔ آپ گنج بخش فیض عالم خدا کے نور کے مظہر۔ ناقصوں کے لیے پیر کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

☆☆☆☆☆

نور پاک مصطفٰے پروردۂ رب جلیل　　　کعبۂ معنٰی دلہا را بود ہمچوں خلیل
فیض عامش جاری کردہ خلد آسازیں قبیل　　　جوئے شہد و جوئے شیر و سلسبیل و زنجبیل
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کاملِ کاملاں را رہنما

ترجمہ: آپ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک ہیں۔ رب جلیل نے آپ کی خصوصی پرورش فرمائی ہے۔ آپ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی طرح دلوں کے معنوی کعبہ کے معمار ہیں۔ آپ نے جنت کی طرح کا فیض عام جاری کر رکھا ہے یعنی آپ نے شہد کی نہر، دودھ کی نہر، چشمہ سلسبیل اور چشمۂ زنجبیل جاری کیا ہوا ہے۔ آپ سب کو خزانہ دینے والے، عالم کو فیض پہنچانے والے اور خدا تعالٰی کے نور کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے لیے پیر کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

☆☆☆☆☆

روضۂ پُر نور پاکش درزمیں ہمچوں بہشت　　　بہرہ ور از فیض عامش خاص و عام و خوب و زشت
تیر رفتہ باز گرداند بدل سازد سرشت　　　خوش بسفتہ در اوصافش معین الدین چشت
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کاملِ کاملاں را رہنما

Marfat.com

ترجمہ: آپ کا پرنور پاک روضہ مبارک زمین میں جنت کی طرح ہے۔آپ کے فیض عام سے خاص و عام اچھے برے سب فیض یاب ہو رہے ہیں۔آپ کمان سے نکلا ہوا تیر واپس لا سکتے ہیں۔ دلوں کے مزاج درست کرنے والے ہیں۔ حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ نے آپ کی صفت بیان کرنے میں اچھے موتی پروئے ہیں' یعنی "گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا"۔

☆☆☆☆☆

نورِ بے چونِ تقدس درمیان ماؤ طیں ۔۔۔ تن پرستاں را کشودہ دیدۂ حق الیقیں

خازنِ گنجینۂ اَسرار را باشد امیں ۔۔۔ سایۂ الطافِ ایزد رحمۃ للعالمیں

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا

ناقصاں را پیر کاملِ کاملاں را رہنما

ترجمہ: آب و گل کے اس جہان میں آپ اللہ تعالیٰ کی بے مثل و پاک ذات کے نور ہیں۔آپ نے حق پرستوں کے لیے حق الیقیں کی آنکھیں کھول دی ہیں۔آپ خزانۂ اسرار و رموز کے خازن اور امین ہیں۔آپ اللہ تعالیٰ اور حضور رحمۃ للعالمین کی رحمتوں اور مہربانیوں کا سایہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

ناصیہ فرسا ہمہ روئے زمیں بر در گہش ۔۔۔ پہلوے شیر فلک رامی در اندروبہش

از خدا آگہ کند دل را خیال آگہش ۔۔۔ شد معین الدین فرید الدین بطوفش چلہ کش

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا

ناقصاں را پیر کاملِ کاملاں را رہنما

ترجمہ: ساری زمین کی چیزیں آپ کی درگاہ عالی پر آ کر جھکتی ہیں۔آسمانی شیر کے پہلو کو آپ کی لومڑی چیر پھاڑ دیتی ہے۔آپ کا خیال خدا آگاہ دل کو رموز معرفتِ

Marfat.com

سے آگاہ کرتا ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین اور حضرت خواجہ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہما آپ کے روضہ اقدس کے گرد گھومے اور اس پر چلہ کشی کی۔ آپ گنج بخش فیض عالم، خدا تعالیٰ کے نور کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل کاملوں کے رہنما ہیں۔

☆☆☆☆☆

اے شہنشاہ دو عالم خواجۂ مالک رقاب　　از فراقت دیدۂ ما گریہ دارد چوں سحاب
تابشد خورشید عالم در زمین زیر نقاب　　ہر زماں خواند فلک یالَیتَنِی کُنتُ تُراب

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کاملِ کاملاں را رہنما

ترجمہ: اے دونوں جہاں کے شہنشاہ، گردنوں کے مالک و آقا' تیرے فراق میں ہماری آنکھیں بادل کی طرح برس رہی ہیں۔ جب سے آفتاب جہاں (حضرت داتا صاحب) زیر زمیں نقاب پوش ہوئے ہیں، ان کے فراق میں آسماں ہر وقت کہتا ہے کاش کہ میں مٹی ہو چکا ہوتا آپ گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا' الیٰ آخرہٖ

☆☆☆☆☆

اے کہ از خوبان عالم بردۂ یکسر سبق　　چرخ خیر مقدمت کردہ ستارہ در طبق
سینۂ بے کینہ ات از تیغ وحدت گشتہ شق　　آفتابِ ملک معنٰی ذاتِ آں دیدارِ حق

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کاملِ کاملاں را رہنما

ترجمہ: آپ تمام جہاں کے حسینوں سے سبقت لے گئے۔ آسماں نے ستارے طبق میں سجا کر آپ کا خیر مقدم کیا۔ آپ کا سینۂ بے کینہ شمشیر توحید سے شق ہے۔ آپ ملک معنٰی کے آفتاب ہیں۔ آپ کا دیدار حق تعالیٰ کے انوار کا دیدار ہے۔ آپ بخش فیض عالم ہیں......

Marfat.com

شاہ جیلاں غوث اعظم شیخ ارض و نُہ سما گفت در جمع مریداں از کرامت بارہا
ہم زمانہ گر ہے بودم علی ہجویر را تازہ بیعت کردے بردست آں بیضالقا
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کاملِ کاملاں را رہنما

ترجمہ: شاہ جیلاں، غوث اعظم زمینوں اور نو آسمانوں کے شیخ نے ازروئے کرامت اپنے مریدوں کے مجمع میں بارہا فرمایا کہ اگر میں حضرت علی ہجویر کے زمانہ میں ہوتا تو اس نورانی ملاقات والے بزرگ کے ہاتھ پر تازہ بیعت کرلیتا کہ آپ گنج بخش فیض عالمؔ الیٰ آخرہ

☆☆☆☆☆

بود در کشتی بجمعے مقتدائے بحر و بر زجر بر حضرت نمودند اہل کشتی سر بسر
گفت ہاتف جملہ را بہرت کنم زیر وزبر گفت یارب من نخواہم جملہ را بکشا نظر
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کاملِ کاملاں را رہنما

ترجمہ: حضرت داتا صاحب جو بحر و بر کے مقتدا و پیشوا ہیں۔ایک دفعہ کچھ لوگوں کے ساتھ ایک کشتی میں سوار تھے کہ کشتی کے مالکوں نے حضرت کو ڈانٹنا شروع کیا (بدتمیزی سے پیش آئے) تو ایک غیبی آواز نے کہا میں تیری خاطر ان سب کو زیروزبر کرتا ہوں (ہلاک و برباد کردیتا ہوں) مگر حضرت نے عرض کی یارب میں یہ نہیں چاہتا بلکہ تو اُن پر اپنی نظر رحمت۔ڈال آپ گنج بخش فیض عالم ہیں۔نور خدا کے مظہر ہیں' ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

☆☆☆☆☆

چوں شکست افتاد بر محمود سلطاں ز ہندیاں   التجا با نزد حضرت برد با آہ وفغاں
گفت پیغمبر کہ فتح خواہی از ہندوستاں   تو بغزنی رو علی ہجویر را با خودستاں
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کاملِ کاملاں را رہنما

ترجمہ: سلطان محمود نے جب ہندیوں سے شکست کھائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آہ وفغاں کرتے ہوئے ملتجی ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُسے فرمایا اگر تو ہندوستاں پر فتح حاصل کرنا چاہتا ہے تو غزنی سے اپنے ساتھ علی ہجویری کو لے جا کہ وہ گنج بخش فیض عالم ہیں۔ نور خدا کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

☆☆☆☆☆

شاہِ عالم فخرِ آدم قطبِ جملہ اولیاء   سید عالی نسب فرزندِ خاصِ مصطفٰےؐ
سرِ حق ' اسرارِ احمد نور پاک مرتضٰےؓ   مرحباؤ مرحباؤ مرحباؤ مرحبا
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کاملِ کاملاں را رہنما

ترجمہ: آپ عالم کے بادشاہ ہیں۔ آدم کے لیے باعث فخر ہیں۔ تمام اولیاء اللہ کے قطب ہیں۔ عالی نسب سیّد ہیں۔ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص فرزند ہیں۔ آپ حق کا بھید۔ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسرار' علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ کے نور پاک ہیں اور سب آپ کی تشریف آوری پر آپ کو مرحبا کہتے ہیں۔ آپ گنج بخش فیض عالم ہیں' نور خدا کے مظہر ہیں' ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

چشم مستت سرمہ کش از کحل مازاغ البصر　　مقتبس از روضۂ پرنور تو شمس وقمر
مہر تو منقوش بردل ہمچوں نقش کالحجر　　یک نظر برحال مسکین وفقیراں یک نظر
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کاملِ کاملاں را رہنما

ترجمہ: آپ کی نگاہ مست فیضان نبوت کے نور سے سرمگیں ہے۔ آپ کے روضۂ پرنور سے شمس وقمر بھی روشنی حاصل کرتے ہیں۔ دل پر آپ کی مہر و محبت پتھر پر نقش کی طرح پختہ ہو چکی ہے۔ مسکین وفقیر آپ کی نگاہ کرم وفیض کے منتظر ہیں۔ آپ گنج بخش فیض عالم اور مظہر نور خدا ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے رہنما و پیشوا ہیں۔

☆☆☆☆☆

طوفِ کوئیت مے نماید جملۂ طوافیاں　　چوں طواف کعبۃ اللہ می نماید حاجیاں
در صفا و مروہ کوئیت ہمہ نعرہ زناں　　صاحب بیتی نظر برحال زارِ عاجزاں
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کاملِ کاملاں را رہنما

ترجمہ: (آپ سے حصول فیض کے لیے) سب چکر کاٹنے والے آپ کے کوچے کا چکر کاٹتے ہیں۔ جس طرح حاجی لوگ کعبۃ اللہ کے اردگرد گھومتے ہیں۔ آپ کے کوچہ کے صفا و مروہ میں سب نعرہ لگاتے پھرتے ہیں کہ اے صاحب بیت عاجزوں کے حال زار پر ایک نگاہ ضرور ڈالیے۔ کیونکہ آپ گنج بخش فیض عالم اور نور خدا کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے پیشوا ہیں۔

☆☆☆☆☆

چشم زاریم ونظر تا روح روحانی شویم　　برجہم از خاکدانِ تیرہ نورانی شویم
تا بکے لبیک گویاں جان وایجانی شویم　　عید وصلت رانما تا جمعہ قربانی شویم

Marfat.com

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کاملِ کاملاں را رہنما

ترجمہ: ہم جسم کی چیرہ دستیوں کے ہاتھوں بہت لاغر و نحیف ہو رہے ہیں۔ ہم آپ کی نگاہ کرم کے طالب ہیں۔ تاکہ ہم مجسم روح اور روحانی بن جائیں۔ اے جان ہم کب تک لبیک کہتے رہیں گے۔ ہمیں اپنے وصل کی عید دکھائیں تاکہ ہم سب اپنی جانیں قربان کر دیں۔ آپ گنج بخش فیض عالم ہیں' نور خدا کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

☆☆☆☆☆

لاہور از فیض قدومت رشک بستان حرم — میر سد بر طوفِ کویت ہندی و رومی عجم
کعبہ ثانی شدہ بر عاشقاں زاں اجرم — بر زبانِ پیر و برنا گشتہ جاری دمبدم

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کاملِ کاملاں را رہنما

ترجمہ: لاہور آپ کی تشریف آوری کے فیض سے باغ حرم کے لیے قابل رشک بن چکا ہے۔ آپ کے کوچہ کے گرد گھومنے کے لیے سب ہندی، رومی اور عجمی آ جا رہے ہیں' آپ کا در اقدس عاشقوں کے لیے بلاشبہ کعبۂ ثانی بن چکا ہے۔ اور ہر بوڑھے، جوان کی زبان پر ہر وقت جاری ہو چکا ہے کہ آپ گنج بخش فیض عالم اور مظہر نورِ خدا ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے رہنما ہیں۔

☆☆☆☆☆

شہ سوار اوجِ وحدت عرش اعلیٰ متکا — لطف کن از فیض عامت خواجۂ عالم پناہ
زاں نظر بر حضرت اجمیر کردی بادشاہ — کن بحالِ زار مستان شاہ کابل یک نگاہ

Marfat.com

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کاملِ کاملاں را رہنما

ترجمہ: اے وحدت کی بلندیوں کے شہسوار اور اے وہ ہستی کہ عرش اعلیٰ جس کی تکیہ گاہ ہے۔ اور اے خواجۂ عالم پناہ! اپنے فیض عام سے مجھ پر لطف و کرم کی نگاہ فرمایئے اے بادشاہِ ملک ولایت وہ نظر جو آپ نے حضرت خواجۂ اجمیری پر ڈالی تھی اس طرح کی ایک نظر مستان شاہ کابلی کے حال زار پر بھی ڈال دیجئے۔ کیونکہ آپ گنج بخش فیض عالم ہیں نور خدا کے مظہر ہیں۔ ناقصوں کے پیر کامل اور کاملوں کے پیشوا ہیں۔

☆☆☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سید ہجویر مخدوم امم
حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حق گو، دل جو، صدق شعار، رفعت مدار شخصیتیں صدر اسلام سے لے کر آج تک بساط ارض پر رونق افروز رہی ہیں، انہیں میں سے حضور قدرۃ السالکین، زبدۃ العارفین، حجۃ الکاملین، سیّد الواصلین، امام الصالحین، محبوب المحبین، سیّد العاشقین، امام المتکلمین، امیر المتقین، رہبر السالکین، جمیل الاجملین، شیخ الکاملین مخدومنا و مخدوم امم سیّدنا سیّد علی بن عثمان الجلابی الغزنوی المعروف بہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جن کی شان میں ڈاکٹر محمد اقبال لکھتے ہیں:

سید ہجویر مخدوم امم — مرقدِ او پیر سنجر را حرم
بند ہائے کوہسار آساں گسیخت — درزمینِ ہند تخمِ سجدہ ریخت
عہد فاروق از جلالش تازہ شد — حق ز حرف او بلند اوازہ شد
پاسبانِ عزت امّ الکتاب — از نگاہش خانہء باطلِ خراب
خاکِ پنجاب از دمِ او زندہ گشت — صبح ما از مہر او تابندہ گشت
عاشق و ہم قاصد طیّار عشق — از جبینش آشکار اسرار عشق

ولادت باسعادت:

آپ کا اسم گرامی علی، والد ماجد عثمان اور دادا علی رحمۃ اللہ علیہم تھے، شہزادہ داراشکوہ قادری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جلاب اور ہجویر غزنی شہر کے دو محلے تھے، آپ کی والدہ ماجدہ ہجویر محلہ میں رہائش پذیر تھیں، اور آپ کے والد گرامی جلاب کے رہنے والے تھے، پیدائش آپ کی نانا کے مکان واقع ہجویر میں ہوئی، والد کی وفات کے بعد غالباً آپ نے اپنی والدہ کے پاس ہجویر محلہ میں رہائش اختیار کرلی تھی، اس لیے ہجویری کہلائے، آپ کی سن ولادت میں تذکرہ نگاری کا اختلاف پایا جاتا ہے، مورخ لاہور جناب محمد دین کلیم قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

''کسی قدیم تاریخ سے آپ کی تاریخ ولادت نہیں معلوم ہوسکی اور نہ ہی حتماً اس کی تصدیق ہوسکی ہے، نفحات الانس مؤلفہ مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ اور سفینۃ الاولیاء مصنفہ شہزادہ داراشکوہ میں بھی آپ کی تاریخ ولادت درج نہیں ہے۔

خزینۃ الاصفیاء حدیقۃ الاولیاء، تحقیقات چشتی تاریخ مخزن پنجاب، ہسٹری آف لاہور اور تاریخ لاہور وغیرہ کتب جو کہ لاہور کے اولیائے عظام سے تقریباً متعلق ہیں۔آپ کی تاریخ ولادت پر کوئی روشنی نہیں ڈالتیں۔ ''داتا گنج بخش'' میں منشی محمد الدین فوق نے قیاساً آپ کی تاریخ ولادت ۴۰۰/۴۰۱ ہجری مطابق 1009ء/ 1010ءدرج کی ہے۔

(سیرت داتا گنج بخش ص ۷ امطبوعہ نوری کتب خانہ بالمقابل ریلوے سٹیشن لاہور)

مندرجہ بالا سن ولادت کی تائید میں مؤرخین (غزنوی دور کے ایک مؤرخ یعقوب غزنوی کی کتاب ''رسالہ ابدالیہ'' میں سے) جس بات سے قیاساً استدلال کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ:

ایک مرتبہ سلطان محمود غزنوی کی موجودگی میں حضرت سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ

Marfat.com

علیہ نے ہندوستان کے ایک فلسفی سے مناظرہ کیا اور آپ نے بیان کے اعجاز اور علمی استعداد کی بنا پر فلسفی آپ سے شکست کھا گیا، اس وقت آپ عین جوانی کے عالم میں تھے، اور آپ کی عمر اکیس برس تھی، محمود غزنوی چونکہ ۴۲۱ھ میں فوت ہوا اس لیے اس روایت کی بنا پر آپ کا سن ولادت ۴۰۰ھ قرار دیا گیا ہے۔

مولانا شاہ قاری احمد قادری پیلی بھیتی لکھتے ہیں کہ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۳۷۳ھ میں بمقام غزنی پیدا ہوئے۔

(گنج بخش فیض عالم ص ۱۸ مطبوعہ اویسی بکسٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ)

شجرۂ نسب:

آپ نجیب الطرفین سیّد زادے ہیں آپ کا شجرہ نسب چند واسطوں سے نواسہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ دو صاحبزادوں سے چلتا ہے، ان میں سے بڑے صاحبزادے سیّدنا حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ ہیں، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی اولاد میں سے ہیں۔ اور چھوٹے صاحبزادے حضرت زید شہید رضی اللہ عنہ ہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت زید شہید رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔

حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا شجرہ نسب آپ کی سوانحاتی کتب میں یوں مرقوم ہے:

"سید علی ہجویری ابن سیّد عثمان ابن سیّد علی ابن سیّد عبدالرحمٰن ابن شاہ شجاع ابن ابوالحسن ابن حسین اصغر ابن سیّد زید شہید ابن امام حسن مجتبیٰ ابن سیّدنا علی المرتضیٰ"

تعلیم و تربیت:

آپ نے ایسے ماحول میں آنکھ کھولی جب کہ غزنی دنیائے اسلام کے ممتاز اور

Marfat.com

معروف علماء وفضلاء کا گہوارہ تھا۔ غزنی میں کئی ایک مدرسے تھے، جن میں تعلیم وتربیت کا معقول انتظام تھا، اسی لیے ہی دور دور کے علاقوں سے طلباء غزنی میں آکر تعلیم حاصل کرتے تھے، آپ نے بھی غزنی میں ہی ابتدائی تعلیم حاصل کی اس کے بعد آپ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے عراق، بغداد، شام اور دمشق کے علماء وفضلاء کی صحبت اختیار کی، اور اس کے علاوہ طوس، طبرستان، آذربائیجان، خوزستان اور ترکستان کے طویل وعریض سفر کیے۔ جن علماء وفضلاء سے آپ نے غزنی اور دیگر مقامات میں رہ کر علم حاصل کیا ان کی تفصیل مؤرخ لاہور جناب محمد دین کلیم قادری کے قلم سے پیش خدمت ہے لکھتے ہیں:

''جن لوگوں سے آپ نے علم دین حاصل کیا ان کی تفصیل اس طرح ہے''

(۱) ابوالفضل محمد بن حسن ختلی:

المتوفی ۴۶۰ھ ۱۰۶۷ء آپ اس زمانہ کے مشہور بزرگ، سنت کے عاشق اور شریعت کے شیدا تھے، داتا صاحب ایک مدت تک ان کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے اور ان کی توجہ سے روحانیت کے بیشتر مدارج طے کیے۔

۲) شیخ ابوالقاسم عبدالکریم ہوازن قشیری:

المتوفی ۴۶۵ھ ۱۰۷۲ء اپنے وقت کے امام اور ابوعلی دقاق کے مرید اور داماد بھی تھے، روحانیت میں ان کا پایہ بہت بلند ہے، آپ کے عہد کے علماء اور فضلاء مشکل مقام پر آپ سے ہی رجوع کیا کرتے تھے، علم وفضل میں یگانہ روزگار تھے، اپنے مریدوں کو روحانی مقامات سے گزارنے میں ایک منفرد حیثیت کے مالک تھے، آپ کی ایک تصنیف کا نام رسالہ قشیریہ ہے، مولانا جامی نے آپ کے حالات صاحب کشف المحجوب کے حوالے سے لکھے ہیں، مقام مہند علاقہ خراسان میں مزار اقدس موجود ہے۔

Marfat.com

۳) شیخ ابوسعید ابوالخیر:

المتوفی ۴۴۰ھ، ۱۰۴۸ء نام نامی فضل الدین ابوالخیر ہے، فارسی رباعی حضرات میں منفرد حیثیت کے مالک تھے، ان کے مرشد طریقت شیخ ابوالفضل بن حسن سرخسی ہیں، جن کا نیشاپور مین قیام تھا، نفحات الانس میں آپ کا تفصیلی تذکرہ موجود ہے۔ وفات ۴۴۰ھ درج کی ہے، اور ولادت ۳۵۷ھ، مطابق ۹۶۷ء ہے۔

۴) امام ابوالعباس احمد اشقانی:

المتوفی ۴۷۹ھ مطابق ۱۰۸۶ء آپ علم اصول وفروع کے امام تھے۔ حضرت داتا صاحب فرماتے ہیں کہ بعض علوم میں آپ میرے استاد تھے، وہ بڑے صاحب دل اور اپنے زمانہ کے فاضل جلیل تھے، دن کا بہت سا حصہ درس وتدریس میں گزارتے اور بقیہ عبادات میں اکابر اہل تصوف میں شمار ہوتے تھے، مولانا جامی نے آپ کا تذکرہ صاحب کشف المحجوب کے حوالے سے کیا ہے۔

۵) ابوالعباس احمد بن محمد قصاب:

آپ ماوراء النہر کے قدیم بزرگوں کے صحبت یافتہ تھے، جن سے آپ نے کسب فیض کیا، کشف وکرامات اور زہد وتقویٰ میں بہت مشہور تھے، باوجود امی ہونے کے تصوف اور اصول دین میں آپ کی گفتگو بڑی پر حکمت ہوتی تھی۔

۶) خواجہ ابواحمد مظفر بن احمد بن حمدان:

آپ بڑے پائے کے شیخ طریقت اور صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے، عموماً فنا وبقا کے مسئلے پر گفتگو فرمایا کرتے تھے، حضرت داتا صاحب نے ان سے بھی کسب فیض کیا، نفحات الانس میں تحریر ہے کہ شیخ ابوسعید ابوالخیر آپ کی بہت تعریف کرتے تھے۔

۷)ابو جعفر محمد بن مصباح صیدلانی:

فرماتے ہیں وہ روسائے تصوف میں سے تھے۔ تحقیق میں ان کی زبان اچھی ہے، شیخ حسین بن منصور سے محبت کرتے تھے، میں نے ان سے ان کی بعض تالیف پڑھیں، مکہ میں مجاور رہتے، مصر میں وفات ہوئی، اور قبر حضرت زقاق مصری کے پہلو میں بنی۔ (نفحات الانس ص ۱۶۴)

۸)شیخ ابوالقاسم بن عبداللہ بن علی گورگانی:

نام گرامی علی ہے یگانہ روزگار اور وحید العصر ہستی تھے، تین واسطوں سے ان کا سلسلہ سیّد الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے جاملتا ہے۔ حضرت داتا گنج بخش صاحب بعض مشکل مسائل دریافت کرنے کے لیے آپ کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ آپ ایک ستون سے ہم کلام تھے، وفات شیخ ۴۶۴ھ بمطابق ۱۰۷۱ء ہے۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے حالات کشف المحجوب سے نقل کیے ہیں۔

۹)باب فرغانی:

آپ کا نام نامی عمر تھا۔ فرغانہ میں اقامت گزیں تھے۔ حضرت سیّد علی ہجویری نے فرغانہ جاکر آپ سے استفادہ کیا، آپ صاحب کرامت بزرگ تھے بلکہ حضرت داتا صاحب نے آپ کو اوتاد الارض (زمین کی میخیں) کے لقب سے ملقب فرمایا ہے۔ (سیرت داتا گنج بخش ص ۲۵، ۲۶ مطبوعہ نوری کتب خانہ بالمقابل ریلوے سٹیشن لاہور)

مرشد طریقت:

آپ نے روحانی فیوض و برکات حضرت شیخ ابوالفضل محمد بن حسن ختلی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیے اور کافی عرصہ ان کی خدمت عالی میں رہے۔ اور شرف بیعت حاصل کیا۔ آپ کے پیر طریقت شیخ الطائفہ حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

کے سلسلہ سے منسلک تھے اور کامل ترین ولی اللہ اور روحانی تصرفات کے حامل تھے، شیخ کامل کو پاکر آپ نے اللہ رب العزت کے حضور سجدۂ شکر ادا فرمایا، سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیرو مرشد کے علمی مقام کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

''صوفیہ متاخرین میں سے اوتاد کی زینت اور عابدوں کے شیخ ابوالفضل محمد بن الحسن الختلی ہیں، طریقت میں میری اقتداء (بیعت) ان ہی سے ہوئی۔ علم تفسیر اور روایات (حدیث) کے عالم تھے، اور تصوف میں حضرت جنید کا مذہب رکھتے تھے۔ حضرت (شیخ ابوالحسن علی بن ابراہیم) حصری رحمۃ اللہ علیہ کے راز دار مرید تھے، ابوعمرو قزوینی اور ابوالحسن سالبہ کے ہم عصر تھے، صحیح گوشہ نشینی کے لیے ساٹھ سال تک تنہائی کی تلاش میں پھرتے رہے اور مخلوق کے ذہنوں سے اپنا نام محو کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

زیادہ تر جبل لگام میں قیام پذیر رہے، عمر طویل پائی، اپنی ولادت کی بہت سی دلیلیں اور نشانیاں رکھتے تھے، لیکن صوفیہ کی رسوم اور لباس کے پابند نہ تھے، اور رسوم میں جکڑے ہوئے صوفیوں سے درشتی سے پیش آتے تھے، میں نے ان سے زیادہ کسی کو باہیبت نہیں دیکھا''۔

(کشف المحجوب فارسی، باب فی ذکر آئمتھم من المتاخرین صفحہ ۱۷۳، مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب صفحہ ۲۵۶ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو مرشد حضرت شیخ ختلی رحمۃ اللہ علیہ کا جس روز وصال مبارک ہوا آپ وہاں حاضر تھے اور شیخ ختلی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی گود میں جان جانِ آفرین کے سپرد کی اس منظر کو خود یوں بیان فرماتے ہیں:

''حضرت شیخ ختلی رحمۃ اللہ علیہ بروز وصال بیت الجن میں تھے، یہ ایک گاؤں ہے گھاٹی پر جو بانیار (رود بانیاں) اور دمشق کے درمیان واقع

ہے۔ دمِ رحلت ان کا سر میری گود میں تھا اور میرا دل انسانی فطرت کے مطابق ایک سچے دوست کی جدائی پر رنجیدہ تھا، اس حالت میں انہوں نے فرمایا: اے بیٹا! میں تمہیں اعتقاد کا ایک مسئلہ بتاتا ہوں اگر اس پر مضبوطی سے عامل رہو گے تو تمام تکلیفوں سے محفوظ رہو گے۔ یہ سمجھ لیجئے کہ تمام مواقع اور حالات میں نیک و بد کو پیدا کرنے والا خدائے عزوجل ہے، لہٰذا اس کے کسی فعل پر کبیدہ نہ ہونا اور رنج کو اپنے دل میں جگہ نہ دینا اس کے سوا اور کوئی وصیت نہیں کی اور جاں بحق تسلیم ہو گئے"۔

(کشف المحجوب فارسی، باب فی ذکر آئمتھم من المتاخرین صفحہ ۱۷۳ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب صفحہ ۲۵۷ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ طریقت رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۴۶۰ھ مطابق ۱۰۶۷ء آپ اپنے پیرو مرشد سے حد درجہ عشق اور محبت رکھتے تھے، جو اپنے شیخ سے سنتے اس کو لکھ لیتے۔ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں:

"میرے پیرو مرشد نے حضرت حبیب بن سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بہت سی روایات مجھ سے بیان کی تھیں لیکن اس وقت اس سے زیادہ نقل کرنا ممکن نہیں کیونکہ میری کتابیں غزنی میں رہ گئی ہیں اور میں دیا رہند میں ناجنسوں کی صحبت میں گرفتار ہوں"۔

دوسرے مقام پر تحریر فرماتے ہیں:

"میرے پیرو مرشد ہمیشہ مریدوں کو یہ تلقین کیا کرتے تھے، کہ دیکھو جب تک نیند کا غلبہ نہ ہو جائے، سویا مت کرو اور جب سو کر اٹھو تو دوبارہ جلدی سونے کی کوشش نہ کرو کہ خواب ثانی حق پرست مرید پر حرام ہے"۔

پھر فرمایا: "میرے شیخ پر اللہ تعالیٰ رحمت کے پھول برسائے اور اللہ تعالیٰ ان کو

Marfat.com

غریقِ رحمت کرے۔

ریاضات ومجاہدات:

جیسا کہ زمانہ سلف سے دستور تھا کہ مرید اپنے پیر ومرشد کے ساتھ سفر وحضر میں ساتھ رہتے ان کے ساتھ تکالیف ومصائب برداشت کرتے اسی طرح آپ بھی اپنے پیرومرشد شیخ ختلی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہے اور ان کے ساتھ ہی مصائب وآلام برداشت کیے اور مرشد کے فرمان کے مطابق ریاضت ومجاہدات میں خوب حصہ لیا۔ سلوک ومعرفت کی منازل طے کرنے میں جومصائب اور تکالیف پیش آتی ہیں آپ نے خندہ پیشانی سے برداشت کیں، اس دوران جن صبر آزما حالات سے آپ کو گزرنا پڑا اور جن جن حوادث سے آپ کو دوچار ہونا پڑا۔ان کی تفصیل آپ کی شہرہ آفاق تصنیف لطیف ''کشف المحجوب'' شریف میں موجود ہے، اپنی اس ریاضت و مجاہدات اور صفائے قلب کی بدولت آپ کو قرب رسول اور حضوری مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوئی اور آپ نے دو مرتبہ نبی مکرم، شفیع معظم ،نور مجسم شہنشاہ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔

سیر وسیاحت:

بزرگان سلف صوفیائے کرام اور علمائے عظام کی سیر وسیاحت کا مطلب دنیا جہاں کی بے سود گردادری نہ تھا۔ وہ کوئی خاص مقصد لے کر باہر نکلتے تھے،اور جب تک اس میں کمال حاصل نہ کرلیتے' واپس نہ آتے تھے،کوئی اشاعت دین کی غرض سے باہر نکلا ہے تو کوئی علم کی خاطر تاکہ اس میں کمال حاصل کر کے خلق خدا کو صراط مستقیم دکھا سکے۔

حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے غزنی کے بزرگوں سے بھی بہت کچھ حاصل کیا تھا وہ ریاضت وجفاکشی حصول تجربہ اور حصول علم کی خاطر اپنے

Marfat.com

پیرومرشد کے ساتھ بھی کئی ممالک میں تشریف لے گئے اور تنہا بھی کئی مقامات پر گئے، حرمین شریفین کی زیارت سے بھی مستفید ہوئے۔ اس کے علاوہ آپ خراسان، ماوراءالنہر، آذربائیجان وغیرہ کی سیاحت میں یہاں کے شیوخ سے بھرپور استفادہ فرمایا، بغداد، سرخس، فارس، طوس، کرمان، جبل السلام، خورستان، نیشاپور، مدائن، بسطام، طبرستان میں بھی تشریف لے گئے اور وہاں کے کبار علماء وصوفیاء سے کسب فیض کیا، فقط خراسان میں آپ تین سو مشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فیوض وبرکات سمیٹے۔ آپ چالیس سال تک متواتر سیر وسیاحت فرماتے رہے اور نماز پنجگانہ باجماعت ادا فرماتے رہے، جمعۃ المبارک بھی ادا فرماتے۔

کشف المحجوب شریف میں جہاں آپ نے احکام ومسائل بیان کیے ہیں‘ وہاں ہی اپنے مختلف شہروں اور ملکوں کے سفر کے واقعات بھی تحریر فرمائے ہیں‘ جن سے کچھ پیش خدمت ہے۔

سفر خراسان کا ذکر:

اپنے سفر کا ذکر خیر یوں فرماتے ہیں:

”میں ملک شام میں تھا کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کے سرہانے سو گیا خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں مکہ معظّمہ میں حاضر ہوں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے داخل ہو رہے ہیں اور ایک سن رسیدہ بوڑھے شخص کو گود میں لیے ہوئے ہیں، میں دوڑتا ہوا خدمت اقدس میں پہنچا پائے اقدس کو بوسہ دیا اور دل میں قیاس کرنے لگا کہ یہ سن رسیدہ کون ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے دل کی کھٹک معلوم ہوگئی ارشاد ہوا یہ شخص تیرا اور تیری قوم کا امام ہے، یعنی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ“۔

Marfat.com

(کشف المحجوب فارسی، باب فی ذکر آئمتھم من تبع التابعین الی یومنا ص۱۰۱ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب صفحہ ۱۵۳ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیو بند یو پی)

سفر آذر بائیجان کا ذکر:

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے سفر آذر بائیجان کا ذکر کچھ یوں فرماتے ہیں:

''میں ایک دفعہ آذر بائیجان کے پہاڑوں میں پھر رہا تھا کہ وہاں ایک درویش کو دیکھا جو نہایت دردمندی سے اشعار پڑھ رہا تھا اشعار پڑھنے کے بعد اس کا رنگ متغیر ہو گیا اور وہ ایک پتھر پر بیٹھ گیا اور میرے دیکھتے دیکھتے بے ہوش ہو کر گر پڑا اور جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی''۔

سفر فلسطین کا ذکر:

آپ اپنے سفر فلسطین کا ذکر یوں بیان کرتے ہیں:

''میں دو درویشوں کے ہمراہ ابن العلاء سے ملنے کے لیے جانب فلسطین روانہ ہوا راستہ میں ہم نے آپس میں مشورہ کر لیا کہ ہر شخص اپنے دل میں کوئی خواہش رکھے اور دیکھیں کہ کیا شیخ ہمارے باطن کی خبر دیتے ہیں میری خواہش یہ تھی کہ مجھے حسن بن منصور کی مناجات کے اشعار چاہئیں' میرے پہلے ساتھی کی خواہش تھی کہ اس کا مرض طحال جاتا رہے اور دوسرا ساتھی حلوائے صابونی کھانا چاہتا تھا، جب ہم رملہ (فلسطین) میں شیخ کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے فرمایا کہ کاغذ لاؤ، ایک کاغذ لایا گیا جس پر حسن بن منصور کے اشعار لکھے تھے وہ مجھے دے دیا دوسرے درویش کے پیٹ پر ہاتھ ملا اس کا مرض طحال جاتا رہا، تیسرے سے کہا کہ حلوائے صابونی سپاہیوں کی غذا ہوتی ہے درویشوں کی نہیں اور درویشوں کو ایسی خواہش زیب نہیں دیتی یا تو سپاہی ہو جاؤ یا درویش اور پھر زندگی کے

مطابق کام کرو"

سفر دمشق کا ذکر:

کشف المحجوب شریف میں اپنے سفر دمشق کا ذکر یوں فرماتے ہیں:

"میں اپنے مرشد کے ہمراہ بیت الجن سے دمشق کو جا رہا تھا بارش کی وجہ سے زمین پر کیچڑ ہو گیا تھا جس سے چلنے میں مشکل پیش آ رہی تھی، مگر اس کے باوجود جب بھی میری نگاہ شیخ کے پاجامہ یا جوتی پر جاتی تھی، وہ بالکل خشک نظر آتے تھے میں نے اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا فرمایا جب سے میں نے ہمت کو توکل کے راستے سے اٹھا لیا ہے تب سے اللہ تعالیٰ نے میرے قدموں کو ان آلائشوں سے پاک کر دیا ہے"۔

(کشف المحجوب فارسی، باب فی ذکر فرقہم فی مذاہبھم، الکلام فی ذکر کراماتہم ص ۲۵۵ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب صفحہ ۳۶۰ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یو۔ پی)

سفر طوس کا ذکر

طوس کے سفر کا ذکر یوں بیان فرماتے ہیں:

"ایک معاملہ حل کرنے کے لیے میں شیخ ابو القاسم گورگانی کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے طوس پہنچا، دیکھا کہ وہ اپنے مکان کی مسجد میں بالکل تنہا ہیں، اور ایک ستون سے ہمکلام ہیں، میں نے عرض کیا، اے شیخ! آپ یہ بات کس کو سنا رہے ہیں، فرمایا! اے بیٹا! ابھی ابھی اللہ پاک نے اس ستون کو مجھ سے ہمکلامی کی قوت عطا فرما دی تھی یہاں تک کہ اس نے مجھ سے سوال کیا اور میں اس کا جواب دے رہا تھا"۔

(کشف المحجوب فارسی، باب فی ذکر فرقہم فی مذاہبھم، الکلام فی ذکر کراماتہم ص ۲۵۵ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب صفحہ ۳۶۰ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یو پی)

سفر ماوراء النہر کا ذکر:

اپنے سفر ماوراء النہر کا ذکر تحریر فرماتے ہیں:

حضرت احمد حماد سرخسی، جو ماوراء النہر میں میرے رفیق تھے اور برگزیدہ بندے تھے ان سے لوگوں نے پوچھا: کیا آپ کو نکاح کی ضرورت پیش آئی؟ فرمایا: نہیں۔ پوچھا کیوں؟ فرمایا: اس لئے کہ میں اپنے احوال میں یا تو اپنے سے غائب ہوتا ہوں یا اپنے سے حاضر، جب غائب ہوتا ہوں تو مجھے دونوں جہان کی کوئی چیز یاد نہیں رہتی اور جب حاضر ہوتا ہوں تو میں اپنے نفس پر ایسا قابو رکھتا ہوں کہ جب ایک روٹی ملے تو وہ سمجھتا ہے کہ ہزار حوریں مل گئیں۔ دل کی مشغولیت بہت بڑا کام ہے جس طرح چاہو اسے رکھو۔

سفر ترکستان کا ذکر:

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے سفر ترکستان کا ذکر یوں فرماتے ہیں:

''میں نے ترکستان میں دیکھا کہ سرحد اسلام کے نزدیک ایک شہر میں ایک پہاڑی تھی جس کے اندر آگ لگ گئی تھی اس کے دہکتے ہوئے پتھروں میں سے نوشادر اُبل اُبل کر باہر آرہا تھا۔ اس آگ میں ایک چوہا تھا جو اس آگ میں زندہ رہ سکتا تھا اگر اس کو باہر نکال لیا جاتا تو وہ ہلاک ہو جاتا''

سفر ہندوستان کا ذکر:

آپ اپنے سفر ہندوستان کا ذکر یوں فرماتے ہیں:

''میں نے زہر قاتل کے اندر ایک کیڑا دیکھا جو اسی میں ہی زندہ رہ سکتا تھا، اگر اس کو زہر سے نکال لیا جائے تو مر جاتا ہے''

لقب ''گنج بخش'' کی وجہ تسمیہ:

جب مدینہ منورہ میں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواجہ غریب نواز معین

Marfat.com

الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو ہندوستان جانے کا حکم اور تبلیغ اسلام کی شمع روشن کرنے کی بشارت ملی تو آپ اجمیر شریف جاتے ہوئے لاہور پہنچے اور سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر حاضری دی اور چلہ کشی کی آج بھی داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ میں دائیں جانب ایک حجرۂ اعتکاف موجود ہے' یہ وہی حجرۂ عالیہ ہے جس میں سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے چھٹی صدی ہجری کے اوائل میں اعتکاف (چلہ) فرمایا تھا، چلہ پورا ہونے کے بعد جب آپ الوداعی حاضری دے کر روانہ ہو رہے تھے تو آپ کی زبان مبارک پر یہ شعر جاری تھا

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

(ضرورت مرشد جلد 1، مرتب: صوفی محمد اقبال قریشی، ص ۸۳، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

بس اسی دن سے لوگوں نے آپ کو گنج بخش کہنا شروع کر دیا۔

وصال باکمال:

وہ آفتاب جو غزنی کے ایک محلے ہجویر میں طلوع ہوا تھا اور جس نے ۴۳۱ھ میں لاہور میں آ کر اپنی روشنی سے اللہ کے ہزاروں بندوں کو منور کیا تھا۔ اب اسے لاہور میں اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے ۳۴ سال سے زائد ہو چکے تھے، اور ۶۲ سال کی عمر کے لگ بھگ پہنچ چکی تھی، ۳۴ سال کی تبلیغ نے نہ صرف لاہور بلکہ پورے پنجاب اور پاک و ہند کے ہر گوشہ میں اسلام کا غلغلہ بلند کر دیا تھا۔ دور دور سے لوگ لاہور میں آ کر داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ سے مستفیض ہو رہے تھے، ایک تو یہ کیا کہ غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کیا، ان کے دلوں میں ایمان کی شعاعیں روشن فرمائیں، ان کے مزاج میں استقلال پیدا کیا اور دوسری طرف یہ اہم کارنامہ

Marfat.com

انجام دیا کہ اسلام کی تعلیم سے ان کو واقف کرایا، قرآن کی تعلیم سے روشناس کرایا اور ان کے ذہنوں میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور محبت کا جذبہ پیدا کیا۔ ۳۴ سال اللہ تعالیٰ کے حکم سے دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ کرتے ہوئے اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے۔ تاریخ وفات مؤرخین نے ۹ صفر ۴۶۵ھ ،۱۰۷۲ء بیان کی ہے، البتہ آپ کا سالانہ عرس ہر سال ۱۹، ۲۰ صفر کو منایا جاتا ہے۔

جس زمانہ میں حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا سے پردہ فرمایا اس وقت لاہور میں سلطان ابراہیم غزنوی حکومت کر رہے تھے۔ یہ سلطان محمود غزنوی کی اولاد میں سے تھے، اور غزنویوں نے غوریوں کی مخالفت کے بعد لاہور میں اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔ چنانچہ غزنویوں کی پنجاب میں حکومت کا سلسلہ اس وقت تک چلتا رہا جب تک غوریوں نے اس علاقہ پر قبضہ نہیں کیا۔

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کچھ دن کھلی اور کچی رہی، اس کے بعد سلطان ابراہیم غزنوی نے مقبرہ تعمیر کرایا جس میں بعد کو وقتاً فوقتاً تبدیلیاں اور ترمیمیں ہوتی رہیں۔ ''کشف المحجوب'' جو آپ کی تصنیف ہے اس میں بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ لاہور آئے تھے، اس وقت سلطان محمود غزنوی کے فرزند سلطان ناصر الدین مسعود لاہور پر حکومت کر رہے تھے اور وفات کے وقت ان کے بیٹے سلطان ابراہیم ظہیر الدولہ کی حکومت تھی اور انہیں نے آپ کا مقبرہ تعمیر کرایا تھا۔ اس کے بہت عرصہ بعد خانقاہ کا فرش اور ڈیوڑھی سلطان جلال الدین اکبر بادشاہ نے تعمیر کرائی تھی۔

(گنج بخش فیض عالم ص ۵۹، ۶۰ مطبوعہ اویسی بک سٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ)

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

گنج بخش فیض عالم

حضرت شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ سلطان الطریقت ہیں، گنج حقیقت ہیں، برہان شریعت ہیں۔

خاندانی حالات:

آپ رحمۃ اللہ علیہ سادات حسنی سے ہیں۔آپ کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت سیّدنا زید شہید بن امیر المؤمنین حضرت سیّدنا امام حسن پر منتہی ہوتا ہے۔آپ کے آباؤ اجداد غزنی کے رہنے والے تھے،آپ کے دادا کا نام حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ ہے

والد ماجد کا نام:

آپ کے والد ماجد کا نام عثمان (رحمۃ اللہ علیہ) ہے

ولادت:

آپ غزنی میں پیدا ہوئے

اسم گرامی:

آپ کا نام "علی" ہے ہجویر شہر کا نام نہیں بلکہ غزنی کے ایک محلے کا نام ہے۔اس لئے آپ "علی ہجویری" کہلاتے ہیں

کنیت:

آپ کی کنیت "ابوالحسن" ہے

لقب:

آپ ''داتا گنج بخش'' کے لقب سے پکارے جاتے ہیں

لقب کی وجہ تسمیہ:

خواجہ خواجگاں حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری جب لاہور میں رونق افروز ہوئے تو آپ کے مزار مبارک پر اعتکاف فرمایا، چلتے وقت حضرت خواجہ غریب نواز نے حسب ذیل شعر پڑھا:

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا
ناقِصاں را پیر کامل کامِلاں را راہنما

اس روز سے آپ داتا گنج بخش مشہور ہوئے

تعلیم وتربیت:

آپ علوم ظاہری کی تحصیل سے فارغ ہوکر علوم باطنی کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ کے استاذ شیخ ابوالقاسم آپ سے فرماتے تھے کہ:

''فقیر کے لیے حاضری مرشد سے بہتر اور کوئی چیز نہیں ہے، فقیر کو چاہیے کہ حاضری مرشد کی رکھے''

بیعت وخلافت:

آپ شیخ ابوالفضل بن حسن ختلی کے مرید ہیں۔ وہ مرید حصری کے، اور وہ مرید حضرت شیخ شبلی کے ہیں

سیر وسیاحت:

آپ نے خراسان، ماوراء النہر، آذربائیجان کی سیر وسیاحت فرمائی۔ بہت سے درویشوں سے ملے اور بہت سی برگزیدہ ہستیوں سے استفادہ کیا۔ حضرت شیخ ابوالقاسم

Marfat.com

گرگانی، حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر اور حضرت شیخ ابوالقاسم قشیری کے روحانی فیوض سے مستفیض ہوئے۔

پیر و مرشد:

آپ اپنے پیر و مرشد کے حکم سے ہندوستان تشریف لائے

وصال باکمال:

آپ نے ہجری 465 میں اس دنیا فانی سے سفر دارالآخرت فرمایا۔ بعض نے سن وصال ہجری 456 لکھا ہے۔ مزار پر انوار لاہور میں فیض و برکات کا سرچشمہ ہے

سیرت علی ہجویری:

آپ قطب زمانہ تھے۔ ذکر و فکر، مراقبہ و محاسبہ، عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے، دنیاوی آلائشوں سے پاک صاف تھے۔ آپ کی ذات ستودہ صفات سے بہت سے بندگان خدا کو فیض پہنچا، تصرفات آپ کے بے شمار ہیں

(ڈاکٹر ظہور الحسن شارب، تذکرہ اولیائے پاک و ہند جدید 10,9,8 ممتاز اکیڈمی اُردو بازار لاہور پاکستان)

داتا تیرا دربار ہے رحمت کا خزانہ:

شہزادہ داراشکوہ قادری لکھتے ہیں:

ہر جمعرات کو آپ کے روضہ اطہر پر ہزاروں آدمی حاضر ہوتے ہیں اور مشہور ہے کہ جو شخص چالیس جمعرات یا چالیس دن کامل روضہ کا طواف (یعنی مزار پر حاضری دے) کرے اس کی ہر ضرورت پوری ہوتی ہے۔

(سفینۃ الاولیاء صفحہ 210 نفیس اکیڈمی اُردو بازار کراچی، طبع ہفتم 1986ء)

مشہور مؤرخ محقق مولانا نور احمد چشتی صاحب نے بھی لکھا ہے، ملاحظہ ہو:

(تحقیقات چشتی، صفحہ 169، الفضل ناشران و تاجران کتب لاہور)

Marfat.com

مسلک دیو بند کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مولوی عبدالماجد دریا بادی نے بھی یہی لکھا ہے ان کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

اہل حاجت یوں بھی برابر آتے جاتے رہتے ہیں۔ جمعرات اور جمعہ کو مجمع زائد ہو جاتا ہے۔ عقیدت مندوں کا خیال ہے کہ اگر چالیس روز متصل حاضری دی جائے یا چالیس جمعہ کی راتوں کو مزار کا طواف کیا جائے تو ہر مشکل آسان اور ہر حاجت روا ہو جاتی ہے۔

(تصوف اسلام، صفحہ 36، تصوف فاؤنڈیشن، المعارف، گنج بخش روڈ لاہور 2011ء)

گنج بخش کی کہانی، دریا بادی کی زبانی:

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 456/465 کے لقب ''گنج بخش'' کی وجہ بیان کرتے ہوئے مولوی عبدالماجد دریا بادی لکھتے ہیں:

عام لقب جو گنج بخش چلا ہوا ہے اس کی بابت روایت یہ ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری (رحمۃ اللہ علیہ) نے آپ کے مزار پر آ کر حسب دستور صوفیہ چلہ کشی کی اور فیض و برکت سے مالا مال ہو کر جب رخصت ہونے لگے تو مزار کے رخ کھڑے ہو کر یہ شعر پڑھا:

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

(تصوف اسلام، صفحہ 36، تصوف فاؤنڈیشن، المعارف، گنج بخش روڈ لاہور 2011ء)

اب جو لوگ آج کل 'داتا' اور 'گنج بخش' کا لفظ جس کے منہ سے سنتے ہیں فوراً اسے کافر و مشرک بنا دیتے ہیں۔ ان سے ہم عرض کریں گے کہ ذرا دائیں بائیں دیکھ کر! اگر گنج بخش کہنے والا مشرک ہے تو حضرت خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے مفتیان کرام کا کیا فتویٰ ہے؟

Marfat.com

اور فتویٰ لگانے سے قبل ذرا حسین احمد ٹانڈوی سے پوچھ لیجئے گا کہ وہ کیا کہتے ہیں، نہیں تو ہم عرض کیے دیتے ہیں

مولوی حسین احمد ٹانڈوی دیوبندی کہتے ہیں:

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور ان سے پہلے جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ شہاب الدین سہروری رحمۃ اللہ علیہ ان بزرگوں نے جن کے اندر ذرہ برابر بھی خلاف شریعت کوئی بات نہیں تھی۔

(خطبات اپنے اکابر کے' صفحہ 60، ادارہ اسلامیات لاہور، سن اشاعت مئی 2011ء)

اکابر کہیں کہ ان میں ذرہ برابر خلاف شریعت بات نہ تھی اور اصاغر کہیں کہ جو ''گنج بخش'' اور ''داتا'' اللہ کہ سوا کسی کو کہے تو وہ مشرک ہو جائے گا، کیا بات ہے۔

اب ذرا قاری طیب صاحب جو دیوبندی مسلک کے حکیم الاسلام ہیں' کی بھی سنیئے کہ وہ حضرت خواجہ غریب نواز معین الہند حضرت معین الدین حسن چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں

قاری طیب صاحب کہتے ہیں کہ

ننانوے لاکھ آدمیوں نے تنہا حضرت خواجہ اجمیری کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور جو ان کے خلفاء کے ہاتھ پر اسلام لائے ان کی تعداد الگ ہے۔

(خطبات حکیم الاسلام جلد 5 صفحہ 53 دارالاشاعت کراچی)

اب غیر مقلدین کی بھی سنیئے!

اہل حدیث کے پیشوا مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب لکھتے ہیں کہ:

صوفیائے کرام کی وجہ سے اسلام کو بہت ترقی ہوئی۔ مثلاً راجپوتانہ میں اسلام کی اشاعت حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ ہوئی۔ کشمیر میں حضرت

Marfat.com

علی ہمدانی کے ذریعہ سے اسلام پھیلا۔

دہلی کے گردونواح میں حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کا خاص اثر تھا۔ حضرت مجدد صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اسلام بھی خصوصاً قابل قدر ہے۔ (رضی اللہ عنہم)۔ یعنی بزرگان دین کی خدمت اسلام سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا۔

(فتاویٰ ثنائیہ، جلد 1 صفحہ 151، مکتبہ ثنائیہ النور اکیڈمی، چوک بلاک 19 سرگودھا)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ حضرت معین الدین حسن چشتی سنجری رحمۃ اللہ علیہ نے برصغیر میں اسلام پھیلایا' شرک نہیں۔ لاکھوں لوگوں کو بقول دیابنہ وہابیہ کے مسلمان کیا مشرک نہیں بنایا اور '' گنج بخش '' دنیا میں مشہور کرنے والے اور یہ کہنے والے بھی خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اگر گنج بخش کہنا شرک ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ جو خود (نعوذ باللہ من ذلك) مشرک تھے (بقول مخالفین کے) تو دوسروں کو کیسے مسلمان کرتے رہے اور اسلام پھیلاتے رہے؟

سردست ایک حوالہ اور ہم نذر قارئین کرتے ہیں کہ:

دیوبندی ہفت روزہ میں ایک مضمون شائع ہوا جس کا عنوان ہے

'' داتا گنج بخش کی لاہور میں آمد''۔

(محمد اسلم السیرت، نومبر تا دسمبر 1959ء جمادی الاولی 1379ھ)

اگر '' داتا '' اور '' گنج بخش '' کہنا شرک اور کہنے والا مشرک اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی داتا اور گنج بخش نہیں تو مندرجہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں ان کہنے اور لکھنے والوں کے لیے کیا فتویٰ صادر فرمائیں گے مفتیانِ کرام؟

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے:

دیوبندی مسلک کے ''امام'' مولوی سرفراز گکھڑوی کہتے ہیں

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ بڑے اکابر اولیاء میں سے گزرے ہیں جن کو

لوگ داتا گنج بخش کہتے ہیں، یہ بلند پائے کے بزرگ تھے ان کی وجہ سے ہمارے باپ دادوں کو دین ایمان نصیب ہوا، ورنہ ہمارے بڑے تو کھتری اور سکھ ہوتے......!

(عبدالقیوم قاسمی، ملفوظات امام اہلسنت، صفحہ 231، اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن کراچی 2014ء)

کشف المحجوب شریف:

امام الاولیاء، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''کشف المحجوب'' علوم ظاہری و باطنی کا عظیم خزانہ ہے، تصوف کے عنوان پر آپ کی یہ کتاب مستطاب بے مثال ولا جواب ہے، علماء کرام و اولیاء عظام اس کی تعریف و بیان فوائد و ثمرات میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔

شہزادہ داراشکوہ قادری' کشف المحجوب شریف کے متعلق لکھتے ہیں:

یہ تصنیف درحقیقت کامل رہنما ہے۔ کتب تصوف میں مرشد کامل ہے فارسی زبان میں ایسی کامل تصنیف نہیں ہوئی۔

(سفینۃ الاولیاء صفحہ 210' نفیس اکیڈمی اُردو بازار کراچی)

محمد دین کلیم لکھتے ہیں کہ:

شاہ فاروق احمد کا عیسائی نام لینارڈ تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ان کی طبیعت میں مذہب کی طرف میلان بہت زیادہ ہوگیا۔ آپ کو حضرت داتا صاحب سے بے پناہ محبت تھی اور اس وجہ سے کشف المحجوب کا مطالہ کیا کرتے تھے اور اس کشف المحجوب کا مطالعہ کر کے ہی آپ مسلمان ہوئے تھے۔ (مدینۃ الاولیاء، صفحہ 551 اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور)

مولوی عبدالماجد دریابادی دیوبندی لکھتے ہیں

سب سے بڑھ کر قابل استناد و افتخار قول سلطان المشائخ نظام الملت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کا ہے

آپ کا ارشاد تھا کہ جس کا مرشد نہ ہو اس کو کشف المحجوب کے مطالعہ کی برکت سے مل جائے گا۔

(تصوف اسلام صفحہ 38 تصوف فاؤنڈیشن المعارف گنج بخش روڈ لاہور 2011ء)

ترجمان اہلحدیث کا حوالہ:

غیر مقلدین کا ترجمان کہتا ہے:

یہ کتاب علم تصوف میں پنجاب کے مشہور و معروف بزرگ شیخ علی ہجویری صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم الشان یادگار ہے اس کی تعریف میں جناب کا اسم ہی کافی ضمانت ہے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث، امرتسر 30 جمادی الاول ہجری 1357 صفحہ 20، ہفت روزہ اہلحدیث، امرتسر 15 جنوری 1943ء صفحہ 18)

کراماتِ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ:

آپ رضی اللہ عنہ کی کرامات کا دائرہ بھی کافی وسیع ہے، حصول برکت و تکمیل عنوان کے طور پر صرف دو عدد کراماتِ قارئین کی نذر کرتے ہیں

شہزادہ دارا شکوہ قادری لکھتے ہیں کہ:

ایک مسجد بھی آپ نے خود تعمیر کرائی تھی۔ جس کا محراب دوسری مساجد کی نسبت جنوب کی طرف جھکا ہوا تھا، اس وقت کے علماء نے محراب کے ٹیڑھا ہونے پر اعتراض کیا۔ ایک دن آپ نے سب کو جمع کیا۔ امامت فرمائی اور بعد از نماز سب کو خطاب کیا کہ دیکھو کعبہ کس طرف ہے! تمام حجابات درمیان میں اٹھے ہوئے تھے اور کعبہ شریف سامنے تھا۔

(سفینۃ الاولیاء، صفحہ 210 نفیس اکیڈمی کراچی 1986ء)

اس کرامت کا ذکر مولوی عبدالماجد دریابادی دیو بندی نے تفصیل سے کیا ہے

ملاحظہ ہو! (تصوف اسلام، صفحہ 38 تصوف فاؤنڈیشن المعارف گنج بخش روڈ لاہور 2011ء)

جوگی سے مقابلہ:

مشہور غیر مقلد مولوی غلام رسول ساکن قلعہ میاں سنگھ والے کا بیٹا مولوی عبدالقادر اہلحدیث لکھتا ہے:

علی ہجویری صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) المعروف گنج بخش صاحب جن کا مزار لاہور میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو لاہور میں مقیم ہونے کا حکم ہوا۔ آپ لاہور تشریف لے آئے اور جہاں آپ کا مزار ہے مقیم ہو گئے کیونکہ آپ کو یہی جگہ بذریعہ کشف دکھائی گئی تھی۔ آپ کے قرب وجوار میں ایک جوگی رہتا تھا جو استدراج کی بدولت بہت مشہور تھا اور بہت سے لوگ اس کو مقتداء سمجھتے تھے۔ پنجشنبہ کے روز شہر اور دور دور کے گاؤں سے اس جوگی کے پاس دودھ آیا کرتا تھا۔ جو شخص اس روز جوگی کے پاس دودھ نہ لاتا تھا یا اس کی نیت دودھ نہ لانے کی ہو جاتی تھی، اس کی گائے یا بھینس کے تھنوں میں بجائے دودھ کے خون آجاتا تھا۔ بہت سے لوگ اس جوگی کے سبب سے شرک میں گرفتار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے علی ہجویری صاحب کو اس فتنہ وفساد کو رفع کرنے کے لیے بھیج دیا۔ انہوں نے بھی اس کے راستے میں جھونپڑی ڈال لی۔ ایک روز ایک بڑھیا دودھ لے کر جوگی مذکور کے پاس جارہی تھی۔ راستہ میں دم لینے کے لیے علی ہجویری صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس بیٹھ گئی۔ آپ نے پوچھا! مائی جی! کہاں سے آئی ہو اور کہاں جانا ہے؟ بڑھیا نے اپنا مفصل حال پیش ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ابھی کچھ راستہ باقی ہے آپ کو وہاں پہنچنے میں تکلیف ہوگی یہ دودھ مجھ کو دے دو۔ بڑھیا بولی: میں نے تو دینا ہی ہے تمہیں دے تو دوں مگر خطرہ یہ ہے کہ دودھ دینے والی نہ مر جائے کیونکہ ایسے واقعات کئی لوگوں سے گزر چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا: خدا پر بھروسہ کرو اور دودھ مجھ کو دے جاؤ اللہ تعالیٰ دودھ دینے والی کا دودھ دوگنا کر دے گا۔ آپ کا فرمان

Marfat.com

بڑھیا کے دل پر اثر کر گیا اور آپ کو دودھ دے کر واپس چلی گئی۔ خدا کے فضل سے اس کی گائے نے علی ہجویری صاحب کے فرمان کے مطابق دوسرے دن دودھ اور گھی دوگنا دیا اور بڑھیا نے اپنے گاؤں کے لوگوں کو جو جوگی کے پاس جایا کرتے تھے، اپنا واقعہ سنایا۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ آئندہ جمعرات کو اس گاؤں کی تمام عورتیں سارا دودھ علی ہجویری صاحب کی نذر کر گئیں۔ رفتہ رفتہ گردونواح میں یہ خبر مشہور ہوگئی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں جوگی کی طرف لوگوں کی آمد و رفت کم ہوگئی اور آپ کی طرف زیادہ' جوگی نے اپنے چیلوں سے تنزل کا سبب دریافت کیا۔ انہوں نے علی ہجویری صاحب مرحوم کا نام لیا اور ساتھ ہی کچھ الفاظ بھی کہے۔ جوگی سنتے ہی آگ بگولا ہوگیا۔ ان کے میلہ کا دن قریب تھا۔ جب میلہ کا دن آیا تو جوگی علی ہجویری صاحب کے مقابلہ کے لیے آیا اور کہا کہ "آپ کچھ دیکھیں یا دکھائیں" آپ نے فرمایا: میں مداری نہیں ہوں۔ اس نے کہا: پہلے آپ اڑیں یا میں اڑتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اڑنا مکھیوں کا کام ہے۔ جوگی غصہ میں آیا اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر اڑ گیا۔ جب نظر سے غائب ہونے کے قریب ہوا تو آپ نے ایک ٹوٹی ہوئی جوتی پکڑی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

"بقدرۃ اللہ وانا ملت رسول اللہ"

پڑھا اور کہا: جا اور اس شیطان رجیم کو میرے پاس لے آ۔

جوتی اللہ کے حکم سے اوپر کی طرف اڑی اور جوگی مرحوم کے سر پر پڑنی شروع ہو گئی' جوگی کو واپس زمین پر لے آئی ہزار ہا لوگ دیکھ رہے تھے۔ جوگی مع اپنے چیلوں کے اور ہزار ہا لوگ بھی مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(سوانح حیات غلام رسول صفحہ 13،12،11 فضل بک ڈپو اردو بازار گوجرانوالہ)

فوائد واقعہ:

(1) مولوی عبدالقادر غیر مقلد نے بھی حضرت علی ہجویری کو "گنج بخش"

Marfat.com

کہا ہے۔ اور آج ''مفتیان کرام'' فتویٰ دیتے ہیں ایسے کہنے والا مشرک ہے۔ تو کیا خیال ہے کہ پھر مولوی صاحب کے بارے؟؟

غیر مقلدین کا ایک اور حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

''داتا گنج بخش مرحوم''۔ (ہفت روزہ الاعتصام 13 جنوری 1970ء)

(2) آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے لاہور تشریف لائے تھے۔

(3) آپ نے فرمایا کہ دودھ مجھے دے جاؤ اللہ تعالیٰ دودھ دینے والی کا دودھ دوگنا کر دے گا۔ معلوم ہوا کہ آپ سرکار اللہ کے فضل واحسان سے جانتے تھے کہ دودھ دوگنا ہو جائے گا۔

(4) معلوم ہوا کہ اللہ کے ولی حکم فرمائیں تو جوتے بھی اڑنا شروع کر دیتے ہیں۔

حضرت سیّدنا داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ آسمان ولایت کے وہ نیر تاباں ہیں کہ سارا زمانہ ان کا ثناخواں ہے۔ دنیائے معرفت کے ایسے بے تاج بادشاہ ہیں کہ اپنے بیگانے سب حاضر بارگاہ ہیں۔ تصوف کا ایسا تاجدار ہے کہ ہر کوئی حاضر دربار ہے۔ اپنے اور غریب میرے داتا کو ''داتا'' مانتے ہیں۔ سب میرے گنج بخش سرکار کو ''گنج بخش'' مانتے ہیں۔

فرشتے ہاتھ باندھے کھڑے ہیں:

دیوبندی مسلک کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی داتا صاحب کے مزار پر حاضر ہوتے ہیں، کیسے حاضر ہوتے ہیں اور کیا منظر دیکھتے ہیں اور کیسے اس منظر کو بیان کرتے ہیں یہ سب دیوبندی مسلک کے حکیم الاسلام قاری طیب صاحب لکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو!

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ وفات سے تقریباً دو سال قبل دانت درست کرانے کے لیے لاہور تشریف لے گئے تو واپسی سے ایک دن قبل لاہور کے قبرستان کی زیارت کے لیے بھی نکلے سلاطین کی قبروں پر بھی گئے اور مساکین کی قبریں بھی

دیکھیں۔ فاتحہ خوانی پڑھی، ایصال ثواب کیا۔ اس سلسلہ میں حضرت علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ (سبحان اللہ) کے مزار پر پہنچ کر دیر تک مراقب رہے۔

وصل صاحب مرحوم بلگرامی ساتھ تھے اور انہوں نے ہی یہ واقعہ مجھے تھانہ بھون میں بیان فرمایا تھا کہ داتا گنج بخش کے مزار سے لوٹتے ہوئے فرمایا کہ کوئی بڑے شخص معلوم ہوتے ہیں، میں نے ہزار ہا ملائکہ کو ان کے سامنے صف بستہ دیکھا۔

(عالم برزخ، صفحہ 24، ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور)

مقبول حسین وصل بلگرامی جو کہ تھانوی کے ساتھ تھے، نے خود بھی اس واقعہ کو لکھا، ملاحظہ ہو!

کتاب میں ہیڈنگ ہے: ''خانقاہ حضرت داتا گنج بخش'' میں: اس سرخی کے تحت لکھتے ہیں:

دوشنبہ ربیع الاول ہجری 1357 مطابق 2 مئی 1938ء صبح کو پھر ڈاکٹر صاحب نے تفریح کے لیے عرض کیا، موٹر آیا، حضرت والا سوار ہو گئے، اور خانقاہ حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ تشریف لے گئے ...... وہاں سے روانہ ہوتے ہوئے فرمایا کہ بہت بڑے شخص ہیں، عجیب رعب ہے، وفات کے بعد سلطنت کر رہے ہیں۔

(سفرنامہ لاہور لکھنؤ، صفحہ 63,50,49 المکتبۃ الاشرفیۃ، جامعہ اشرفیہ، فیروز پور روڈ، لاہور)

منشی عبدالرحمٰن خان دیوبندی نے بھی اس کو بیان کیا ہے ملاحظہ ہو

(سیرت اشرف، جلد 1 صفحہ 196، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

فوائد:

(1) فرشتے صف بستہ کھڑے ہیں پر کوئی مضائقہ نہیں پر اگر ہم سنی لوگ صف بستہ کھڑے ہو جائیں تو بدعتی و مشرک؟

(2) وفات کے بعد سلطنت کر رہے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا مردے بھی

Marfat.com

سلطنت و بادشاہی کرتے ہیں؟

جب بقول تھانوی کے سلطنت کر رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنے قبر مبارک میں زندہ ہیں۔

سرکار مدینہ کی الفت میں جو مرتے ہیں
اللہ کے وہ بندے زندہ ہیں مزاروں میں

(3) وصل بلگرامی دیوبندی، قاری طیب دیوبندی، منشی عبدالرحمٰن دیوبندی ان سب نے ''داتا گنج بخش'' لکھا ہے۔

(4) تھانوی صاحب کا کشف غلط تھا یا احمد علی لاہوری کا؟ یا فرشتے خالی جگہ آ کر کھڑے ہو گئے شاید (نعوذ باللہ) پتا نہ چلا ہو کہ جانا تو شاہی قلعہ تھا پر ادھر آ کر کھڑے ہو گئے۔ یاد رہے کہ فرشتے جو کرتے ہیں رب کے حکم سے کرتے ہیں۔

مولوی اللہ یار، حاضر دربار:

شیخ حبیب الرحمٰن صدیقی دیوبندی لکھتا ہے:

ایک بار حضرت جی (مولوی اللہ یار خان) تشریف لائے تو حضرت علی ہجویری (یعنی داتا صاحب) رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ساتھی کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ میرے پاس تشریف لائیں۔ چنانچہ حضرت جی آپ کے مزار پر حاضر ہوئے تو راز و نیاز کی باتوں کے بعد مزید روحانی ترقی کی خواہش کا اظہار فرمایا چنانچہ امام الاولیاء نے (مولوی اللہ یار نے) توجہ فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی (مولوی اللہ یار کی) دعا سے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کو ''مقام رضا'' عطا فرمایا۔

(امام الاولیاء صفحہ 159، ادارہ فلاح دارین، چوبرجی لاہور)

فوائد:

(1) معلوم ہوا حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کو پتا چل چکا تھا کہ مولوی اللہ

Marfat.com

یار لاہور آ چکا ہے، تو جب ان کو لاہور شہر میں آنے والوں کا پتا چل جاتا ہے تو پھر اپنے مزار پر حاضر ہونے والوں کا کیسے پتا نہ چلتا ہوگا۔

(2) اگر مزارت پر جانا شرک و بدعت تھا تو مولوی صاحب کیا لینے گئے تھے؟

(3) راز و نیاز کی باتوں کے بعد اگر اولیاء اور خاص کر داتا صاحب اپنی قبر شریف میں زندہ نہیں تھے مولوی اللہ یار صاحب کس سے راز و نیاز کی باتیں کرتے رہے؟

(4) بقول مولوی احمد علی لاہوری اگر داتا صاحب کی تدفین یہاں نہیں ہوئی تو جناب کے ''امام الاولیاء'' وہاں کس سے راز و نیاز کی باتیں کرتے رہے؟

(5) مولوی اللہ یار خان صاحب اگر داتا صاحب کی خدمت میں حاضری دینے چلے ہی گئے تھے تو آپ لوگ صاف صاف بیان کر دیتے یہ داتا صاحب کو فیض دینے اور مقام رضا دلوانے کا بہانہ تلاش کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ بھلا کوئی صاحب عقل اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ مولوی اللہ یار خاں دیوبندی داتا صاحب کو مقام رضا دلوانے گئے تھے، بقول تھانوی صاحب کے جن کے سامنے فرشتے صف بستہ کھڑے ہیں، وفات کے بعد سلطنت کر رہے ہیں قبر کے اندر مولوی اللہ یار خاں کے لاہور آنے کا علم حاصل ہے اور بقول ان کے' مولوی جی کو بلوالیا تو ابھی ان کو مقام رضا حاصل ہی نہیں ہوا تھا' فیا للعجب

عبدالحمید سواتی دیوبندی کی حاضری:

دیوبندی حضرات کے امام اہلسنّت مولوی سرفراز گکھڑوی کے بھائی صوفی عبدالحمید سواتی بھی داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے۔ ملاحظہ ہو!

مولوی سواتی کا بیٹا کہتا ہے کہ

پھر سیّد علی ہجویری کی قبر پر بھی مراقبہ کیا۔

(ماہنامہ نصرۃ العلوم، مفسر قرآن نمبر صفحہ 141، ادارہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

Marfat.com

وہ اس سفر میں حضرت علی ہجویری اور داتا گنج بخش کی قبر پر مراقب ہوئے۔

(ماہنامہ نصرۃ العلوم، مفسر قرآن نمبر صفحہ 195، ادارہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

مفتی محمود کی داتا صاحب حاضری:

مفتی محمود صاحب کو علمائے دیوبند کا قائد ہونے کا شرف حاصل ہے، انہوں نے جرأت سے کام لے کر حضور داتا صاحب کی بارگاہ میں دوبار حاضری دی۔ مولوی احمد علی لاہوری کے صاحبزادے مولوی عبید اللہ انور نے ان کا پورا پورا ساتھ دیا......اور اپنے والد صاحب کے کشف کو (یکسر) نظر انداز کر کے مفتی صاحب کے ساتھ بذاتِ خود حاضر ہوئے' ملاحظہ ہو!

لاہور، 15 اگست 1977ء پاکستان قومی اتحاد کے صدر مفتی محمود نے گزشتہ روز حضرت داتا گنج بخش کے مزار پر حاضری دی اور فاتحہ پڑھی، اس موقع پر مفتی محمود نے ملک کی سالمیت واستحکام کے لیے دعا مانگی، جب مولانا مزار پر آئے تو لوگوں نے بازار داتا صاحب میں ان پر گل پاشی کی اور ان کا پرجوش استقبال کیا۔ مزار میں ان کی دستار بندی کی گئی، مولانا مفتی محمود نے بعد میں تبرک تقسیم کیا۔

(نوائے وقت 16 اگست 1977، ماہنامہ فرید ساہیوال اکتوبر 1977ء صفحہ 33 بحوالہ سیرت بعد از وصال حضرت داتا گنج، صفحہ 81 رضا پبلی کیشنز لاہور۔ 2004ء)

مولوی عبدالرحمٰن اشرفی چوکھٹ داتا پر:

مولوی عبدالرحمٰن اشرفی دیوبندی ایک انٹرویو میں کہتے ہیں کہ:

میں مہینے میں ایک مرتبہ حضرت داتا علی ہجویری نور اللہ مرقدہ کے دربار پر حاضری ضرور دیتا ہوں۔ پچھلے جمعہ کو بھی گیا تھا اور اگر میں دیر لگاتا ہوں تو حضرت خود مجھے بلاتے ہیں، خواب میں آتے ہیں کہ تم کیوں نہیں آئے؟ تم نے دیر کیوں لگائی؟ حضرت کو میرے ساتھ اتنا پیار ہے، اس لئے مہینے میں ایک بار لازمی دربار شریف پر

Marfat.com

جاتا ہوں۔ جامعہ اشرفیہ میں ہمارے نئے شیخ الحدیث آئے ہیں‘ مولانا حمید اللہ جان، میں نے کہا کہ حضرت میں شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جایا کرتا ہوں شیخ الحدیث کہنے لگے، مولانا میں بھی ضرور جانا چاہتا ہوں میں ابھی لاہور آیا ہوں‘ تو میں ان کو ساتھ لے کر گیا۔ تین چار، پانچ حضرات اور بھی ہمارے ساتھ تھے۔ وفد بن کر وہاں حاضری دی، سلام پیش کیا۔

(اخبار اہلسنت جنوری 2000ء صفحہ 31 ماہنامہ قومی ڈائجسٹ، مئی 1999ء بحوالہ سیرت بعد از وصال حضرت داتا گنج بخش، صفحہ 97 رضا پبلی کیشنز لاہور 2014ء)

غیر مقلدین کی گواہی:

پنجاب کے نگران وزیر اعلیٰ نے عرق گلاب سے سیّد علی ہجویری کی قبر کو غسل دیا۔ مشہور دیوبندی درس گاہ جامعہ اشرفیہ لاہور کے مہتمم صاحبزادہ عبدالرحمٰن وزیر اعلیٰ کے ساتھ کھڑے ہیں اور اس عرق گلاب سے جو سید علی ہجویری کی قبر کی بالائی منزل سے مس ہو کر نیچے گر رہا تھا‘ مولانا مہتمم جامعہ اشرفیہ اسی کو اپنے چلو میں لے کر اپنی داڑھی پر مل رہے تھے۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ سیّد علی ہجویری کی قبر مبارک نیچے تھی اور یہ اوپر کا خول تھا۔

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور 16 ستمبر 1988ء صفحہ 18، بحوالہ سیرت بعداز وصال حضرت داتا گنج بخش، صفحہ 97 رضا پبلی کیشنز لاہور 2014ء)

الاعتصام کا تبصرہ:

”حسرت تو اس بات پر ہے اگر یہ کام بریلوی علماء کریں تو ان کی بارگاہ سے ان کے خلاف بدعتی اور مشرک ہونے کا فتویٰ صادر کیا جاتا ہے اور جب خود ایسی بات کا ارتکاب کریں تو......(ہفت روزہ، الاعتصام، 11 ستمبر 1986ء، صفحہ 18)

ان مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ہم ان حضرات کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ آج تم لوگ کتنی آسانی سے حضرت سیّد علی ہجویری المعروف سیّد الاولیاء امام الاتقیاء،

پیر روشن ضمیر، مقبول بارگاہ سراج منیر، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر آنے والے مسلمانوں کو جو محبت اولیاء سے سرشار، اپنے سینوں کو حب درویشاں سے آباد کیے، اپنے قلوب واذہان کو عشق اولیاء سے معطر کیے، رفعت وعظمت اولیاء کے سامنے نظریں جھکائے حاضر ہوتے ہیں اور ان کو ''داتا'' اور ''گنج بخش'' کے القاب سے یاد کرتے ہیں اور فیض وروحانیت سے اپنے دل کی دنیا آباد کرتے ہیں اور قرب محبوبان خدا میں بیٹھ کر خدا کو یاد کرتے ہیں، کو مشرک اور بدعتی قرار دیتے ہیں۔ اس وقت خدا کا خوف تم لوگوں کو نہیں آتا کہ ہم مسلمانوں کو مشرک قرار دے رہے ہیں۔ ایک مسلمان کو مشرک قرار دینا کتنا بڑا ظلم اور گناہ کبیرہ ہے۔ امید ہے آپ جانتے ہوں گے اور شرک کی تعریف کیا ہے شاید آپ اس سے واقف ہوں گے، اگر واقعی ایسا ہے تو پھر لوگوں نے امت مسلمہ کو مشرک کہنے کا ٹھیکہ مفت میں کیوں لے رکھا ہے؟ اور اگر تمہارے نزدیک یہ سب کچھ واقعی شرک ہے تو پھر جو حقائق ہم عرض کر چکے ہیں ان کے بارے کیا فتویٰ ہے کہ وہ مسلمان ہیں یا مشرک؟ علمائے امت کی ایک عظیم تعداد ہے جو آپ کو داتا اور گنج بخش کہتے اور لکھتے آئے ہیں اولیاء امت کی بھاری تعداد ہے جو داتا کے حضور حاضر ہوتے رہے اور ان کی ولایت بھی مشہور ومسلمہ ہے کیا وہ سب مشرک ہو گئے؟ حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی شان ولایت میں کس کو شک ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہی ''گنج بخش'' کہا ہے، ان حقائق پر اگر آپ سنجیدگی سے اور نیک نیتی سے نظر ثانی فرمائیں گے تو امید ہے کہ امت مسلمہ جو کہ افتراق وانتشار کی آگ میں جل رہی ہے اس آگ میں کچھ کمی واقع ہو جائے گی اور اگر نہیں تو ضد اور ''میں نہ مانوں'' کا تو کوئی علاج نہیں۔

ع شاید کہ اُتر جائے ترے دل میں مری بات

☆☆☆☆☆☆

گنج بخش

مخزنِ کنزِ وفا، گنجِ عطا ہیں گنج بخش
معدنِ جود و سخائے بے بہا ہیں گنج بخش

قاسمِ فیضانِ محبوبِ خدا ہیں گنج بخش
ناظمِ دیوانِ خاصِ اولیا ہیں گنج بخش

گنج بخشِ فیضِ عالم کیوں نہ ہوں داتا مرے
مظہرِ جودِ حبیبِ کبریا ہیں گنج بخش

ان کے در پہ آئے ناقص بھی تو وہ کامل بنے
کامل و اکمل مکمل، رہنما ہیں گنج بخش

جن کے دادا مرتضٰی، نانا امام الانبیاء
وہ امام و سرگروہِ اصفیا ہیں گنج بخش

Marfat.com

کاشفِ محجوب اک تصنیف کو ہونا ہی تھا
لکھنے والے جب امام الاتقیا ہیں گنج بخش

ہے وراثت انبیاء کی علم کا گنجِ گراں
وارثِ کنزِ نبی الانبیا ہیں گنج بخش

ترجمانِ علم و حکمت، ناطقِ حق و صواب
حق نیوش وحق نگر ہیں، حق نما ہیں گنج بخش

سرزمین ہند ان کے فیض سے ہے مستنیر
ماحیِ ظلمت ہیں، مرکز نور کا ہیں گنج بخش

ہے خدا مشکل کشا، پر اس کے اذنِ خاص سے
بالیقیں حاجت روا، مشکل کشا ہیں گنج بخش

سارے ابدالِ زمانہ سارے اقطابِ جہاں
مانتے ہیں صدقِ دِل سے، پیش وا ہیں گنج بخش

منقبت گستر، ثنا گو صرف نوری ہی نہیں
سب سلاسل آپ کے مدحت سرا ہیں گنج بخش

(صاحب زادہ) محمد محب اللہ نوری

Marfat.com

کمال داتا صاحب بعد از وصال داتا صاحب

اولیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ خالق کائنات عزوجل کی خصوصی عنایات سے نہ صرف زندہ ہوتے ہیں بلکہ اپنے مزار پر حاضر ہونے والوں کو ہدایت بھی فرماتے ہیں اوران کی مدد بھی فرماتے ہیں۔

امام علامہ شیخ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 1127ء لکھتے ہیں:

وذلك لان اجساد الانبياء والاولياء، والشهداء لاتبلى ولا تتغير لما ان الله تعالىٰ قدنقى ابدانهم

انبیاء کرام علیہم السلام اولیائے کرام اور شہدائے عظام کے اجسام قبروں میں بھی نہ تو متغیر ہوتے ہیں اور نہ ہی بوسیدہ ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اجسام کو محفوظ رکھا ہے۔

(روح البیان، پارہ 10، التوبۃ، تحت الآیۃ، 41، جلد 3 صفحہ 460 دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2009ء) سند المحدثین، امام المحققین، فنافی الرسول، محقق علی الاطلاق، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 1052 لکھتے ہیں:

ہمارے زمانے میں وہ بدترین مخلوق بھی پیدا ہوچکی ہے جو دارفانی سے داربقاء کی طرف کوچ کر جانے والے اولیاء اللہ سے استمداد اور استعانت کی منکر ہے، وہ (اولیاء اللہ) اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں مگر لوگوں کو اس کا شعور نہیں، وہ (یعنی بدترین مخلوق) اولیاء کرام کی

جانب متوجہ رہنے والوں کی مشرک سمجھ کر بت پرستوں جیسا قرار دیتے ہیں اور بہت سی خرافات بک دیتے ہیں' انہیں حقیقت کا کچھ علم نہیں وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔

(لمعات التنقیح، کتاب الجہاد، باب حکم الاسراء، جلد 7 صفحہ 40 تحت الحدیث 3967)

شیخ محقق رحمۃ اللہ علیہ دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا، حضرت سیّدنا موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری قبولیت دعا کے لیے بے حد مجرب ہے۔

(اشعۃ اللمعات' کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، جلد 2 صفحہ 923، فرید بک سٹال لاہور)

عظیم حنفی محقق ومحدث وشارح علامہ امام ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری متوفی 1014ھ لکھتے ہیں:

اولیاء اللہ یموتون ولکن ینتقلون من دار الی دار

اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔

(مرقاۃ المفاتیح ، کتاب الصلوۃ باب الجمعہ، الفصل الثالث ، تحت الحدیث 1361 جلد 3 صفحہ 414 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 1052 لکھتے ہیں:

چار بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اپنی قبور میں اسی طرح تصرف فرماتے ہیں جس طرح اپنی زندگی میں تصرف کرتے تھے یا اس سے بھی بڑھ کر۔

1۔ حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور دو بزرگ اور شمار کئے' اور ان چار میں حصر مقصود نہیں (یعنی صرف چار ہی نہیں بے شمار ہیں) جو کچھ اس بزرگ نے خود دیکھا اور پایا اس کو بیان کر دیا۔

(اشعۃ اللمعات، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، جلد 2 صفحہ 923 فرید بک سٹال لاہور)

Marfat.com

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ہجری 1176 لکھتے ہیں
شیخ عبدالقادر جیلانی اپنی قبر میں زندہ کی طرف تصرف فرماتے ہیں۔

(ہمعات اُردو، مترجم، پروفیسر محمد سرور، صفحہ 108، سندھ ساگر اکادمی لاہور 2013ء)

معلوم ہوا کہ محبوب خدا اپنے مزارات بابرکات میں زندہ بھی ہوتے ہیں اور تصرف بھی فرماتے ہیں مدد بھی فرماتے ہیں:

محقق علی الاطلاق، خاتم المحد ثین، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 1052 لکھتے ہیں:

سیدی احمد بن مرزوق رضی اللہ عنہ جو کہ اعاظم فقہاء وعلماء اور مشائخ دیارِ مغرب میں سے ہیں، فرماتے ہیں کہ ایک دن شیخ ابوالعباس حضرمی نے مجھ سے دریافت کیا کہ زندہ کی امداد قوی ہے یا میت کی؟ میں نے کہا کہ ایک قوم کہتی ہے کہ زندہ کی امداد قوی تر ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ میت کی امداد قوی تر ہے۔ تو شیخ (ابوالعباس) نے فرمایا: ہاں (یعنی میت کی امداد قوی تر ہے) کیونکہ وفات یافتہ بزرگ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے سامنے ہے۔ اس بارے میں اس گروہ صوفیا سے اس قدر روایات منقول ہیں کہ حد وشمار سے باہر ہیں۔

(اشعۃ اللمعات، کتاب الجنائز، باب زیارۃ القبور، جلد 2 صفحہ 923 فرید بک سٹال لاہور)

حیات واستمداد اولیاء پر قرآنی دلیل:

اللہ کریم نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰـكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○

ترجمہ: اور نہ کہا کرو انہیں جو قتل کیے جائیں اللہ کی راہ میں کہ وہ مردہ ہیں

Marfat.com

بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن سمجھ نہیں سکتے۔

اس آیت کریمہ کے تحت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 1225 لکھتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی راستے میں شہید زندہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو اجساد کی قوت عطا فرماتا ہے۔ پھر وہ زمین، آسمان اور جنت میں جہاں چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں' وہ اپنے دوستوں کی مدد کرتے ہیں اور دشمنوں کو تباہ بھی کرتے ہیں۔

(تفسیر مظہری، سورۃ البقرۃ الآیۃ 154، جلد 1 صفحہ 246، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور پاکستان)

ہمارا استدلال:

جب جہاد اصغر میں شہید ہونے والے زندہ ہیں تو جو جہاد اکبر میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتے ہیں وہ کیونکر نہ زندہ ہوں گے؟

جو لوہے کی تلوار سے قتل ہوں اور جو عشق حقیقی و عشق الٰہی میں اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کرتے ہیں اور تلوار عشق سے قتل ہوتے ہیں ان کی حیات کا کیا عالم ہوگا۔

ولی اللہ دے مردے ناہیں کردے پردہ پوشی
کی ہویا جے دنیا اتوں ٹر گئے نال خاموشی

اور حضرت امام الاولیاء، سیّدالاولیاء، مخدوم امم، سیّد ہجویر، سیّد علی ہجویری معروف بہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کے امام بھی ہیں اور طریقت کے سلطان بھی ہیں۔ شہید محبت رحمان بھی ہیں اور محافظ پاکستان بھی ہیں تو ان کی حیات واستمداد میں کیسے شک ہوسکتا ہے۔

چند بزرگان دین واولیاء کاملین کے مشاہدات قارئین کی نذر کرتے ہیں

حضرت علامہ خواجہ محمد عبداللہ آف بھرچونڈی شریف متوفی 1946ء جب بھی

Marfat.com

لاہور تشریف لے جاتے (تو) پہلے زیارت کے لیے حاضری دیتے، ایک دفعہ دربار داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر زیارت کے لیے آپ حاضر ہوئے، کافی دیر بیٹھے رہے، جب واپس ہوئے تو گلی کے موڑ تک پچھلے پاؤں چلتے رہے، کسی نے پوچھا حضور! اتنی رجعت قہقری (الٹے پاؤں واپس ہونا) تو آپ نے کسی آستان پر نہیں فرمائی؟ آپ نے فرمایا: حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ رخصت کرنے کے لیے آرہے تھے تو میں پشت کر کے کیسے چلتا۔ جب آستان کی حد ختم ہوئی تو حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ الوداع فرما کر واپس ہوئے اور میں نے سیدھا چلنا شروع کر دیا۔

(سیّد المغفور القادری، تذکرہ مشائخ بھر چونڈی شریف معروف بہ عباد الرحمٰن صفحہ 128 فرید بک سٹال لاہور، جلد دوم 1991ء)

محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا داتا صاحب سے شرف ہم کلامی:

مولانا سیّد حبیب الرحمٰن ضلع قاضی راولا کوٹ (آزاد کشمیر) جو حضرت شیخ الحدیث کے شاگرد ہیں فرماتے ہیں کہ آپ ہر بات کی اجازت حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ سے لیتے۔ اپنی تمام مشکلات ان کے حضور پیش کر کے استغاثہ فرماتے۔ آپ کی معیت میں دربار داتا میں متعدد بار حاضر ہوا۔ ایک مرتبہ رات کو آپ نے حضرت محمد معصوم شاہ نوری رحمۃ اللہ علیہ کے حجرہ میں قیام فرمایا میں بھی بطور خادم آپ کے ساتھ تھا۔ خصوصی امور عرض کرنے کے لیے آپ عموماً نصف شب کے بعد دربار میں حاضری دیتے۔ چنانچہ اس مرتبہ بھی ایسا ہی پروگرام تھا۔ میں نے سن رکھا تھا کہ آپ جب بھی رات کو حاضری دیتے ہیں کچھ حاضری ہوتی ہے۔ میں نے بھی جی میں ٹھان لی کہ آج آپ کی آنکھوں سے اوجھل رہ کر آپ کی حاضری کی کیفیت دیکھوں گا اور آپ کے واردات جائزہ لوں گا۔ یہ میری غلطی تھی۔ جس کا احساس مجھے بعد میں ہوا۔ چنانچہ حسب دستور آپ نصف شب کو بیدار ہوئے۔ آپ نے غسل

Marfat.com

فرمایا۔ اجلا لباس زیب تن فرمایا اور دربار داتا گنج بخش قدس سرہ میں حاضری کے لیے قبلہ کی جانب سے آگے بڑھے۔ ان دنوں دربار شریف اور مسجد کی حد پر ایک چھوٹی سی جالی دار دیوار تھی۔ میں چونکہ آج آپ کی حرکات کا جائزہ لے رہا تھا۔ چپکے سے آنکھ بچا کر، آپ کی پشت کی طرف دیوار کی آڑ میں بیٹھ گیا۔ میں نے پوری کوشش کر رکھی تھی کہ آپ مجھے نہ دیکھ سکیں لیکن میں آپ کی تمام حرکات وسکنات کا جائزہ لے لوں۔ فاتحہ شریف کے بعد آپ نے مراقبہ فرمایا۔ اس وقت تک میں باہوش تھا۔ بعدازاں آپ نے حضرت داتا صاحب سے گفتگو شروع فرمائی۔ حضرت داتا صاحب کی طرف سے جواب بھی ملتا، گفتگو کا انداز بھی وہی تھا جس طرح دو آدمی آمنے سامنے بیٹھ کر کرتے ہیں لیکن اب میری حالت یہ تھی کہ گفتگو سن تو رہا تھا مگر ہیبت طاری تھی۔ جس کی وجہ سے کلام کو سمجھنا میرے بس سے باہر تھا۔ ہیبت حق کا غلبہ اس قدر طاری ہوگیا کہ اب مجھ سے حرکت کرنا سلب ہوگیا۔ اب مجھے صحیح اندازہ نہیں کہ یہ کلام کتنی دیر جاری رہا، البتہ اتنا محسوس ہوتا ہے کہ کافی دیر گزر گئی۔ بعدازاں آپ دربار سے واپس آئے تو مجھے نیم بے ہوش، بے حس پڑا پایا۔ آپ کی واپسی کی برکت سے مجھے ہوش آیا اور اٹھنے کے قابل ہوا۔ واپس آکر فرمایا: مولا کریم نے اولیاء کاملین کی برکت سے آپ کی جان کی حفاظت فرمائی ہے ورنہ ایسے موقعوں پر اکثر جان جاتی رہتی ہے۔ دو شخصوں کی گفتگو کے درمیان مداخلت کرنا شرعاً جائز نہیں چہ جائیکہ آپ نے فقیر کی حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ سے کلام میں مداخلت کی۔ بعدازاں میری زندگی بچے رہنے پر خود نیاز دلائی اور فرمایا:

”آپ کو سردار احمد کی دین کی خدمت پسند؟ اگر آپ کو میرا کچھ وقت اور رہنا پسند ہے تو میری زندگی میں آپ اس واقعہ کا اظہار ہرگز نہ کریں“۔

(تذکرہ محدث اعظم پاکستان جلد 2 صفحہ 415-414، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور پاکستان 2005ء)

معلوم ہوا کہ حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کمال بعداز وصال ہے کہ آپ احکم الحاکمین کے فضل وکرم اور محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہ کرم سے اپنے مزار پرانوار میں زندہ جلوہ فرما ہیں اور کاملین بارگاہ رب العزت آپ سے آ کر محوِ کلام بھی ہوتے ہیں۔ دینی و دنیاوی وجسمانی وروحانی مشکلات کا حل بھی دریافت کرتے ہیں۔

حضرت مادھولال حسین رحمۃ اللہ علیہ پر کرم نوازی

ڈاکٹر ظہور الحسن شارب لکھتے ہیں:

حضرت مادھو لال حسین رحمۃ اللہ علیہ، آپؒ نے 26 چھبیس سال عبادت، ریاضت اور مجاہدے میں گزارے، روزانہ ایک قرآن پاک ختم کرنا، آپ کا معمول تھا، حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر نہایت پابندی سے حاضر ہوتے۔

رات تلاوت کلام پاک میں گزارتے دریا کے کنارے اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر سکون اور یکسوئی پاتے، صبح کی نماز سے فارغ ہو کر مکتب میں تفسیر کا درس لینے جاتے، وہاں عصر تک رہتے، عصر کی نماز کے بعد ذکر وفکر میں مشغول ہو جاتے۔ مغرب کی نماز ادا کر کے عشاء کی نماز تک نفل پڑھتے، بیماری کی حالت میں بھی آپ کے معمولات میں فرق نہیں آتا تھا۔

مزار داتا پر حاضری:

آپ نے بارہ سال تک نہایت پابندی سے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی۔ آخر میں اس حاضری کا صلہ آپ کو مل ہی گیا۔ ایک دن آپ حسب معمول مزار مبارک پر حاضر تھے کہ نورانی صورت نمودار ہوئی اور آپ سے فرمایا،

Marfat.com

تم جانتے ہو میں کون ہوں؟ پھر خود ہی بتایا کہ ”میں علی ہجویری ہوں، آپ کے حال پر نہایت لطف وکرم فرمایا، آپ کو نعمت باطنی سے مالا مال کر دیا۔ آپ کو ولایت عطا فرمائی اور شراب وحدت سے مدہوش وسرشار کیا اور فرمایا کہ:

یہ اس خدمت کا صلہ ہے جو تم نے بارہ سال کی ہے۔

(تذکرہ اولیائے پاک وہند، صفحہ 217,218 ممتاز اکیڈمی اسلامی کتاب خانہ لاہور)

داتا صاحب کی حضرت صاحب پر کرم نوازی:

حاجی فضل احمد مونگہ شرقپوری جو کہ میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب مریدین میں سے ہیں لکھتے ہیں کہ:

حضرت شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید تھے جن کا نام میاں محمد تھا۔ حضرت صاحب کے حکم پر ہی انہوں نے دکان بنائی تھی اندرون بھاٹی دروازہ، حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی لاہور تشریف لے جاتے تو کبھی کبھی میاں محمد مرحوم کی اس بیٹھک میں قیام فرماتے جو انہوں نے خریدی تھی۔

ایک دفعہ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ لاہور تشریف لائے ہوئے تھے اور مذکورہ بالا جگہ پر ہی فروکش تھے۔ سردی کا موسم تھا۔ رات کے بارہ بج رہے تھے۔ دوستوں نے عرض کی ”سرکار داتا صاحب“ کے دربار چلیں؟ چنانچہ سب راستوں سب دوستوں کے ہمراہ حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ داتا دربار روانہ ہوئے۔ چلتے چلتے جب چوک (جہاں سے داتا صاحب روڈ شروع ہوتی ہے اور جہاں ان دنوں پتھروں کی ایک دکان ہوا کرتی تھی) تک پہنچے تو آپ رک گئے۔ داتا دربار کی طرف سے ایک آدمی آیا۔ آپ بڑی تعظیم سے ملے اور بڑھ کر مصافحہ کیا۔ آنے والے شخص کے سر پر گول پگڑی تھی اور وہ کمبل اوڑھے ہوئے تھے۔ ان کی داڑھی سفید اور چہرہ منور تھا تقریباً بیس منٹ حضرت صاحب قبلہ اور وہ آنے والے ایک دوسرے کے مقابل

Marfat.com

خاموش کھڑے رہے۔ اس کے بعد انہوں نے ایک دوسرے سے مصافحہ کیا اور حضرت صاحب قبلہ واپس چلے آئے اور وہ داتا دربار کی طرف رواں ہوئے، بھاٹی دروازہ میاں محمد مرحوم کی بیٹھک پر پہنچے تو تمام دوست بڑے حیران ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے ''جانا تو داتا صاحب تھا اور گئے بھی لیکن راستے سے ہی واپس آگئے' آخر بات کیا ہوئی سرکار سے پوچھنا چاہیے''

والد صاحب بتاتے ہیں کہ سب دوستوں کے مجبور کرنے پر انہوں نے حضرت صاحب قبلہ سے عرض کی کہ ''حضور! داتا صاحب کی حاضری سے پہلے ہی آگئے؟'' سرکار مسکرائے اور فرمایا: '' داتا صاحب کو ہی ملنا تھا نا؟ وہ جو چوک میں گول پگڑی والے اور نورانی چہرے والے ملے تھے وہ داتا صاحب ہی تو تھے'' (اللہ اکبر)

(حدیث دلبراں، صفحہ 101-100 اشاعت سوم 2006ء)

معلوم ہوا کہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جانتے تھے کہ میاں صاحب ملنے آرہے ہیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چوک میں آکر ہی زیارت کروادی۔

مرید پر کرم نوازی:

حاجی فضل احمد مونگہ صاحب لکھتے ہیں کہ:

والد صاحب لاہور کاروبار کرتے تھے اور کبھی کبھی شرقپور شریف حضرت صاحب کی زیارت و حاضری کے لیے حاضر ہوا کرتے، ایک دن حضرت میاں صاحب کی قدم بوسی کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: فضل الٰہی! داتا صاحب جایا کرو'

حالانکہ وہ ہر روز داتا صاحب کی حاضری کے لیے جایا کرتے تھے، والد صاحب نے عرض کیا! حضور! ذرا داتا سے واقفیت ہی کرادیں۔ یہ سن کر آپ مسکرائے۔ جب (والد صاحب) واپس لاہور پہنچے اور داتا صاحب حاضر ہوئے تو ان کا کہنا ہے کہ ''ابھی دروازہ میں ہی تھا کہ کسی نے کندھوں سے پکڑ کر منہ پھیرا اور اپنی طرف متوجہ

کرلیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ درودیوار کے تمام پردے درمیان سے اٹھ گئے ہیں' بہت دیر تک وہیں کھڑے رہے، عجیب کیفیت پیدا ہوئی اور باہر ہی سے واپس ہولئے۔

یہ تھا حضرت صاحب قبلہ کا تصرف اور طریقہ واقفیت کرانے کا کہ منزل خود پاس تشریف لے آئی۔ (حدیث دلبراں صفحہ 102 اشاعت سوم 2006ء)

بندے رب دے نگاہ کر کے تقدیر بدل دیندے
لکھی لوح محفوظ والی تحریر بدل دیندے

''ملاقات حبیب'' ساڈی عید ہوگئی:

سیدی محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ محمد سردار احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 1382ھ کو حضور سیّدی داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے جو عقیدت تھی اور جو عشق تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی ایک جھلک قارئین پہلے ملاحظہ فرما چکے۔ اسی عشق و محبت کا نتیجہ اور برکت تھی کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو عالم بیداری میں زیارت سے فیض یاب فرمایا۔

اس واقعہ کی تفصیل مولانا محمد انور قادری رضوی لکھتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ دربار داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ حاضری کے لیے روانہ ہوا۔ دربار شریف کے صحن سے باہر ایک اجنبی بزرگ حضرت سے بغلگیر ہوئے جن کا نورانی چہرہ نہایت تاباں تھا، بغل گیر ہونے کے بعد آپ وہیں سے واپس سٹیشن کی طرف روانہ ہونے لگے، میں نے ہمت اور جرأت کر کے عرض کیا حضور! مزار پر انوار پر حاضری؟

آپ نے فرمایا: جن سے ہم نے ملنا تھا ان سے ملاقات ہوگئی ہے۔ یعنی بغل گیر ہونے والے نورانی چہرے والے بزرگ خود حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

Marfat.com

جیسے حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری حیات مبارکہ میں حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنی زیارت کا شرف عطا فرمایا یونہی پردہ فرمانے کے بعد آپ کے جنازے میں جلوہ فرما ہو کر آپ کا وقار بڑھایا۔

چنانچہ اہلِ نظر نے دیکھا اور شہبازِ خطابت صاحبزادہ پیر سیّد فیض الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ (آلومہار شریف) نے واشگاف الفاظ میں بیان کیا کہ " آپ کے جنازے میں حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما ہوئے۔

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، اگست 2005ء صفحہ 15)

مرے ادراک سے بالا ہے عظمت فیض عالم کی
کوئی اہل نظر جانے حقیقت فیض عالم کی
اسے سمجھو خزانہ مل گیا عرفان و مستی کا
خدا نے بخش دی جس کو محبت فیض عالم کی
مجھے محروم لوٹائیں گے ایسا ہو نہیں سکتا
کہ میں بھی لے کے آیا ہوں حقیقت فیض عالم کی
خدا کی رحمتیں میرے لیے بے تاب ہو جائیں
اگر حاصل ہو محشر میں رفاقت فیض عالم کی
نہ کیوں اس مہ کی تابانی سے عالم جگمگا اٹھے
خدا کے نور کی مظہر ہے صورت فیض عالم کی
شہادت ، خواجۂ اجمیر تے دی جس کی عظمت کی
وہ لافانی حقیقت ہے ولایت فیض عالم کی
زمانے بھر کے نانہجار کو اعظم بنا ڈالا
مجھے دیکھو میں ہوں زندہ کرامت فیض عالم کی

جب تک دربار سے اجازت نہ ملے:

تاجدار علی پور شریف حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ حضرت مولانا محمد عظیم فیروز پوری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1961ء ہر روز بعداز نماز عشاء حاضری دیا کرتے۔ علاوہ ازیں ہر سال اجمیر شریف، پاکپتن شریف، سرہند شریف، اور دہلی وغیرہ حاضری دی۔ اپنی اولاد کو ہمیشہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضر ہونے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ کسی نے ازراہِ مذاق پوچھا کہ آپ ہر روز دربار داتا صاحب میں بیٹھے رہتے ہیں۔ کبھی داتا صاحب کی زیارت بھی کی ہے؟ یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ جوش میں آگئے اور فرمایا:

تم بے وقوف ہو، جب تک حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجھے اجازت نہیں دیتے میں وہاں سے اٹھتا ہی نہیں ہوں۔

(محمد صادق قصوری، تذکرہ خلفاء امیر ملت، صفحہ 245، قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور 2016ء) ساتھ تو آرہا ہوں اور کیا چاہتے ہو؟

وادیٔ سون سکیسر میں ایک گاؤں ہے ''کفری'' وہاں کے ایک بزرگ حضرت عبدالحمید صاحب جو کہ خلیفہ ہیں' حضرت شیخ الاسلام والمسلمین قمر الملت والدین، قمر الاولیاء خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانے لگے، ایک بار بڑی مدت کے بعد لاہور میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری کا موقع ملا، فاتحہ خوانی کے بعد آپ کے مزار پر انوار کے ساتھ بیٹھ گیا۔ بڑی امید تھی، خیال تھا کہ کافی دنوں کے بعد حاضری نصیب ہوئی ہے' خاص توجہ ہوگی مگر کیفیات میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی آخر مایوس ہو کر اٹھ کھڑا ہوا' فاتحہ' اجازت پڑھا اور چل پڑا جب آزردہ خاطر خواجہ اجمیر کے حجرۂ اعتکاف کے پاس سے گزر رہا تھا تو دائیں طرف سے آواز آئی ''ساتھ تو آرہا ہوں اور کیا چاہتے ہو؟'' نظر گھما کر دیکھا، حضرت داتا صاحب کا

Marfat.com

چہرہ انور دائیں کندھے کے ساتھ تھا' چمکیلی ریش مبارک تھی، انشراح صدر ہو گیا۔

(ماہنامہ ضیائے حرم، جون 1982 صفحہ 83-82)

ڈاکٹر اقبال سے ملاقات:

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی نے لکھا ہے:

یہ واقعہ علامہ اقبال کے خادم علی بخش نے مولانا محمد عبدالستار خان نیازی رحمۃ اللہ علیہ کو سنایا تھا۔ واقعہ یوں ہے ڈاکٹر اقبال کے گھر پر رات دو بجے کسی نے دستک دی۔ خادم باہر نکلا کہ دیکھوں کون ہے۔ دیکھا تو ایک باریش بزرگ ہیں اور فرماتے ہیں کہ علامہ اقبال سے ملنا ہے۔ خادم نے علامہ اقبال کو اطلاع دی۔ علامہ اقبال اس وقت اپنے لاہور والے گھر میں پہلے ہی کسی کے منتظر بیٹھے تھے۔ آپ اس سفید ریش بزرگ سے ملے، اس بزرگ نے فرمایا کہ مجھے لسی پلاؤ' علامہ اقبال نے خادم سے کہا: ایک جگ لسی لاؤ! خادم پریشان ہوا کہ یہ کیسی فرمائش ہے، دسمبر کی سخت ٹھنڈی رات میں دو بجے لسی کہاں سے لاؤں گا۔ اتنی دیر میں علامہ اقبال نے جلال میں آ کر کہا:

علی بخش! جلد لسی لاؤ، علی بخش جگ لے کر باہر نکلا تو سڑک کے کنارے ایک گیس جل رہا تھا اور ایک شخص دہی کے کونڈے رکھے ہوئے تھا۔ علی بخش نے لسی کے لیے کہا تو اس شخص نے فوراً دہی سے لسی تیار کر دی اور اس میں برف بھی ڈالی۔ علی بخش حیران تھا کہ رات گئے لسی کیسے مل گئی۔ گھر میں داخل ہوا اور اس بزرگ کو لسی پلائی۔ جب وہ بزرگ چلے گئے تو علامہ اقبال سے علی بخش نے پوچھا کہ وہ بزرگ کون تھے؟ آپ نے فرمایا: وہ سفید ریش والے بزرگ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ نیز یہ بھی بتایا کہ دہی بیچنے والی ہستی حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

(ماہنامہ القول السدید ربیع الآخر 1417ھ، ستمبر 1996ء جلد 6' شمارہ نمبر 12 صفحہ 23-22)

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تفہیم قرآن کا طریقہ سکھایا:

حضور شمس العارفین، سراج السالکین، قطب وقت حضور پیر سیال لجپال خواجہ محمد شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 1300 کے خلیفہ، امیر ملت حضرت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری، شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری، مفسر قرآن حضرت علامہ نبی بخش حلوائی اور شارح کنز الدقائق حضرت مولانا محمد عبداللہ سلطانی رحمۃ اللہ علیہم کے استاذ گرامی قدر حضرت علامہ مولانا غلام قادر بھیروی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ہجری 1326 / عیسوی 1908ء کو بھی حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات والا صفات بے پناہ محبت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عالم ربانی تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نہ صرف کشف قلوب ہی تھا بلکہ کشف قبور بھی بدرجہ اتم حاصل تھا چنانچہ ایک دفعہ خود اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمانے لگے:

میں ایک دن حضرت علی مخدوم ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس کی زیارت کے لیے گیا۔ ابھی باہر والی ڈیوڑھی میں تھا کہ دل میں قرآن کریم کی کسی آیت شریفہ کا خیال آیا اور میں اس کے مطالب و معانی پر غور و فکر کرتا رہا، سلام اور فاتحہ کے بعد جب مراقبہ کے لیے بیٹھا تو داتا صاحب نے فرمایا:

مولوی صاحب! قرآن خلاق عالم کا کلام ہے، اس کے تمام و کمال کو صاحب کلام ہی جانتا ہے' کسی بشر کے لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ اس کے مطالب و نکات سے کماحقہ، پوری طرح واقف ہو سکے۔

قرآن پاک کی آیات میں بلاشک تدبر اور تفکر کیا کرو، خدا کے فضل و کرم سے انشراح صدر ہوگا اور کلام خداوندی کے عجیب و غریب معانی و مطالب سمجھ میں آئیں گے' لیکن خبردار! دل میں کبھی یہ خیال نہ آنے دینا کہ تم نے اس کلام مبارک کی تمام و

Marfat.com

کمال شرح سمجھ لی اور اب کوئی اس سے زیادہ شرح نہیں کر سکتا۔

(قطب لاہور، صفحہ 75-74 ادارہ اہلسنت و جماعت چونگی امر سدھو لاہور)

علامہ نبی بخش حلوائی اور داتا صاحب کی مشکل کشائی:

پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

ہمارے استاذ محترم مولانا محمد نبی بخش حلوائی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ جن دنوں ''تفسیر نبوی'' تالیف کر رہے تھے فرمایا کرتے تھے جب کوئی مشکل مسئلہ در پیش ہوتا تو میں حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا مسئلہ ذہن میں ہوتا' مراقبہ کرتا، کوئی شخص پاس آ بیٹھتا اور آہستہ سے کہتا: مولوی صاحب! یہ ہے نا آپ کا مسئلہ؟ اور یہ کہہ کر غائب ہو جاتا۔

(رجال الغیب، صفحہ 154 مکتبہ نبویہ لاہور 2007ء)

قمر الاولیاء اور نورانی شعاع:

حضرت شیخ الاسلام والمسلمین، عاشق رسول، فناء فی الرسول، قمر الملت والدین، سیدی و مرشدی حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی محبت اور بے پناہ پیار اور عقیدت تھی۔ چنانچہ مؤرخ لاہور جناب محمد دین کلیم لکھتے ہیں: ''حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کو داتا صاحب نور اللہ مرقدہ سے بے پناہ عشق تھا، جب ان کا سالانہ عرس ہوتا تو یا تو آپ مہمان خصوصی ہوتے یا کسی ایک نشست کی صدارت فرماتے اور تقریر بھی فرماتے آپ کی تقریر نہایت مدلل ہوتی تھی''

(پیر سیال لاہور میں صفحہ 12 القمر بک کارپوریشن لاہور 1402ھ)

ادب حضرت شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ کی گھٹی میں شامل تھا۔ جب داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہوئے تو آداب کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے۔ چنانچہ محمد دین کلیم

Marfat.com

لکھتے ہیں:

''لاہور میں جب حضرت شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہ کے دربار عالیہ میں حاضر ہوتے تو چھپ کر آتے، پیر بن کر جمگھٹا لگا کر نہیں حاضر ہوتے تھے اور جب دعا مانگتے تو جھولی پھیلا کر مانگتے تھے کہ:

''اے پروردگار عالم! دنیائے اسلام کے مصائب کو دور فرما دے''۔

(پیر سیال لاہور میں، صفحہ 23-22 القمر بک کارپوریشن لاہور 1402ھ)

ایک دفعہ کی حاضری کی حقیقت حال خود حضور شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنیے اور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تصرف کا اندازہ فرمائیے۔

چنانچہ حضرت شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ

ایک بار لاہور میں داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار عالیہ والی مسجد میں ہم بیٹھے تھے۔ ایک مشہور مناظر آریہ (مذہب کا) سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے بہت بڑی دستار باندھی ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ آریہ مذہب کا آدمی ہے۔ بڑے بڑے علماء کے ساتھ بحث کرتا ہے اور بہت ہی تنگ کرتا ہے۔ کسی سے لاجواب نہیں ہوتا (اسے کیا معلوم تھا کہ آج اس کا پالا کس سے پڑنے جا رہا ہے، جو آسمان علم و حکمت کا ستارہ بھی ہے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا بھی ہے، جس کے سر دستار بھی ہے اور دل میں کریم آقا کا پیار بھی ہے)

میری طرف متوجہ ہو کر بولا کہ مسجدوں پر یہ شعر کیوں لکھا جاتا ہے؟

چراغ و مسجد و محراب و منبر

ابوبکر و عمر و عثمان و حیدر (رضی اللہ عنہم)

مجھے یہ تو یقین ہو گیا کہ اس شعر کا ترجمہ اور معنی تو یہ شخص جانتا ہے لیکن اس کا

Marfat.com

مقصد کوئی اعتراض کرنا ہے۔ بہر صورت اسے بتایا کہ مختلف مسالک والوں نے مساجد بنائی ہوئی ہیں شیعہ، اہل حدیث وغیرہ کی مسجدوں سے امتیاز کے لیے اہل سنت مسلمان اپنی مساجد پر لکھ دیتے ہیں تا کہ اس شعر کے دیکھتے ہی نو وارد لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ اہل سنت اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہ کے غلاموں کی تعمیر شدہ ہے۔

دوبارہ کہنے لگا کہ میرا دل تسلیم نہیں کرتا۔ اسے کہا گیا کہ تیرا دل تسلیم کرے یا نہ کرے جواب تو دے چکا ہوں لیکن بار بار تکرار اور اصرار کرتے ہوئے کہنے لگے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اظہار شان تو بجائے خود بلکہ اس شعر سے ان کی تنقیص شان ہے، کیونکہ جو تعریف صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کی طرف منسوب ہے درحقیقت وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہیے تھی (آر یہ کو یہ بتایا گیا کہ) یہ شعر محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھے ہوئے قصیدہ سے لیا گیا ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کا اظہار مفصل ہے۔ مذکورہ شعر صحابہ کرام کی تعریف میں ذکر کیا گیا ہے۔ مصنف نے تو مکمل طور پر علیٰ حسب مراتب کتاب لکھی ہے اور صرف اس شعر کا مساجد پر لکھنے کا مقصد امتیازی صورت کے لیے حسب ضرورت ہے تا کہ معلوم ہو جائے کہ منکرین صحابہ کی یہ مسجد نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو انکار وہ نہیں کرتے، ان کی مساجد بھی ہوتی ہیں۔ کہنے لگا میری تسلی نہیں ہوئی۔

آپ (یعنی حضرت شیخ الاسلام رضی اللہ عنہ) نے فرمایا:

اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک نورانی شعاع داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روضۂ انور سے نکلی اور سیدھی میرے دل پر آئی۔ فوراً مسکت جواب میرے دل میں آیا۔ نہایت کشادہ قلبی اور وضاحت کے ساتھ اسے بتانا شروع کر دیا کہ دیکھ قبائل عرب کی حالت محبوبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف سے پہلے کس قدر ابتر

Marfat.com

ہو چکی تھی۔ ظلمت و ضلالت کی انتہا تک نہ رہی تھی۔ ضد و ہٹ دھرمی، کبر و بغض وعداوت جیسے امراض میں پھنسے ہوئے تھے۔ معمولی باتوں پر بیسیوں سال ان کی آپس میں جنگیں رہتی تھیں بلکہ قبائل کے قبائل، نسل در نسل ایک دوسرے کو ختم کرنے کے درپے رہتے تھے۔ ہر قسم کی رذالت و کمینہ پن والے لوگ تہذیب واخلاق اور تمدن سے دور بدترین قومیں اس خطہ میں آباد تھیں۔ ان قبائل میں بعض کو محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس نے چراغ جیسا روشن و رہنما بنا دیا۔ کسی کو مسجد جیسی شان بخشی، کسی کو محراب کا مالک بنا دیا جو آنے والی نسلوں کے پیشوا اور مقتداء ہوئے' یہ شان اسی رسالت مآب محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کی نہیں تو اور کس کی ہے؟ یہ سنتے ہی وہ آریہ مذہب والا اپنی پشت کے بل گرا اس کی دستار بھی گر گئی۔ اپنے آپ کو سنبھال کر اٹھا اور کہنے لگا یہ جواب آج مجھے نصیب ہوا ہے، پہلے کسی نے نہیں دیا۔ نہ ہی کسی سے میں نے سنا، واقعی اس شعر میں درحقیقت ''محمد'' صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تعریف ہے۔

(انوار قمریہ جلد 1 صفحہ 116-115 انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ کلفٹن کراچی، اشاعت دوم 2016ء)

سبحان اللہ، اسے کہتے ہیں داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انعام اور حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا طرز کلام:

کس گھر کی یہ دہلیز ہے کس شاہ کا دربار
اجسام بھی بیدار ہیں ارواح بھی بیدار
اس روضۂ اقدس کے احاطے ہر اک سمت
انوار ہی انوار ہیں، انوار ہی انوار
آنکھوں کو اجازت کہ رہیں سیر تجلی
ہونٹوں کے لیے سلب، مگر جرأت گفتار

اک کیف ہے جو آنکھ بھی اٹھنے نہیں دیتا
اک نغمہ و مستی کا تقاضا سرِ بازار
اٹھتی ہیں یہاں عارضِ ہستی سے نگاہیں
کھلتے ہیں نگاہوں پہ یہاں فقر کے اسرار
اک لذتِ بے نام ہے رقصاں رگ و پے ہیں
اک جلوۂ بے رنگ میں گم ہیں در و دیوار
یہ تو شاہوں مین بھی دیکھی نہیں جاتی
اللہ رے اس مردِ حق آگاہ کا کردار

حضرت شیر اہل سنت کی داتا صاحب سے عقیدت:

مناظر اسلام، شیر اسلام، ضیغم اہلسنّت، شیر اہل سنت، فنافی الرسول، عاشق غوث اعظم، محبّ داتا علی ہجویری، خلیفہ حجۃ الاسلام، منظور نظر سیدی محدث اعظم پاکستان، حضرت علامہ محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1981ء کو بھی بہت عقیدت ومحبت تھی حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے۔

آپ اکثر داتا کے حضور حاضر ہوا کرتے اور عید الاضحیٰ کے موقع پر تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہر سال کا معمول تھا کہ عید کی نماز ادا کرتے۔ گائے کی قربانی اپنے خالق و مالک کے حضور پیش کرتے، گوشت تقسیم فرماتے اور جانب داتا نگر رواں دواں ہوتے اور مغرب کی نماز آپ سرکار قرب داتا صاحب میں ادا کرتے (آپ شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت کا عالم دیکھئے آج راقم الحروف جب یہ واقعہ لکھ رہا ہے تو بھی عید الاضحیٰ کا ہی موقع ہے) چنانچہ آپ کے صاحبزادے محترم عطا المصطفیٰ محمد جنید زید مجدہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس موقع پر اور اس محبت وعقیدت کے مبارک سفر میں ساتھ ہوا کرتا تھا۔ حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ داتا صاحب

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں جا کر ہاتھ باندھ باادب وغلامانہ کھڑے ہو جاتے اور کافی دیر کھڑے رہتے۔ کبھی کبھی ساری ساری رات بھی گزر جاتی۔ ایک دفعہ حاضر ہوئے داتا کی نگری۔ حضور فیض عالم رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں حسب سابق نماز مغرب ادا کی اور دربار شریف حاضر ہوئے اور وہی جو اہل سنت کا طریقہ ہے یعنی ادب کے ساتھ ہاتھ باندھے کھڑے ہوگئے، ابھی چند لمحات گزرے کہ آپ نے مراقبہ مکمل کیا اور فرمایا: بیٹا جنید! آؤ چلیں۔ میں بہت حیران ہوا کہ کبھی کبھی ساری ساری رات ادھر اور آج اتنی جلدی، گھر آ کر میں نے عرض کیا: سرکار! آج بڑی جلدی واپس تشریف لے آئے ورنہ کبھی کبھی تو رات کھڑے کھڑے گزر جاتی ہے؟ فرمانے لگے: بیٹا! حاضری لگوانی ہوتی ہے، جس وقت لگ جائے جس وقت داتا سرکار کی نگاہِ کرم ہو جائے کبھی جلدی تو کبھی دیر سے۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت شیر اہلسنّت علامہ عنایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو کتنی عقیدت تھی داتا سرکار سے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ منظور نظر تھے حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے۔ اسی محبت وعقیدت اور کرم نوازی کا ایک اور نظارہ کرواتے ہیں قارئین ذی احترام کو۔

فیض عالم رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے ضمانت ہوگئی:

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کے راوی ہیں اور ان کا یہ مضمون ہفت روزہ ''محبوب حق'' لائل پور میں 13 دسمبر 1963ء صفحہ 21 پر شائع ہوا تھا۔ آپ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا محمد عنایت اللہ خطیب سانگلہ ہل اور حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق خطیب گوجرانوالہ ایک تقریر کے سلسلہ میں گرفتار کر لئے گئے۔ یہ دونوں حضرات جیل میں تھے۔ ضمانت کے لیے ہائی کورٹ میں اپیل دائر تھی۔ تاریخ سماعت سے ایک دن قبل حضرت شیخ الحدیث قدس

سرہ (یعنی سیدی محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ) لاہور، دربار داتا صاحب حاضر ہوئے۔ سانگلہ ہل سے حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب بھی ہمراہ ہو گئے (کیونکہ صاحبزادہ عزیز احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت عظیم اور منجھے ہوئے عالم دین تھے اور اس وقت سانگلہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے تھے) حضرت موصوف (محدث اعظم) حسب عادت رات دربار پر رہے۔ دربار کی ملحقہ مسجد میں کافی دیر تک نعت خوانی ہوتی رہی۔ نعت خوانی کے بعد آپ نے نہایت پُراعتماد لہجہ میں یہ اشعار پڑھنا شروع کئے

که صادق، عنایت کو چھٹی ملی ہے　　تمنا ہو پوری جو فرمائیں حضرت
کرم تیرا اگر باذل ہو یا غوث　　ترے صادق عنایت دوڑے آئیں

خدا کی شان کہ صبح تاریخ تھی۔ اسی دن دونوں حضرات ضمانت پر رہا ہو گئے۔ یہ حضور غوث اور حضور داتا گنج بخش قدس سرہما سے استغاثہ کی برکت تھی۔

(تذکرہ محدث اعظم جلد 2 صفحہ 416-415، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور پاکستان اگست 2005ء)

معلوم ہوا کہ حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ پر سرکار غوث پاک اور سرکار داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی نگاہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جب شیر اہلسنّت خطاب فرمایا کرتے تو دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر، بلا خوف و خطر آپ مذاہب باطلہ کا رد کیا کرتے اور اس طرح محبت رسول و عظمت صحابہ و شان اہل بیت و عفت و طہارت ازواج مطہرات اور حقانیت اہلسنّت بیان کرتے کہ مخالفین کے چھکے چھڑا دیا کرتے تھے۔

1965ء کی جنگ، داتا صاحب غلاموں کے سنگ:

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی، جماعت اسلامی کے ہفتہ روزہ ''آئین'' سے مولوی مودودی کے حوالے سے لکھتے ہیں مودی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

1965ء کی جنگ میں ہندوستان سے کئی طیارے بمباری کے لیے پاکستان آئے۔ایک ہندوستانی پائلٹ نے راوی کے پل پر کئی حملے کیے۔آخرکار اس کا جہاز تباہ ہوگیا اور وہ پائلٹ گرفتار کرلیا گیا۔وہ پائلٹ ہندوستان کے پہلے جنرل ''کری آپا'' کا بیٹا تھا جو کہ مولانا مودودی کا دوست تھا۔پائلٹ میوہسپتال میں علاج کے لیے داخل کرایا گیا (پتا چلنے پر) مولانا مودودی نے اپنے دوست کا بیٹا سمجھتے ہوئے اس کی بیمار پرسی کی۔وہاں تشریف لے گئے۔پائلٹ نے انہیں بتایا کہ وہ ہندوستان کا ایک کہنہ مشک اور قابل پائلٹ ہے۔راوی پل پر بار بار بم پھینکے لیکن سبز کپڑوں میں ملبوس ایک بزرگ بم کو پل پر گرنے ہی نہ دیتا، اس طرح اس کے کئی بم ضائع ہوئے حالانکہ راوی پل نشانے کی زد میں تھا۔آخرکار پائلٹ تھک گیا اور سب نشانے خطا ہوگئے۔پائلٹ نے مولانا سے یہ سب واقعہ سنایا اور اس کی توضیح چاہی لیکن مولانا فرماتے ہیں کہ یہ عجیب واقعہ میں درج کررہا ہوں لیکن اس کی وضاحت میں پائلٹ کے سامنے نہ کرسکا (کیسے کرتے کہ مولانا کے عقیدے کا کچھ بھی نہ رہتا اور جو کچھ ساری زندگی کہتے لکھتے رہے سب کچھ ختم ہوجاتا اس لئے مولانا وضاحت نہ کرسکے)

(ماہنامہ القول السدید، جلد 6، شمارہ 12 ستمبر 1996ء ربیع الآخر 1417ء صفحہ 24-23)

مندرجہ بالا حقائق سے معلوم ہوا کہ حضرت سیّدنا داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مزار پرانوار میں زندہ جلوہ فرما ہیں اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے والوں کی مشکل کشائی بھی فرماتے ہیں اور ان پر توجہ بھی فرماتے ہیں۔

راقم الحروف پر نگاہ کرم:

بندہ کی شادی 9 فروری 2005ء بروز بدھ کو ہوئی، جمعہ پڑھا اور ارادہ کیا نئی زندگی شروع ہورہی ہے تو حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہوکر دعا کروں گا کہ اللہ کریم اپنے محبوب بندے کا صدقہ رحم و کرم فرمائے اور برکت

عطا فرمائے تا کہ زندگی پرسکون طریقہ سے گزر جائے۔ مورخہ 2005-5-12 بروز ہفتہ بندہ روانہ ہوا۔ دربار شریف پہنچ کر وضو کیا وضو گھر سے کر کے گاڑی بیٹھا تھا جب منزل مقصود پر پہنچا بالکل سادہ سا لباس پہنا ہوا تھا۔ جب احاطہ دربار شریف میں داخل ہوا' حلفاً کہتا ہوں کہ ابھی مفسر قرآن علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف سے بھی پیچھے تھا مزار شریف کھلا تھا۔ ایک صاحب جو مزار شریف کے مجاور تھے، چھوٹی چھوٹی داڑھی شریف تھی ان کی، مجھے آتے دیکھ کر دور سے ہی بولے ''آؤ آؤ دولہا صاحب جلدی آؤ، پھولوں کا ہار ہاتھ میں پکڑے وہ میرا انتظار کر رہے تھے۔ جیسے ہی راقم الحروف مزار شریف والے برآمدے میں داخل ہوا تو انہوں نے آگے بڑھ کر وہ ہار میرے گلے میں ڈال دیا۔ لوگوں کی ہمیشہ کی طرح کافی تعداد تھی آج منزل راقم الحروف کا انتظار کر رہی تھی۔ حاضر ہوتے ہی سرکار فیض عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فیض کے جوبن پر بہتے دریا سے جام بھر کر عطا فرما دیا، میرے سلام عرض کرنے سے قبل' فاتحہ شریف سے قبل انعام عطا فرما دیا۔ بعد میں اس ناچیز نے فاتحہ شریف پڑھی اور ایصال ثواب کیا اور سلام عرض کیا:

السلام اے گنج بخش فیض عالم السلام — پرتوِ نور محمد شیخ اعظم السلام
السلام اے شہہ بطحیٰ کے نور وچشم مرتضیٰ — شارح شان جلال دین قیم السلام
قبلہ گاہ خواجۂ ہندالولی روضہ ترا — کعبۂ گنج شکر، گنج معظم السلام
السلام اے سیّد ہجویر قطب الاولیاء — چشم لرزانِ اسلام وزلف برہم السلام
ملت بے مایۂ کو گم کرگئی کم مائیگی — ایک ہم ہیں اور افتاد پیہم السلام
کرگئی مجھ کو قلندر' آپ کی شان عطا — بارگاہ حسن میں واصف ہے راقم السلام

یہ سب اس مجاور کو کس نے بتایا کہ میں شادی کے بعد ادھر آرہا ہوں۔ ظاہر ہے بتانے والے نے بتایا تھا جس نے کرم فرمایا تھا۔

Marfat.com

پھولوں کا گلدستہ:

مجلّہ دو ماہی ''صاحب لولاک'' کے مدیر اعلیٰ اور مرکزی سنی رضوی جامع مسجد (شیر اہلسنّت والی) کے خطیب مولانا قاری محمد عاصم ندیم چشتی زید مجدہ دو ماہی ''صاحب لولاک'' کے شیر اہلسنّت نمبر کے اداریہ ''آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے'' میں حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کا حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی رابطہ کے تحت لکھتے ہیں:

فقیر راقم الحروف کا مرکزی رضوی جامع مسجد (حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ والی) میں تقرر ہوا تو ایک دن پہلے جمعرات کو گنج بخش فیض عالم حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ مزار مبارک پر مواجہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر سلام عرض کرنے کے بعد میں نے داتا حضور کی بارگاہ میں عرض کیا: یا شیخ المشائخ! حضور مولانا عنایت اللہ قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ والی مسجد میں خطابت کے لیے تقرر ہو گیا۔ وہاں حضرت شیر اہلسنّت کی جلالت اور آپ کا روحانی دبدبہ ہے۔ (ماشاء اللہ) حضور آپ ذرا ان سے فرما دیں کہ مجھ فقیر طالب علم پر شفقت ہی رکھیں۔ ابھی سلام عرض کر کے آپ کے قدموں کی طرف حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے حجرے کے سامنے بیٹھا ہی تھا کہ ایک دربان آئے انہوں نے مزار شریف کا دروازہ کھولا اور قبر شریف پر سے ایک خوبصورت پھولوں کا گلدستہ لیا باہر نکلے اور بیٹھے ہوئے زائرین پر ایک نظر دوڑائی میں بھی ان کی طرف ہی دیکھ رہا تھا ان کی نظر بھی مجھ پر ٹھہر گئی۔ قریب آ کر کہنے لگے لو جناب! یہ آپ رکھ لو۔ میں بہت خوش ہوا (میرے ساتھ اس وقت رفیق سفر محمد رضوان تھے جو کہ آج کل سعودی عرب میں مقیم ہیں) وہ اس واقعے کے عینی شاہد ہیں پھر ہم نے وہی گلدستہ لا کر حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کے بعد پیش کیا اور عرض کیا کہ حضرت یہ حضور

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ہے' قبول فرمائیے۔ پھر اگلے دن جمعہ شریف کا خطبہ دیا اور ماشاء اللہ منبر بھی وہی ہے جس پر حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیر اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ خطبہ دیا کرتے تھے۔ اس واقعہ سے راقم کے دل میں حضرت شیر اہلسنّت کی محبت وعقیدت میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

(مجلّہ ''صاحب لولاک''، شیر اہلسنّت نمبر جلد 1، شمارہ نمبر 3، فروری، مارچ 2016ء صفحہ 7`8)

معلوم ہوا کہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، اللہ کے فضل وکرم سے جانتے ہیں کہ میرے پاس کون آرہا ہے اور کس نیت سے آرہا ہے۔ ہماری اس بات کی تائید میں دیوبندی مسلک کا ایک حوالہ پیش خدمت ہے کہ وہ توحید کے جوش میں آکر شرک کا فتویٰ نہ لگادیں۔

ایک تائیدی حوالہ:

دیوبندی مسلک کے پیر ذوالفقار نقشبندی اپنے پیر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ میرے پیر صاحب کو آنے والوں کے قلبی حالات کا پتا چل جاتا تھا۔ چنانچہ اصل عبارت مع ہیڈنگ پیش خدمت ہے۔

قلبی حالات کا پتا چلنا:

ایک دفعہ منیر احمد صاحب آپ کی محفل میں موجود تھے۔ ایک صاحب نے حالات کی تفصیل بتانا چاہی۔ آپ نے جلال میں آکر فرمایا ''میں لعنت بھیجتا ہوں ایسے پیر پر جس کے پاس مرید آئے اور اس کو پتہ نہ چلے یہ کیوں آیا ہے''۔

(حیات حبیب، صفحہ 560-561 مکتبہ الفقیر، سنت پورہ فیصل آباد)

جب دیوبندی ''پیر'' کو پتا چل جاتا ہے کہ آنے والا کس نیت سے آیا ہے اور اس کے حالات کیسے ہیں تو داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو پیروں کے پیر، امام الاولیاء، سیّد الاولیاء اور ولی گر ہیں۔ اس لیے حضور فیض عالم بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے

Marfat.com

پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے جانتے ہیں کہ میری بارگاہ میں آنے والا کس نیت سے آیا ہے۔

میری بات بن گئی ہے تیری بات کرتے کرتے:

مولانا محمد طفیل سعیدی لکھتے ہیں:

میرے ایک دوست نے B-A کیا ہوا تھا لیکن کوشش کے باوجود ملازمت نہیں ملتی تھی۔ ایک مرتبہ لاہور سے انہیں انٹرویو کے لیے بلایا گیا۔ میں بھی اس کے ساتھ چل پڑا۔ جب ملتان پہنچے تو میں نے اپنے دوست سے کہا کہ ملتان میں ایک سیّد صاحب رہتے ہیں۔ بہت بڑے عالم و کامل آدمی ہیں۔ ان سے دعا کراتے چلیں، خیر ہم بارگاہ کاظمی میں حاضر ہوئے اور دعا کے طلب گار ہوئے۔ حضرت فرمانے لگے، حاجی صاحب! آپ بہت نیک آدمی ہیں۔ آپ دعا کریں میں آمین کہتا ہوں، ہم نے جب بہت اصرار کیا تو حضرت نے دعا فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ حاجی صاحب! جب لاہور جائیں تو داتا صاحب قدس سرہ کے دربار شریف میں حاضری دینا۔ فاتحہ پڑھنے کے بعد میری طرف سے عرض کرنا کہ سیّد احمد سعید کاظمی ملتان سے سلام عرض کرتا ہے اور یہ بھی عرض کرتا ہے کہ میرے عزیز آپ کی خدمت میں حاضر ہیں' چونکہ لاہور آپ کا حلقہ ہے میں مداخلت نہیں کرتا۔ آپ مہربانی فرما کر ان کا کام کر دیں۔ ہم ملتان سے لاہور روانہ ہو گئے۔ لاہور پہنچنے پر میرے دوست نے کہا کہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ بعد میں جائیں گے پہلے دفتر سے ہو لیں میں نے بہت کہا کہ دربار شریف کی حاضری دیں لیکن میرا دوست پہلے دفتر جانے پر بضد تھا۔ میں نے ہار مان لی اور دفتر کی طرف چل پڑے۔ دفتر کے باہر امیدواروں کے ناموں کی لسٹ آویزاں تھی۔ ہم نے بغور پڑھا لیکن میرے دوست کا نام اس لسٹ میں تحریر نہ تھا۔ بڑی مایوسی ہوئی۔ مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے کہا کہ اگر تم حضرت غزالی زماں کا پیغام حضرت داتا صاحب

Marfat.com

قدس سرہ کی بارگاہ میں پہنچاتے تو ایسا ہرگز نہ ہوتا۔ وہ بہت نادم ہوا اور کہنے لگا کہ اب جا کر دیکھ لیتے ہیں، وہاں سے ہم سیدھے حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار گہربار پہنچے، حاضری دی، فاتحہ کے بعد امام اہلسنّت کے وہ الفاظ دہرائے جو آپ نے ارشاد فرمائے تھے۔ سلام و پیغام پہنچانے کے بعد ہم واپس دفتر آ گئے لیکن یہ دیکھ کر ہم حیران رہ گئے کہ پہلے والی فہرست اب موجود نہ تھی بلکہ ایک دوسری لسٹ اسی جگہ آویزاں تھی اور سرفہرست میرے دوست کا نام لکھا ہوا تھا۔ میرا دوست خوشی سے جھومنے لگا اس کا انٹرویو بھی بہت اچھا ہوا اور اسے نوکری کے آرڈر بھی مل گئے۔

(ماہنامہ السعید شوال المکرم 1422ھ، دسمبر 2001ء جلد 8 شمارہ 12 صفحہ 104)

معلوم ہوا کہ سیّد ہجویر، مخدوم امم، سلطان الاولیاء، حضرت سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار پر حاضر ہونا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو اپنے بیگانے سب مانتے ہیں۔

چنانچہ دیوبندی حضرات کے ''خواجہ خواجگان'' خان محمد نقشبندی کہتے ہیں:

حضرت سیّد علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ تو ہمارے بزرگ ہیں (تو پھر اللہ کے سوا جو کسی کو داتا اور گنج بخش کہے وہ مشرک ہے، یہ فتاویٰ کس کے ہیں؟) معلوم نہیں کہ ساتھی وہاں جاتے بھی ہیں کہ نہیں۔ ان کے مزار شریف پر حاضری فائدے سے خالی نہیں۔

(تاریخ و تذکرہ خواجگان نقشبند، جلد 2 صفحہ 595 خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ، کندیاں میانوالی)

جب وہاں کی حاضری فائدے سے خالی نہیں ہے تو پھر ہم کیوں نہ کہیں، لکھیں، پڑھیں اور گنگنائیں کہ

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

Marfat.com

میرے خواجہ حضور کی بیان فرمائی ہوئی حقیقت آج زمانے کو تسلیم کرنی ہی پڑی۔

کشف المحجوب کے ترجمہ کا انعام:

حکیم اہلسنّت عاشق اعلیٰ حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1420ھ، 1999ء لکھتے ہیں:

حضرت علامہ مولانا ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری خلف اکبر حضرت مولانا سیّد محمد دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ متنوع علوم وفنون کے ماہر اور بے مثل خطیب، طبیب اور قاری تھے۔ تحریک پاکستان پھر تعمیر پاکستان اور دستور اسلامی کے نفاذ کے سلسلے میں ان کی مساعی ناقابل فراموش ہیں۔ جہاد کشمیر میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ مولانا علیہ الرحمۃ کی خدمات جلیلہ اس امر کی متقاضی ہیں کہ ان پر ایک ضخیم کتاب لکھی جائے۔ اس وقت مولانا کے صاحبزادے مکرمی حکیم سیّد خلیل احمد قادری کی صرف ایک روایت نقل کرنے پر اکتفا کیا جاتی ہے سیّد خلیل احمد صاحب فرماتے ہیں:

"حضرت مولانا ابوالحسنات علیہ الرحمۃ نے جس روز کشف المحجوب کا ترجمہ جس کا تاریخی نام "کلام المرغوب" ہے، مکمل کیا تو اسی رات حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت ہوئی' وہ اس طرح کہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ایک بلند مقام پر رونق افروز ہیں اور چاروں طرف بہت روشنی ہے۔ لوگوں کی قطاریں بندھی ہوئی ہیں حضرت داتا صاحب کچھ تقسیم فرمارہے ہیں اور لوگ لے کر ایک طرف ہوتے جارہے ہیں۔ اسی قطار میں علامہ ابوالحسنات بھی شامل ہیں تو جس وقت وہ داتا صاحب کے سامنے ہوئے تو حضرت نے مسکرا کر دیکھا اور ہاتھ پکڑ کر اپنے دائیں طرف بٹھالیا۔ اس کے بعد علامہ

Marfat.com

ابوالحسنات بیدار ہو گئے"۔

علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمۃ نے یہ خواب اپنے صاحبزادے سیّد خلیل احمد قادری کو سنایا اور اس انعام پر بے حد مسرور تھے۔ چند سال بعد مولانا بیمار ہو گئے اور علالت نے طول کھینچا اور مرض میں اضافہ ہی ہوتا گیا۔ انتقال سے آٹھ روز قبل رات کے آخری حصے میں سیّد خلیل احمد صاحب کو آواز دی اور جب وہ حاضر ہوئے تو فرمایا میرے کاندھے دباؤ اور دعائیہ الفاظ کے بعد فرمایا، مولانا غلام محمد ترنم علیہ الرحمۃ آج میانی کے قبرستان کے کسی کونے میں لیٹے ہوئے ہیں۔ عنقریب ہم بھی اس کے کسی حصے میں لیٹے ہوئے ہوں گے۔ پھر فرمایا:

"ابوالحسنات، ابوالحسنات، کیا ہے، ابوالحسنات؟ یہ سب جھوٹی باتیں ہیں' ہاں خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو حضرت داتا صاحب کے جوار میں آسودہ ہیں"

شعبان ۱۳۸۰ھ بروز جمعہ صبح کے وقت اپنے وظائف سے فارغ ہو کر یہ شعر اپنی زبان پر لائے۔

حافظ رند زندہ باتیں مرگ کجا تو کجا — توشدہ فنائے حمد' حمد بود بقائے تو

اس کے بعد یہ شعر کہا:

کائنات عشق بس اتنی مریضِ غم کی تھی — ایک ہچکی میں طلسم آرزو باطل ہوا

اس کے بعد حزب البحر کا ورد شروع کر دیا اور سیّد خلیل احمد صاحب کو فرمایا کہ مجھے خوشبو لگا دو اور نئے کپڑے پہنا دو۔ جناب سیّد خلیل احمد نے عرض کیا، کیا بات ہے؟ فرمایا جمعہ پڑھنے جانا ہے اور پھر ذکر میں مشغول ہو گئے اور اسی حال میں ایک ہچکی آئی اور اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

مولانا امین الحسنات سیّد خلیل احمد صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت کی خواہش کے

Marfat.com

مطابق میں نے متعلقہ حکام سے رابطہ قائم کیا تو بہ تصرف داتا صاحب قدس سرہ بلا دقت حضرت داتا صاحب کے احاطہ مزار میں مولانا کو دفن کرنے کی اجازت مل گئی۔

(تذکرہ حضرت داتا گنج بخش وتعارف کشف المحجوب صفحہ 62-63 مصطفائی تحریک لاہور پاکستان)

پاک بھارت جنگ 1965ء اور فیض عالم:

عاشق درود وسلام ومحبّ خیر الانام خوشبوئے رسول، فقیہہ عصر حضرت علامہ الحاج قبلہ مفتی محمد امین صاحب زید مجدہ لکھتے ہیں:

بھارت اور پاکستان کے درمیان 1965ء میں جنگ ہوئی اور وہ جنگ سترہ دن رہی اسی دوران قصور شریف سے ایک صوفی صاحب دربار داتا صاحب پر حاضر ہوئے اور ان کا بیان ہے کہ میں جب بھی داتا حضور کے دربار حاضر ہوتا ہوں میں داتا حضور سے مل کر جایا کرتا ہوں لیکن جب میں جنگ کے دوران حاضر ہوا تو دیکھا کہ سرکار داتا گنج بخش قدس سرہ اپنے مزار شریف میں نہیں ہیں میں تین دن وہاں رہا تیسرے دن دیکھا کہ سرکار داتا گنج بخش قدس سرہ موجود ہیں میں نے عرض کیا حضور میں تین دن سے حاضر ہوں مگر آپ موجود نہیں تھے' آپ کہاں تشریف لے گئے تھے؟ تو سرکار داتا گنج بخش قدس سرہ نے فرمایا میری ڈیوٹی کھیم کرن کے محاذ پر لگی ہوئی تھی میں وہاں گیا ہوا تھا۔

یہ بیان بعض اخبارات میں شائع ہوا تھا۔

(برزخی زندگی صفحہ 12 تحریک تبلیغ الاسلام سکینڈ فلور بی۔سی ٹاور 540 جناح کالونی فیصل آباد' پیر پیغمبر اور 6 ستمبر صفحہ 11 بزم رضویہ لاہور 1999ء)

ایک فیصلہ کن حوالہ:

ابن قیم جوزی متوفی ۷۵۱ لکھتے ہیں:

ان الارواح قسمان ارواح معذبة وارواح منعمة فالمعذبة فی شغل بما هی فیه من العذاب عن التزاور والتلاقی والارواح المنعمة المرسلة غیر المحبوسة تتلاقی و تتزاور وتتزاکر ماکان منها فی الدنیا

ترجمہ: یعنی روحیں دو قسم کی ہیں، ایک قسم کی وہ روحیں جو عذاب میں مبتلا ہیں دوسری قسم کی وہ روحیں جو انعام واکرام میں ہیں' لہٰذا وہ روحیں جو عذاب میں گرفتار ہیں وہ عذاب کے شغل میں مبتلا ہیں وہ زیارت اور ملاقات سے معذور ہیں لیکن جو روحیں انعام واکرام میں ہیں وہ قید میں نہیں ہیں وہ آزاد ہیں' ان سے ملاقات اور ان کی زیارت، ان سے مذاکرات جو دنیا میں کئے جاتے تھے، کئے جاسکتے ہیں۔

(کتاب الروح، فصل: واما المسالۃ الثانیۃ...... صفحہ 24 المکتبۃ العصریہ بیروت 2014ء)

سوال:

یہ تو روحیں متشکل ہوکر آتی ہیں نہ یہ کہ مرنے والوں کے خاکی جسم ہیں؟

جواب:

ہم نے کب کہا کہ یہ حضرات اپنے عنصری (خاکی وجود واجسام) کے ساتھ باہر آتے ہیں اور گفتگو کرتے ہیں بلکہ روحانی جسم کے ساتھ آتے جاتے سنتے بولتے اور مدد کرتے ہیں نیز یہ کہ فیض بھی روح سے ہی حاصل کیا جاتا ہے نہ کہ جسم خاکی سے' اگر آپ نے تسلیم کرلیا کہ اولیاء اللہ کی روحیں متشکل ہوکر آتی ہیں اور امداد کرتی ہیں' فیض پہنچاتی ہیں تو جھگڑا ختم پھر عوام الناس کو ان کے مزارت مقدسہ پر حاضری دینے اور فیض حاصل کرنے سے کیوں روکا جاتا ہے؟ اللہ رب العالمین بوسیلۂ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم حق کو سمجھ کر قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Marfat.com

منقبت

آستانہ فیض عالم کا

ایک فردوس کی حکایت کیا
جنتیں بے حساب دیکھی ہیں
فیض عالم کے آستانے پر
رحمتیں بے نقاب دیکھیں ہیں

مرمریں تابناک دیواریں
غمزدوں کو قرار دیتی ہیں
ان پہ تعظیم سے نگاہیں ڈال
یہ مقدر سنوار دیتی ہیں

فیض عالم کی راہگزاروں پر
نقش پائے رسول ملتے ہیں
تتلیاں رحمت کی رقصاں ہیں
جذب و مستی کے پھول کھلتے ہیں

تربت گنج بخش پر آکر
عبدیت کو فروغ ملتا ہے
اہل ایماں کو آپ کے در سے
لا مکاں کا سراغ ملتا ہے

فیض عالم کے گنبد پر
رحمتوں کا نزول ہوتا ہے
ان کے در سے سکون ملتا ہے
جب کبھی دل ملول ہوتا ہے

قدسیوں کے ہجوم صف بستہ میں
حور و غلماں طواف کرتے ہیں
گردش دہر کے اسیروں کو
فیض عالم معاف کرتے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆

مسلّم فضلِ خالق سے ہے عظمت میرے داتا کی
قلوبِ خلق میں راسخ ہے چاہت میرے داتا کی

تعالیٰ اللہ کیا ہے شان و شوکت میرے داتا کی
دلوں پر مومنوں کے ہے حکومت میرے داتا کی

ضمانت عافیت کی ہے عقیدت میرے داتا کی
قیامت میں بھی کام آئے گی نسبت میرے داتا کی

رسول اللہ کی الفت ہے الفت میرے داتا کی
بہارِ خلدِ ایماں ہے محبت میرے داتا کی

امام و سبطِ پیغمبر حَسَن کی پاک نسبت سے
مسلّم ہے نجابت اور سیادت میرے داتا کی

نظام الدین ہوں، گنج شکر ہوں یا کہ خواجہ ہوں
قلوبِ اولیا میں ہے عقیدت میرے داتا کی

سلاطینِ زمانہ جبہہ سا ہیں ان کی چوکھٹ پر
خرد سے ماورا ہے جاہ و حشمت میرے داتا کی

Marfat.com

کوئی جانے تو کیا جانے، کوئی سمجھے تو کیا سمجھے؟
خدا کو ہے پتا، کیا ہے حقیقت میرے داتا کی

کریں تذکار جس پہلو سے بھی ان کی فضیلت کا
نہایت روح پرور ہے حکایت میرے داتا کی

بصد حب و نیاز و عجز حاضر ہیں ثنا گستر
خدایا ایک بار ان کو ہو طلعت میرے داتا کی

خدا کی بارگہ میں میری نوریؔ یہ تمنا ہے
کہ ہو جائے مجھے اک شب زیارت میرے داتا کی
(رضی اللہ عنہ)

(صاحب زادہ) محمد محب اللہ نوری

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

کرامات فیض عالم

امام الاولیاء، سیّد الاولیاء، حضرت سیّدنا علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا مقام اولیائے امت میں بہت بلند ہے، اپنے اپنے وقت کے امام الاولیاء و سیّد الاصفیاء مثلاً معین الہند حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ وحضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ حاضر ہوتے رہے اور سلام عقیدت پیش کرتے رہے۔

ولیٔ کامل، محرم اسرار حقیقت حضرت مولانا حافظ محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

ہر ولی کی ولایت کی ایک حد ہوتی ہے لیکن حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسا سمندر ہیں جس کا کوئی کنارہ ہی نہیں۔

(سید مغفور القادری، عبادالرحمٰن صفحہ 128 فرید بک سٹال اُردو بازار لاہور، اشاعت دوم 1991ء)

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ تمام عمر شریعت وسنت مصطفویہ پر کاربند رہے' خلاف شرع قدم نہیں اٹھایا۔ یہی ولایت ہے اور یہی اصل کرامت...... تاہم خرق عادت کے طور پر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کئی ایک کرامات کا ظہور ہوا۔ چند ایک کرامات ہم قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

(1) ہندو مسلمان ہو گئے:

حضرت سیّدی داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ شہر میں اس طرف تشریف لے گئے جہاں راستے میں ہندوؤں کے مندر واقع تھے۔ آج کل یہ علاقہ رنگ محل کے

Marfat.com

قریب پانی والا تالاب کے نام سے منسوب ہے۔ یہاں اُس دور میں راوی مندر تھا۔ جہاں کثیر تعداد میں ہندو لوگ پوجا پاٹ میں مصروف رہتے تھے۔آپ نے مندر کے قریب جا کر دیکھا کہ ایک ہندو بت کے سامنے کھڑا ہے اور ہاتھ میں گندم کی روٹی کی بنی ہوئی چوری ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بت کو مخاطب کر کے فرمایا، چوری کھاؤ! تو وہ بت چوری کھانے لگا، ہندو بھی وہاں موجود تھے اور ان میں ہندو پروہت بھی تھا، ہندو پروہت کو بڑا دکھ ہوا کہ ہم سے ایسے واقعات نہیں ہوتے۔اس سے ہماری توہین ہوئی ہے۔اس لئے وہ اس ہندو سے ناراض ہو گیا جس کے ہاتھ میں چوری تھی' بہانہ بنا کر پروہت نے کہا کہ تمہارے اس طرح کرنے سے دیوتا جی ہم سے ناراض ہو گئے ہیں لہٰذا آج سے تمہارا اور ہمارا حقہ پانی بند ہے، ہمارا تم سے بائیکاٹ ہے۔

کچھ دنوں کے بعد چوری والا آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ بابا جی! لوگ اُس روز کے واقعہ سے انکار کر رہے ہیں۔میری بات کو کوئی سچ نہیں مانتا۔ داتا حضور نے فرمایا: تم اپنے احباب اور رشتہ داروں کو جمع کر لو اور میرے رب عزوجل کی شان قدرت کا نظارا کر لو۔اس کے ہم پیالہ و ہم نوالہ، ہم مذہب واحباب و رشتہ دار جمع ہو گئے۔

گل جیہڑی تیرے مونہوں نکلے اوہ تیرا اے:

جب ہندوؤں کا جم غفیر ہو گیا تو شہنشاہ ولایت حضور فیض عالم رحمۃ اللہ علیہ نے پھر بت کو حکم دیا کہ چوری کھاؤ! تو بت دوبارہ چوری کھانے لگا۔

ہندو لوگ یہ واقعہ دیکھ کر بڑے حیرت زدہ ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عزوجل ہر کام کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔اس لئے تم ان بتوں کی، ان بے جان مورتیوں کی پوجا سے توبہ کرو اور اللہ کریم جل جلالہ کے بھیجے ہوئے اور محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے سچے دین کو قبول کر لو۔تو آپ رضی اللہ عنہ کی

Marfat.com

کرامت وتوجہ سے بے شمار لوگ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

(سیرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ 80، نوری کتب خانہ، نزد نوری مسجد بالمقابل ریلوے سٹیشن لاہور 2004ء
حالات واقعات حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ 93، شبیر برادرز، اُردو بازار لاہور 1994ء)

(2) تیریاں تک کے اداواں میں مرید ہوگئی:

حضرت خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''ابدالیہ'' میں ایک واقعہ تحریر فرمایا ہے کہ سلطان محمود غزنوی کے زمانہ میں ہندی حکومت نے اپنا ایک پروہت (مذہبی دانشمند پڑھا لکھا) غزنی بھیجا کہ تاکہ وہاں ہندوازم کا پرچار ہو۔ اس ہندو مذہبی رہنما نے سلطان محمود غزنوی کو پیغام دیا کہ میں ہندی حکومت کی طرف سے آیا ہوں لہٰذا کوئی ایسا مسلمان پیش کرو جس کے ساتھ میں گفتگو کروں تاکہ جو ازم (مذہب اسلام اور ہندوازم) غالب آجائے اس کو اپنا لیا جائے۔ سلطان محمود غزنوی کے حکم پر علماء، شرفا اور امراء جمع ہو گئے' لیکن اس ہندو پروہت کے ساتھ مباحثہ اور مقابلہ کرنے کی کسی کو بھی جرأت نہ ہوئی۔ ادھر الہام ربانی سے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ وہاں تشریف لے آئے (یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ الہام حکم دیا کہ تم وہاں جاؤ، الہام کا مطلب ہوتا ہے دل میں بات ڈالنا) آپ تشریف لا کر کچھ وقت خاموشی سے بیٹھے رہے پھر اس ہندی پروہت نے سوال کیا کہ آپ بتائیں میں کہاں تک جاتا ہوں' جب اس نے سر اٹھایا اور پوچھا کہ میں کہاں تک گیا ہوں؟ تو سرکار داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہٗ نے فرمایا، تو سراندیپ (سری لنکا) تک گیا۔ اس جوگی نے کہا کہ کوئی نشانی بتاؤ، سیّدنا داتا گنج بخش قدس سرہ نے فرمایا: جب تو سراندیپ گیا تو وہاں کچھ لوگ سبز مرچیں چن رہے تھے۔ اس جوگی نے کہا کہ آپ نے سچ کہہ دیا۔ آپ نے فرمایا اور نشانی بتاؤں؟ اس نے کہا کہ بتایئے، آپ نے فرمایا کہ اس مرچوں والے کھیت کے قریب ہاتھی بھی

Marfat.com

تھے، اس جوگی نے کہا کہ آپ نے سچ کہا ہے۔ پھر سرکار داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے پروہت! یہ تو میرے اور تیرے لیے تھا کہ کون سچا ہے' لیکن ایسا بھی مقابلہ ہونا چاہیے کہ بادشاہ اور دیگر عمائدین کو سچے اور جھوٹے کا علم ہو مگر وہ جوگی ایسا نہ کر سکا، پھر حضور فیض عالم نے اپنے خرقہ (کرتہ) سے ہاتھ مبارک باہر نکالا تو ہاتھ میں کچھ مرچیں تھی وہ جوگی کی طرف بڑھا دیں اور فرمایا: لے کھا! میں یہ سراندیپ سے لایا ہوں۔ یہ دیکھ کر جوگی مبہوت ہو کر بولا: میں ایسا نہیں کر سکتا پھر حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ نے فرمایا: یہ عالم سفلی (زمین) کی سیر تھی کہ میں تیرے تعاقب میں تیرے ساتھ رہا' آؤ اب عالم علوی (آسمانوں) کی سیر کریں۔ اس جوگی نے کہا: مجھے عالم علوی کی سیر کی تاب نہیں۔ آپ نے فرمایا: آ! میں تجھے آسمانوں کی سیر کرا دیتا ہوں، اسے کلمہ پڑھایا اور وہ جوگی مسلمان ہو گیا اور مسلمان ہو کر ہندوستان لوٹا اور اس کی تبلیغ سے اسلام کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی۔

(رسائل حضرت یعقوب چرخی، ترجمہ وتصحیح وحواشی، نذیر رانجھا صفحہ 95-94 خانقاہ سراجیہ کندیاں 1430ھ 2009ء)

سبحان اللہ قربان جائیں داتا صاحب کے کمال پر

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

بعد از وصال کرامات

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے بعد از وصال کرامات کے لیے بھی دفتر درکار ہیں۔ کئی کرامات گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہیں۔ تکمیل عنوان کے طور پر ایک دو کرامات پیش خدمت ہیں' مؤرخ لاہور جناب محمد دین کلیم قادری لکھتے ہیں:

1918ء میں جب طاعون کی بیماری لاہور میں پھیلی تو ہزار ہا انسان اس مرض

Marfat.com

کا شکار ہو گئے۔ لاہور کے ایک متمول ترین امیر رائے بہادر رام سرن داس کے تینوں صاحبزادے بھی اس مرض میں مبتلا ہو گئے۔ رائے بہادر کو بڑی تشویش ہوئی تو اس نے کرنل بھولا ناتھ، کرنل میر چند اور کرنل سدر لینڈ (مہاراجہ رنجیت سنگھ کی پوتی، لمبا سنگھ کے خاوند، پرنسپل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج) جیسے مشہور و معروف ڈاکٹروں سے علاج کرایا مگر کوئی فرق نہ پڑا۔ بے شمار لوگ ان کی عیادت کے لیے ان کے مکان ''لال کوٹھی'' جاتے اور خداوند کریم سے دعا مانگتے:

رائے بہادر خود اس واقعہ کو اس طرح سناتے ہیں:

ایک شب میں اور تمام اہل خانہ سوئے ہوئے تھے کہ کچھ آہٹ سی محسوس ہوئی اور میری نیند کھل گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید ریش بزرگ ایک ہاتھ میں عصا اور دوسرے میں تسبیح لئے میرے فرزند گوپال داس کی چارپائی کے پاس کھڑے پڑھ رہے ہیں۔ پوچھا کون؟ مگر انہوں نے کچھ جواب نہ دیا اور برابر پڑھتے رہے۔ پھر وہ بزرگ میرے دوسرے بیٹے روپ رام کی چارپائی کے پاس گئے اور وہاں بھی دعا مانگی اور پھر تیسرے بیٹے کی چارپائی کے قریب جا کر بھی دعا کی۔ اس کے بعد وہ بزرگ مجھ سے فرمانے لگے:

میں تمہارا ہمسایہ گنج بخش ہوں، مجھ سے تمہاری پریشانی اور بے کلی دیکھی نہ گئی اس لئے دعا کرنے کے لیے خود آ گیا ہوں۔ اب گھبرانے کی ضرورت نہیں، خداوند کریم ان کو شفاء عطا فرمائے گا۔ اس کے بعد جب بیماروں کو مکمل شفا ہو گئی تو رائے بہادر داتا صاحب کے سجادہ نشین میاں غلام حیدر، میاں علم دین، میاں غلام محمد کے پاس حاضر ہوا اور تمام واقعہ ان کے گوش گزار کیا اور کہا کہ میں حضرت کی خدمت میں نذرانہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ سجادہ نشینان نے جواب دیا کہ ہر سال آپ کی طرف سے عرس پر تو انتظام ہوتا ہی ہے اس لئے اب کوئی ایسا کام کیجئے جو مستقل فیض کی

Marfat.com

صورت ہو۔ اس پر رائے بہادر موصوف نے دربار میں (بجلی کا مکمل انتظام اپنے خرچ پر کرا دیا) اور یہ سارا کام ایک ماہ کے اندر اندر پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ زاں بعد رائے بہادر خود دربار میں گئے۔ نذر پیش کی اور بجلی کی روشنی کا افتتاح کیا۔

(سیرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ صفحہ 83-82، نوری کتب خانہ نزد جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے سٹیشن لاہور نقوش، لاہور نمبر، جلد 2 صفحہ 1155-1153 فروری 1962ء)

(صوفیائے کرام صفحہ 420 علی طاہر 121 ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور ماہنامہ الحقیقۃ مئی 2001ء صفحہ 26)

معلوم ہوا کہ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اللہ کریم کی عطا سے جانتے تھے کہ رائے بہادر کے بیٹے بیمار ہیں تو اس لئے آپ تشریف لائے اور آپ کی دعا اور دم سے اللہ کریم نے ان بیماروں کو صحت کاملہ عطا فرما دی۔

ایک شبہ کا ازالہ:

اگر کوئی کہے کہ جی یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ داتا صاحب کو علم ہو اور آپ آ کر دعا اور دم کر جائیں تو ہم ان حضرات کو صرف اتنا عرض کریں کہ قاسم نانوتوی کو پتا چل سکتا ہے کہ ہمارا ان پڑھ اور کم علم مولوی پھنس چکا ہے اور مدد کرنے آ سکتے ہیں (سوانح قاسمی) اور مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کو پتا چل سکتا ہے کہ میرے دربار پر قاضی سلمان منصور پوری غیر مقلد آیا بیٹھا ہے اور جب جانے لگیں تو قبر سے ہاتھ نکال کر قاضی صاحب غیر مقلد کو روک لیں (کرامات اہل حدیث) تو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ بھی اللہ کی عطا سے جانتے ہیں کہ میرے پاس کون آ رہا ہے اور میرے پڑوسی کس حالت میں ہیں۔

داتا کے توسل سے اللہ کریم نے بیٹا عطا فرمایا:

2011ء کی بات ہے بندہ راقم الحروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے

Marfat.com

مزار پرانوار پر حاضر ہوا۔ فاتحہ شریف پڑھی، ایصال ثواب کیا اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بارگاہ میں دعا کہ

''مولا تیرے محبوب بندے کی بارگاہ میں حاضر ہوں، ان کے وسیلہ سے تیری بارگاہ میں فریاد کرتا ہوں کہ مجھ گنہگار کو نیک و صالح بیٹا عطا فرما جو کہ بڑا ہو کر تیرے محبوب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے لائے ہوئے سچے دین کا خادم بنے''۔

پھر حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ

''حضور! آپ بھی اپنے اس ادنیٰ غلام کے لیے اللہ کریم سے دعا فرمائیں کہ خالق کائنات بیٹا عطا فرمائے میں ان شاء اللہ اس کا نام آپ کے نام پر رکھوں گا''۔

رحمت دا دریا الٰہی ہر دم وگدا تیرا
جے اک قطرہ بخشیں مینوں، کم بن جاوے میرا
رحمت دا مینہ پا خدایا باغ سکا کر ہریا
بوٹا آس امید مری دا کر دے میوے بھریا

چنانچہ اللہ کریم نے اپنے اس محبوب بندے کی دعا کا صدقہ راقم الحروف پر فضل و کرم فرمایا اور 27-06-2012 کو رب کریم جل جلالہ نے چاند جیسا بیٹا عطا فرمایا۔ بندہ نے اس کا نام کریم آقا علیہ السلام کے نامِ نامی اسم گرامی کی نسبت سے ''محمد'' حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر ''علی'' اور امام عشق و محبت، کشتۂ عشق رسول امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمان کی نسبت سے ''رضا'' یعنی ''محمد علی رضا'' رکھا۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

بعض لوگ کتنے اعتراض کرتے ہیں کہ تم لوگ بزرگوں کے مزارات پر جا کر ان کے وسیلہ سے دعا کرتے ہو، چلو یہاں تک تو ٹھیک، لیکن تم صاحب مزار سے فریاد

کرتے ہو اور ان سے دعا کی درخواست کرتے ہو جو کہ شرک و بدعت ہے۔ تو ان سے ہم جواباً عرض کریں گے کہ اولیائے کاملین اپنے مزارت میں زندہ ہوتے ہیں جیسا کہ گزشتہ صفحات میں تحقیق گزر چکی ہے اور زندہ سے دعا کا عرض کرنا کوئی خلاف شرع کام نہیں ہے۔

تھانوی زندہ ہے:

دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب ایک مرتبہ خواب میں ''فرمانے'' لگے کہ ''مجھے مردہ مت سمجھو، میں زندہ ہوں، جس طرح میری حیات میں مجھ سے فیض لیتے رہتے تھے، فیض لیتے رہنا، فیض ہوتا رہے گا، مجھے مقام شہداء نصیب ہوا ہے کہہ دیا جائے''۔

(سیرت اشرف، جلد 2 صفحہ 394، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

اگر تھانوی صاحب قبر میں زندہ ہیں تو بقول تھانوی کے جن کے سامنے ''فرشتے صف بستہ کھڑے ہیں'' وہ داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ زندہ کیوں نہیں؟

آپ میرے واسطے دعا کریں:

دیوبندی حضرات کے ''قاسم العلوم والخیرات'' اور پتا نہیں کیا کیا۔ مولوی قاسم نانوتوی، صاحب تحذیر الناس، جب کسی بزرگ کے مزار پر حاضر ہوتے تو کیا طریقہ ہوتا تھا؟

لکھتا ہے مولوی مناظر احسن گیلانی، ساری کہانی سنئے اسی کی زبانی۔ انہوں نے یہ لکھ دیا یہ ان کی مہربانی، جب اکیلے کسی مزار پر جاتے اور دوسرا شخص وہاں موجود نہ ہوتا تو (اونچی) آواز سے عرض کرتے ''آپ میرے واسطے دعا کریں''۔

(سوانح قاسمی، جلد 2 صفحہ 29، مکتبہ رحمانیہ لاہور)

اب قاسم نانوتوی سب تو ''قاسم العلوم والخیرات اور شمس الاسلام'' تھے نا؟ اور وہ

Marfat.com

جا کر صاحب مزار سے عرض کرتے کہ آپ میرے واسطے دعا کریں تو اب جو کام نانوتوی صاحب نے کیا بھلا وہ کیسے ناجائز اور شرک و بدعت ہو سکتا ہے؟ اے سنی!
شائد کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات۔

اعتراض:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ تم کہتے ہو کہ فلاں بزرگ نے مجھے بیٹا دیا ہے یا اولاد دی ہے اور یہ شرک ہے اولاد دینے والی ذات اللہ کی ہے اور تم لوگ اس کی نسبت ولیوں طرف کرتے ہو لہٰذا یہ شرک اور تم مشرک ہو۔

جواب:

احکم الحاکمین کی شان بے نیازی ہے، کسی کو اولاد کی نعمت سے نوازتا ہے تو کسی کو نہیں نوازتا۔ کسی کو لڑکا عطا فرماتا ہے تو کسی کو لڑکی، کسی کو نعمت و رحمت دونوں سے نوازتا ہے اور کسی کو دونوں سے محروم رکھتا ہے، یہ اس کی شان بے نیازی ہے۔ مالک جو ہے جو چاہے کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں۔ خالق مصطفیٰ جل و علاء و صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی کتاب میں اپنی قدرت و شان بے نیازی کا ذکر فرمایا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ (۴۹:۴۲)

اللہ ہی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی، پیدا فرماتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔

يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ (۴۹:۴۲)

عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکیاں اور عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے لڑکے۔

اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ (۵۰:۴۲)

Marfat.com

یا ملا جلا کر عطا فرماتا ہے انہیں لڑکیاں اور لڑکے، اور بنا دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بانجھ، بے شک وہ سب کچھ جاننے والا اور ہر چیز پر قادر ہے۔

(پارہ 25، رکوع 6، سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر 49-50)

معلوم ہوا کہ بیٹے دینا، بیٹیاں عطا فرمانا، یہ اسی کی قدرت و شان بے نیازی ہے۔

اکناں نوں رب اتنا دیوے تے بس بس کرن زبانوں
اکناں دا اوہ نام مکاوے تے خالی جان جہانوں

دوسرے مقام پر اللہ رب العزت جل وعلاء نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

جب حضرت مریم رضی اللہ عنہا اپنے حجرہ میں تشریف فرما تھیں کہ اچانک حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے جناب روح الامین علیہ السلام کو دیکھ کر حضرت مریم رضی اللہ عنہا پریشان ہوئیں اور بولیں:

قَالَتْ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا ٥ (۱۸:۱۹)

بولیں: میں پناہ مانگتی ہوں رحمٰن کی تجھ سے اگر تو پرہیزگار ہے تو۔

حضرت مریم رضی اللہ عنہا کی یہ گفتگو سن کر اور پریشانی دیکھ کر سدرہ کے مکیں بولے: جناب روح الامیں بولے: اے مریم! پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں کوئی عام انسان نہیں ہو بلکہ

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا ٥ (۱۹:۱۹)

کہا بے شک میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تا کہ میں عطا کروں تجھے ایک پاکیزہ بیٹا۔

(پارہ نمبر 16 رکوع نمبر 5 سورۃ مریم آیت 19-18)

غور طلب بات یہ ہے کہ ایک مقام پر تو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ بیٹے دینا میری

Marfat.com

شان ہے اور دوسرے مقام پر حضرت جبرائیل امین علیہ السلام، حضرت مریم رضی اللہ عنہا سے فرمارہے ہیں کہ ''میں تجھے صاف ستھرا بیٹا دینے آیا ہوں''۔ اب ہم ''مفتیان کرام'' سے عرض کرتے ہیں کہ لگاؤ فتویٰ حضرت روح الامین علیہ السلام پر! انہوں نے تو (نعوذ باللہ) شرک کردیا کہ بیٹا دینا تو خدا کی شان ہے اور جبرائیل علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ میں دوں گا۔

تو پھر جھٹ سے بولیں گے کہ جی یہ شرک نہیں ہے۔

کیوں نہیں ہے جی؟

اس لئے کہ اصل اولاد عطا فرمانا رب کی شان ہے وہ حقیقی اولاد سے عطا فرمانے والا ہے اور جبرائیل علیہ السلام کی طرف نسبت مجازی ہے۔

مجازی کیوں ہے جی؟

جی اس لئے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تو وسیلہ اور ذریعہ بنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا، انہوں نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے چہرہ پر پھونک مارا تھا تو اس لئے مجازی طور پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نسبت اپنی طرف کردی۔

اس کا مطلب ہے اگر نسبت مجازی طور پر ہو تو شرک نہیں ہوتا کیونکہ اگر نسبت مجازی سے شرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا کہ: اے جبرائیل! اولاد دینا تو میری شان ہے اور یہ تو کیا کرکے آگیا کہ میں اولاد دوں گا؟ تو جب اتنی بات آپ کی سمجھ میں آگئی ہے تو اب یہ سمجھ لو کہ ایک آدمی کے پاس بیٹا نہیں ہے' وہ گیا اللہ عزوجل کے کسی ولی کے پاس رب کے محبوب بندے کے پاس اور جا کر عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب! میرے پاس بیٹا نہیں ہے۔ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بیٹا عطا فرمائے، وہ ولی اللہ اس کے لیے دعا فرماتے ہیں تو اللہ عزوجل اپنے پیارے

Marfat.com

بندے کی دعا کو قبول فرما کر اس کو بیٹا عطا فرماتا ہے۔ اب اگر وہ بندہ کہتا ہے مجھے فلاں بزرگ نے بیٹا دیا ہے تو یہ ہوگی نسبت مجازی کیونکہ جس طرح حضرت جبرائیل علیہ السلام کی پھونک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا ذریعہ و وسیلہ بنی اور انہوں نے اس کی نسبت اپنی طرف کر دی ایسے حقیقی طور پر اولاد عطا فرمانے والی ذات احسن الخالقین کی ہے چونکہ بزرگوں کی دعا اس اولاد کا وسیلہ بنی تو مجازی طور پر نسبت ان کی طرف کر دی گئی۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے مجھے بیٹا دیا سرکار غوث پاک نے، مجھے بیٹا دیا' داتا صاحب نے مجھے بیٹا دیا، پیر پٹھان نے، مجھے بیٹا دیا باہو سلطان نے، مجھے بیٹا دیا۔ امیر کلال نے مجھے بیٹا دیا، پیر سیال نے مجھے بیٹا دیا، مجدد الف ثانی نے مجھے بیٹا دیا شیر ربانی نے رحمۃ اللہ علیہم تو یہ سب نسبت مجازی ہوگی مطلب یہ کہ مجھے بیٹا ان کی دعا سے ملا ہے اور اگر یہ شرک ہے تو پھر یہ کیا ہے

مولوی عبداللہ اہلحدیث نے تین بیٹے دیئے:

اسحاق بھٹی غیر مقلد لکھتا ہے:

ایک شخص نے عرض کیا میری کئی لڑکیاں ہیں، لڑکا کوئی نہیں، دعا کیجئے اللہ تعالیٰ لڑکا عطا فرما دے (یہی بات ہم جا کر بزرگوں سے عرض کرتے ہیں تو ہمیں مشرک کہا جاتا ہے کہ تم درباروں پر جا کر ولیوں سے اولاد مانگتے ہو ذرا سنجیدگی سے غور فرمائیں) صوفی صاحب (صوفی عبداللہ اہلحدیث وہابی غیر مقلد) نے اس کی بات سن کر زمین پر لکیریں کھینچنا شروع کیں اور ساتھ ہی لکیریں گننے لگے۔ پہلی لکیر کھینچی تو کہا ایک...... دوسری کھینچی تو کہا دو...... تیسری کھینچی تو کہا تین...... چوتھی لکیر آدھی کھینچی تھی اور ابھی لفظ ''چار'' زبان سے نہیں نکلا تھا کہ درخواست کنندہ نے ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا بس تین ہی بہت ہیں۔ اس عمل کا یہ اثر ہوا کہ تین لڑکے صحیح اور

تندرست پیدا ہوئے اور چوتھا چار مہینے کے بعد ساقط ہو گیا۔

(صوفی محمد عبداللہ حالات، خدمات، آثار صفحہ 360-359 جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن، طبع دوم اگست 2007ء)

محترم سنی قارئین! کیا اس سے واضح طور پر معلوم نہیں ہو رہا کہ مولوی صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اولاد کا نظام ہی گویا صوفی عبداللہ صاحب کے ہاتھ میں ہے۔ بندہ نے آ کر عرض کیا کہ دعا کریں لیکن صوفی صاحب نے دعا کی ضرورت ہی نہیں سمجھی اور لکیریں کھینچ کر لڑکے دینے شروع کر دیئے۔ لکیر پوری تو لڑکا صحیح اور زندہ لکیر ادھوری تو لڑکا نامکمل اور مردہ، واہ سبحان اللہ۔

یا اللہ دے کٹی:

مشہور اہلحدیث رائٹر مولوی اسحاق بھٹی غیر مقلد لکھتا ہے:

میرے فیصل آباد کے ایک دوست مولوی محمد رمضان یوسف سلفی نے بتایا کہ صوفی صاحب کسی گاؤں میں گئے اور ایک شخص انہیں اپنے گھر لے گیا اور کہا کہ میری بھینس ہر سال کٹا جنتی ہے دعا فرمائیے یہ کٹی جنے۔

صوفی صاحب نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر بھینس کی دم پکڑی اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ یا اللہ دے کٹی...... یا اللہ دے کٹی...... یا اللہ دے کٹی...... اس کے بعد اس نے متواتر تین کٹیاں دیں۔

(صوفی محمد عبداللہ حالات، خدمات، آثار صفحہ 361 جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن، طبع دوم اگست 2007ء)

لو سنیو! ہن خوش او؟ ہم جا کر مزار پر دعا کریں یا دعا کرائیں تو مشرک اور خود ادھر جناب تین تین کٹیاں اور ساڑھے تین 3½ لڑکے جنوا دیئے اور وہ بھی بغیر دعا کے محض لکیروں سے۔ ایسے لگ رہا ہے کہ مولوی صاحب ''لوح محفوظ'' پر لکیریں لگا رہے تھے کہ جیسے اور جتنی لکیر لگ گئی اتنا کام ہو گیا۔

یا اللہ نوراں سے لڑکا نکال!

اسحاق وہابی صاحب لکھتے ہیں:

سردیوں کے دن تھے اور صوفی صاحب دوپہر کے وقت جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے کھلے میدان میں دھوپ تاپ رہے تھے۔ اردگرد کچھ لوگ بیٹھے تھے جو مختلف اوقات میں پڑھنے کے لیے وظائف پوچھ رہے تھے۔ اتنے میں ایک جوان عورت آئی اور سلام کر کے صوفی صاحب کے سامنے کھڑی ہوگئی۔

پوچھا: بیٹی! تم کون ہو اور کیوں آئی ہو؟

عرض کیا: میں فلاں گاؤں سے آئی ہوں اور فلاں شخص کی بیٹی اور فلاں کی بہو ہوں۔ آپ میرے والد کو بھی جانتے ہیں اور سسر کو بھی...... میں اولاد سے محروم ہوں' دعا کے لیے حاضر ہوئی ہوں۔ صوفی صاحب نے اللہ کے حضور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ حاضرین سے کہا تم بھی دعا کرو۔ دعا کرتے ہوئے صوفی صاحب نے خاتون سے اس کا نام پوچھا تو اس نے اپنا نام ''نوراں'' بتایا۔ صوفی صاحب نے پہلے درود شریف پڑھا۔ پھر تین چار دفعہ قدرے ہلکی آواز سے کہا ''یا اللہ نوراں کو لڑکا دے' یا اللہ نوراں کو لڑکا دے، اس کے بعد یکا یک آواز بلند ہوگئی اور زبان سے یہ صدا آنے لگی

یا اللہ نوراں سے لڑکا نکال...... یا اللہ نوراں سے لڑکا نکال، دس بارہ منٹ پنجابی میں یہی الفاظ اسی انداز سے زبان سے ادا ہوتے رہے۔ دعا ختم ہوئی تو نوراں چلی گئی......

اس پر تقریباً ایک سال کا عرصہ گزرا ہوگا کہ دو عورتیں صوفی کی خدمت میں آئیں۔ ان میں سے ایک بڑی عمر کی تھی، ایک چھوٹی عمر کی، بڑی عمر کی عورت نے ایک بچہ اٹھا رکھا تھا۔ عرض کیا: بابا جی! یہ نوراں ہے جس کے لیے آپ نے لڑکے کی دعا

Marfat.com

کی تھی میں اس کی ساس ہوں اور یہ لڑکا ہے جو آپ کی دعا کے بعد اللہ نے دیا ہے۔آپ اس بچے کے لیے بھی دعا کریں۔

(صوفی محمد عبداللہ حالات، خدمات، آثار صفحہ 355-354 جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن، طبع دوم اگست 2007ء)

1911ء کے پس وپیش ایک بزرگ حاجی عنایت اللہ ضلع لائل پور کی تحصیل سمندری کے گاؤں ''لشادن'' میں اقامت گزیں تھے...... ان کے گھر کئی بچے پیدا ہوئے لیکن سب چھوٹی عمر میں وفات پا گئے انہوں نے صوفی صاحب سے درخواست کی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ انہیں ایسا بیٹا عطا فرمائے جو باعمل عالم بنے اور لوگ اس کے علم وعمل سے فیض یاب ہوں۔صوفی صاحب نے دعا کی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور حاجی عنایت اللہ کو بیٹے کی نعمت سے نوزا۔

(صوفی محمد عنایت اللہ حیات، خدمات، آثار صفحہ 355 جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن، طبع دوم اگست 2007ء)

جی محترم قارئین! کچھ اندازہ لگایا آپ نے کہ ہم اہل سنت و جماعت حنفی کسی بزرگ کے پاس دعا کے لیے حاضر ہوں تو شرک وبدعت وگمراہی کے فتوے کہ تم پیروں سے' داتا سے اولادیں مانگتے ہو اور خود تو جناب صوفی عبداللہ اہل حدیث صاحب نے بیٹوں کی لائن لگادی اور پھر بھی سب کے لیے مؤحد۔

تھانوی اور مجذوب کی دعا:

دیوبندی مسلک کے ''حکیم الامت'' مولوی اشرف علی تھانوی بھی ایک مجذوب کی دعا سے پیدا ہوئے۔

تھانوی جی خود لکھتے ہیں:

والد ماجد کو خارش ہو گیا تھا اور اس قدر شدید تھا کہ کسی دوا سے فائدہ نہ ہوتا تھا کسی ڈاکٹر نے کہا کہ اس مرض کی ایک دوا اکسیر ہے مگر وہ قاطع النسل

Marfat.com

ہے چونکہ والد صاحب بہت تنگ آ گئے تھے اس لئے اس لئے انہوں نے اس دوا کا استعمال یہ کہہ کر کرلیا کہ بلا سے اولاد نہ ہو بقاء نوعی سے بقاء شخصی مقدم ہے۔ والدہ صاحبہ کو جب یہ معلوم ہوا تو بہت پریشان ہوئیں کیونکہ اس وقت تک کوئی نرینہ اولاد زندہ نہیں رہتی تھی۔ شدہ شدہ خبر نانی صاحبہ کو بھی پہنچ گئی۔ ان کو بھی بڑی پریشانی ہوئی۔ انہوں حضرت حافظ غلام مرتضٰی صاحب مجذوب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ سے (جو اتفاق سے نانا صاحب کے تعلقات سابقہ کی وجہ سے تشریف لائے ہوئے تھے) شکایت کی کہ حضرت میری اس لڑکی کے لڑکے زندہ نہیں رہتے۔ حافظ صاحب نے بطریق معما فرمایا کہ عمر و علی کی کشاکشی میں مرجاتے ہیں۔ اب کی بار علی کے سپرد کر دینا زندہ رہے گا۔ اس مجذوبانہ معما کو کوئی نہ سمجھا...... پھر فرمایا کہ ان شاء اللہ اس کے دو لڑکے ہوں گے (جو نبی کے لیے علم غیب و مافی الارحام مانے وہ تو مشرک اور اب یہاں) اور زندہ رہیں گے۔ ایک کا نام اشرف علی خان رکھنا دوسرے کا اکبر علی خان، نام لیتے وقت خان اپنی طرف سے جوش میں آ کر بڑھا دیا۔ یہ بھی فرمایا کہ ایک مولوی ہوگا اور حافظ ہوگا اور دوسرا دنیا والا......

(اشرف السوانح، جلد 1 صفحہ 20-19 ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان 1414ھ)

فوائد:

(1) تھانوی صاحب مجذوب کی دعا سے پیدا ہوئے۔

(2) مجذوب مرنے کی وجہ بھی جانتے تھے۔

(3) مجذوب صاحب نے بتایا کہ اب زندہ رہیں گے۔

(4) یہ بھی بتا دیا کہ ایک مولوی ہوگا اور ایک دنیا دار۔

Marfat.com

اتنا علم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مان لیں تو جھٹ سے کفر کا فتویٰ لگ جاتا ہے۔

خواجہ عزیز الحسن مجذوب جو خلیفہ ہیں تھانوی کے' لکھتے ہیں:

حضرت حافظ غلام مرتضیٰ صاحب مجذوب پانی پتی جن کی دعا سے حضرت والا پیدا ہوئے۔

(اشرف السوانح، جلد 1 صفحہ 124، ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

محترم قارئین! مندرجہ بالا حقائق سے مراد ان کے من گھڑت قصے لکھنا نہیں بلکہ دعوت فکر ہے ان لوگوں کو جو آج مسلمانوں پر شرک کے فتاویٰ جات صادر کرتے منٹ نہیں لگاتے، ذرا اپنی طرف بھی نظر کریں۔

اگر تمہارے بزرگوں کے پاس اولاد کے لیے جائیں تو شرک نہ ہو۔ تمہارے بڑھوں کے پاس لوگ اولاد کے لیے آئیں تو شرک نہ ہو اور اگر کوئی سنی مسلمان اللہ کے کسی محبوب بندے کے پاس چلا جائے دعا کے لیے تو وہ شرک کیسے ہو سکتا ہے؟

آج ایک زمانہ میرے داتا حضور کے مزار پر جا کر دعا کرتا ہے، دعا کی درخواست کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے ولی کا صدقہ ان کا دامن مرادوں سے بھر دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

منبعِ جود و عطائے سیّد الابرار ہے
آپ کا دربار داتا مرکز انوار ہے

دم بخود آتے ہیں شاہان و سلاطین زمن
سید ہجویر کا دَر اس قدر دُربار ہے

ایک مرشد کی طرح ہے رہنما و فیض بخش
آپ کی تصنیف عالی کاشفِ اسرار ہے

خواجۂ اجمیر ہیں مدحت سرا جب آپ کے
عظمتِ والا سے پھر کس شخص کو انکار ہے

گنج ہائے بے بہار ہر وقت بٹتے ہیں یہاں
گنج بخش فیضِ عالم کا یہ دربار ہے

احمد سرہند ہوں یا خواجۂ اجمیر ہوں
فیض داتا کا سبھی اخیار کو اقرار ہے

جد اعلیٰ بھی علی، خود بھی علی، رتبہ جلی
سید ہجویر کی عظمت کا یہ اظہار ہے

ان کا اسوہ ، اسوۂ سرکار کا عکس جمیل
جس نے ان کی پیروی کی ، اس کا بیڑا پار ہے

جس کے دل میں الفت داتا ہے وہ بخشا گیا
ان کا دشمن ، ان کا مبغض مستحق نار ہے

آپ کا در تشنگانِ علم و عرفاں کے لیے
ایک بحرِ بے کنارِ رحمتِ غفار ہے

کفر زارِ ہند میں مخدوم داتا کا وجود
مثلِ خورشید سحر اک مطلعِ انوار ہے

پاک دھرتی میں بہر سو امن ہو داتا مرے
دشمنانِ عافیت کی ملک پر یلغار ہے

بے یقینی اور بے دینی نے گھیرا ہے ہمیں
اس سے بچنے کو توجہ آپ کی درکار ہے

سربلندی ، سرفرازی کے لیے ہوں ملتمس
ہے سبک سر امتِ آقا ، مسلماں خوار ہے

نورؔی دریوزہ گر پر ہو کرم داتا حضور!
لے کے کشکول گدائی حاضرِ دربار ہے

(رحمۃ اللہ علیہ)

(صاحب زادہ) محمد محب اللہ نوری

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

فیضانِ داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو داتا کہے وہ مشرک ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی کو داتا کہنا شرک ہے اور پھر قرآن کریم کی آیات طیبات کا غلط مفہوم بیان کر کے عوام الناس کو غلط فہمیوں اور گمراہی کی دلدل میں دھکیل کر خود کے لیے دوزخ کا ایندھن تیار کرتے ہیں اور بھولے بھالے لوگوں کے عقائد ونظریات کو خراب کرتے ہیں۔ اس لئے ہم یہاں اختصار کے ساتھ اس غلط فہمی کا بھی ازالہ کئے دیتے ہیں۔

داتا کا معنی:

داتا ہندی کا لفظ ہے اور مذکر ہے، اُردو میں بولا جاتا ہے۔ اس کے معنی ہیں:

(1) دینے والا، سخی، فیاض، (2) رازق، خدا (3) درویش، فقیر، سائیں۔

قرآن مجید میں لفظ ''داتا'' نہیں آیا۔ اُردو اور ہندی میں بولا جاتا ہے۔ ہر سخی اور دینے والے کو داتا کہہ سکتے ہیں لیکن یہ عقیدہ رکھنا لازمی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم کے سوا ہر دینے والا اللہ تبارک وتعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے اسی کی دی ہوئی طاقت سے دیتا ہے۔ جبکہ رب العالمین اپنے ذاتی خزانوں سے اپنی ذاتی طاقتوں سے عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ ذاتی دینے والا ہے اور مخلوق اس کی عطا سے دینے والی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ جی بھائیو! دیکھو نا کہ اللہ بھی داتا اور بندے بھی داتا تو شرک ہوا کہ نہیں۔

سنی مسلمان بھائیو! سوچو کہ ہم دیکھتے ہیں یا نہیں؟ یقیناً دیکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

دیکھتا ہے کہ نہیں؟ یقیناً دیکھتا ہے تو کیا یہ شرک ہو گیا؟ اللہ تعالیٰ سنتا ہے کہ نہیں؟ یقیناً سنتا ہے اور ہم انسان سنتے ہیں کہ نہیں؟ یقیناً سنتے ہیں تو کیا یہ شرک ہو گیا؟ جب یہ بات آپ ان سے پوچھو گے تو کہیں گے، جی ہم بھی دیکھتے ہیں اللہ بھی دیکھتا ہے پر فرق یہ ہے کہ ہم اس کی عطا سے دیکھتے ہیں اور وہ اپنی ذاتی طاقت سے دیکھتا ہے۔ ہم اللہ کی عطا سے سنتے ہیں اور وہ اپنی ذاتی طاقت سے سنتا ہے لہٰذا یہ شرک نہیں، تو ہم بھی کہتے کہ اللہ کے پیارے محبوب علیہ السلام بھی عطا فرماتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام بھی عطا فرماتے ہیں، غوث، قطب، ابدال، اوتاد، داتا صاحب بھی عطا فرماتے ہیں پر فرق یہ ہے کہ رب العالمین اپنی ذاتی طاقت سے عطا فرماتا ہے اور یہ اللہ کریم کی عطا کردہ طاقت سے دیتے ہیں۔ وہ اپنے ذاتی خزانوں سے عطا فرماتا ہے اور یہ اس کے عطا کردہ خزانوں میں سے عطا کرتے ہیں۔

اللہ کرے اتر جائے ترے دل میں مری بات

ایک اور مثال کے ذریعہ سے سادہ ذہن کی بات سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں

آپ اپنے گھر میں بیٹھے ہیں۔ دروازے پہ دستک ہوتی ہے۔ آپ جا کر دیکھتے ہیں کہ ایک سوالی ہے، ایک فقیر ہے، ایک گداگر ہے۔ کوئی آپ کے در کا سوالی بن کر کھڑا ہے، کوئی آپ سے کچھ مانگ رہا ہے، اپنے بھوکے بچوں کے لیے روٹی مانگ رہا ہے، آپ اس کو کھانا دیتے ہیں۔ روٹی دیتے ہیں، پیسے دیتے ہیں۔ اب رزق دینا تو اللہ کی شان ہے۔ کھانا اللہ دیتا ہے۔ اب اس کو آپ نے کھانا دیا تو کیا شرک ہو گیا؟ اور جب اس نے آپ سے مانگا کہ اللہ کے دیئے سے مجھے بھی دو تو ایمان سے بتاؤ کیا وہ سوالی مشرک ہو گیا؟ یقیناً آپ کہیں گے کہ جی نہیں بالکل مشرک نہیں ہوا، تو کیا آپ دینے سے مشرک ہو گئے؟ بالکل نہیں اگر کوئی مصیبت کا مارا آپ سے کچھ مانگے تو وہ مشرک نہیں تو جب کوئی اللہ کے محبوب اور پیارے بندوں سے مانگے وہ

Marfat.com

شرک کیسے ہو جائے گا۔ حیرت کی بات ہے کہ مولوی جی سے مانگنے والا مسلمان رہے اور ولیوں سے مانگنے والا مشرک، یہ کیسی سوچ ہے۔ نہ اس کے مانگنے سے اس کے ایمان میں فرق آئے اور نہ آپ کے دینے سے آپ کے ایمان میں فرق آئے لیکن جب کوئی امام الاولیاء، سیّد الاولیاء، امام الواصلین، حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ سے مانگے تو وہ مشرک ہو جائے گا۔ اب آپ سوچیں کیا اس سوچ اور اس نظریہ کو بغض انبیاء واولیاء کے علاوہ کیا کہا جا سکتا ہے۔

ایک مغالطہ اور اس کا ازالہ:

سیدھے سادھے غلامانِ داتا کو گمراہ کرنے کے لیے قرآن کریم کی آیت کا سہارا لیتے ہوئے اس کا غلط مطلب لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ دیکھو اللہ کریم قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ۝

اور اللہ ہی غنی (داتا) ہے تمام خوبیوں والا ہے۔

(پارہ 22، سورۃ الفاطر: آیت 15)

ایسی آیات جن میں رب العالمین کے لیے غنی کا لفظ آیا ہے وہ آیات پڑھ کر اور غنی کا ترجمہ داتا کر کے عوام کو گمراہ کرتے ہیں جیسا کہ ''داتا کون؟'' کے مصنف نے کیا ہے۔

محترم قارئین! قرآن مجید میں ایسی آیات مبارکہ بھی ہیں جن میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندوں کو غنی یعنی (داتا) فرمایا ہے۔ لہٰذا جن آیات مبارکہ میں رب ذوالجلال نے اپنے بندوں کو ''غنی'' فرمایا ہے وہاں بھی غنی کا ترجمہ ''داتا'' کرنا چاہئے، جب ایک جگہ غنی کا مطلب ''داتا'' ہے تو دوسری جگہ بھی یہی ترجمہ ہونا چاہئے۔ اب وہ آیات مبارکہ ملاحظہ فرمائیں جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کو غنی بقول

Marfat.com

مخالفین ''داتا'' فرمایا ہے اور ان آیات میں ہم غنی کا ترجمہ مخالفین کے مطابق ''داتا'' ہی کریں گے۔

اللہ کریم جل جلالہ نے سیّد الانبیاء کو داتا بنا دیا:

رب العالمین نے کتاب مبین میں ارشاد فرمایا:

وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى○

اور آپ کو حاجت مند پایا تو غنی (یعنی داتا) کر دیا۔

(پارہ 30 سورۃ الضحیٰ، آیت نمبر 8)

اللہ اور اس کے رسول نے داتا کر دیا ہے:

وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰـهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِه

اور ان کو (منافقوں کو) یہ بات بری لگی کہ انہیں (اپنے غلاموں کو) اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل و کرم سے غنی ''داتا'' کر دیا۔

(پارہ 10 سورۃ التوبہ، آیت 74 رکوع 16)

جو کوئی داتا ہو وہ یتیم کے مال سے بچتا رہے:

وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ

اور جو سرپرست غنی (داتا) ہو تو اسے چاہئے کہ (یتیموں کے مال سے) پرہیز کرے۔ (پارہ 4 سورۃ النسآء آیت 6)

جس پر دو داتا گواہی دیں:

انصاف کو قائم رکھنے کے لیے خالق کائنات نے ایمان والوں کو حکم فرمایا ہے

اے ایمان والو! انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ۔ اللہ (جل جلالہ) کے لیے گواہی دیتے ہوئے چاہے اس میں تمہارا اپنا یا تمہارے ماں باپ کا یا رشتہ داروں کا نقصان ہو۔ تو

Marfat.com

اِنۡ یَّکُنۡ غَنِیًّا اَوۡ فَقِیۡرًا فَاللّٰہُ اَوۡلٰی بِہِمَا

(جس پر گواہی دی جا رہی ہے) وہ غنی (داتا) ہو یا فقیر پس اللہ زیادہ خیر خواہ ہے۔ (پارہ 5 سورۃ النساء 135)

ایسی اور بھی کئی آیات طیبات کتاب مبین میں موجود ہیں مثلاً سورۃ التوبہ آیت 28، سورۃ النور آیت نمبر 33-32 سورۃ الحشر آیت نمبر 7۔

ان تمام قرآنی آیات مبارکہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ غیر نبی بھی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا سے داتا ہیں اور حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ کریم کی عطا سے ہیں ہی ''داتا'' لیکن یہ تو اہل سنت و جماعت بیان کرتے ہیں کہ حقیقی داتا صرف اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہے جبکہ اللہ رب العزت کے سوا اُس کے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام، احکم الحاکمین کی عطا سے غنی (یعنی مجازی داتا) ہیں، جس سے انکار کی گنجائش نہیں۔

جن لوگوں نے قرآن مجید کی صرف ایک آیت مبارکہ پڑھ کر فتوے لگانے کا محکمہ سنبھال رکھا ہے۔ انہوں نے ہی قوم میں انتشار پیدا کیا ہے اور قوم کے ٹکڑے ٹکڑے کیے ہیں۔

یاد رہے قرآن مجید میں کسی قسم کا تضاد اور ٹکراؤ نہیں ہے

ارشاد خداوندی ہے:

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ وَلَوۡ کَانَ مِنۡ عِنۡدِ غَیۡرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوۡا فِیۡہِ اخۡتِلَافًا کَثِیۡرًا ○

تو کیا غور نہیں کرتے قرآن پاک میں اگر وہ غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو ضرور اس میں بہت اختلاف پاتے۔ (پارہ نمبر 5، سورۃ النسآ، آیت 82)

چونکہ یہ کلام الٰہی ہے اس لئے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے اگر کوئی اختلاف

Marfat.com

بیان کیا جاتا ہے تو یہ سب فرقہ پرست لوگوں کی چیرہ دستیاں ہیں۔

جن آیات مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے آپ کو ''غنی'' فرمایا ہے وہاں ''حقیقی غنی'' یعنی ''حقیقی داتا'' مراد ہے اور جہاں مخلوق کو غنی فرمایا گیا ہے وہاں ''مجازی غنی'' یعنی ''مجازی داتا'' مراد ہے۔ وہ بھی قرآن پاک کی آیات مبارکہ ہیں اور یہ بھی قرآن پاک کی آیات مبارکہ ہیں۔ حققت ومجاز کا فرق کر لینا چاہئے۔ انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے کوئی بھی رب کائنات کا شریک نہیں ہے۔ خوامخواہ ان بزرگ ہستیوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا شریک بنا دینے والی آگ میں خود ہی جلیں گے۔ کوئی بھی مسلمان کسی نبی علیہ السلام اور کسی ولی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو خدائے وحدہ لاشریک کا شریک نہیں سمجھتا ہے۔

علامہ منیر احمد یوسفی صاحب کیا خوب لکھتے ہیں:

عجب حیرت کی بات ہے حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو ''داتا گنج بخش'' کہنے سے کتنی پریشانی ہوتی ہے جبکہ ان کے در سے لاکھوں لوگ فیض حاصل کر رہے ہیں۔ غریبوں اور ناداروں کا لنگر چل رہا ہے۔ کھانا کھانے والوں کی دن رات لائنیں لگی رہتی ہیں۔ لوگوں کی جوتیوں کی حفاظت کرنے والے لاکھوں روپے کما رہے ہیں۔ فرقہ پرست لوگ داتا صاحب اور بزرگوں کے خلاف تقریریں کر کے تنخواہوں اور اپنے حواریوں کے نذرانوں سے جیبیں بھر رہے ہیں۔ حیرت تو ہے کہ جو لوگ بزرگوں اور داتا صاحب کے خلاف دل میں بغض رکھتے ہیں ان کی اکثریت حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بزرگوں کے مزارات سے ہونے والی آمدنی پر قائم شدہ محکمہ اوقاف کے سہارے پل رہے ہیں۔ ان سے تو جانور ہی اچھے ہیں جو کہ جس کا کھاتے ہیں اس سے وفاداری تو کرتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے تاکہ یہ لوگ راہ راست پر آجائیں یا پھر نوکریاں چھوڑ کر رزق کا کوئی اور

Marfat.com

وسیلہ تلاش کریں۔

شاید آپ کو معلوم ہو کہ فتویٰ سازوں کو محکمہ اوقاف کی نوکری کے وسیلہ سے تنخواہیں مل رہی ہیں۔ اچھے سے اچھا کھانا اور ہر نعمت پہلے انہی کے گھروں میں پہنچتی ہے۔

یہ لوگ کہتے ہیں کہ جب عرس ہوتا ہے تو اس دن دودھ نہیں ملتا۔ کتنا بڑا جھوٹ ہے حالانکہ اُسی دن تو دودھ ملتا ہے اور پھر مفت ملتا ہے اور اسی پر اکتفا نہیں بلکہ خالص ترین دودھ نصیب ہوتا ہے۔ لاکھوں لوگ اس نورانی نعمت سے اپنے ''سینوں'' کو منور کرتے ہیں۔ (داتا کون کون، صفحہ 22-21 جامع مسجد نگینہ گجر پورہ لاہور)

حبیب الرحمان خان میواتی نے کتاب لکھی اور اس کا پیش لفظ مشہور دیوبندی نفیس الحسینی نے لکھا ہے۔ اس میں ایک بزرگ کا تذکرہ کیا ہے شہ سرخی سے لکھا ہے'' داتا گلاب شاہ'' دو صفحات کے مختصر تذکرہ میں ان کو گیارہ مرتبہ داتا لکھا گیا ہے، ملاحظہ ہو!۔ (تذکرہ صوفیائے میوات، صفحہ 513-512 مکتبہ مدنیہ اُردو بازار لاہور)

دیوبندی حضرات کے ''قیوم زماں'' مولوی عبداللہ صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند کے متعلق مولوی نذیر احمد دیوبندی لکھتا ہے:

ایک مرتبہ حضرت شیخ اقدس (مولوی عبداللہ) لاہور تشریف لائے صوفی محمد اسلم صاحب جو حضرت اقدس کے مریدوں میں صاحب کشف بزرگ ہیں حضرت اقدس کی زیارت کے لیے آئے۔ دوران قیام صوفی صاحب حضرت سیّد مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے۔ دوران مراقبہ انہیں حضرت داتا صاحب کی زیارت ہوئی۔ آپ نے انہیں بے کراں الطاف وعنایات سے نوازا اور ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا کہ: آپ کے شیخ لاہور آیا کرتے ہیں۔ ان سے کہنا کسی روز ہم سے بھی آ کے مل جائیں۔ واپس آ کر حضرت صوفی صاحب موصوف نے حضرت اقدس سے وہ تمام مشاہدات بیان کئے جو حضرت داتا صاحب کے مزار مبارک پر پیش

Marfat.com

آئے تھے مگران کا خصوصی پیغام ذہن سے اتر گیا۔ اگلے روز حضرت اقدس نے صوفی صاحب سے فرمایا کہ آپ حضرت داتا صاحب کے مزار پر گئے تھے۔ مگر کوئی خاص بات بیان کرنا بھول گئے۔ اس پر صوفی صاحب نے عرض کیا: افسوس کہ مجھے یاد نہیں حضرت داتا صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ اپنے شیخ سے کہنا کہ کسی روز ہم سے آ کے مل جائیں۔ یہ سن کر حضرت اقدس نے فرمایا: اب آپ حضرت داتا صاحب کے مزار پر جا کر اپنی غلطی کی معذرت کریں باقی میں ان سے مل آیا ہوں۔

(تحفہ سعدیہ، صفحہ 388-387 خانقاہ سراجیہ، کندیاں میانوالی اشاعت 2015ء)' (ملفوظات مبارکہ حضرات کرام نقشبندیہ صفحہ 422 خانقاہ سراجیہ کندیاں، میانوالی 1431ھ)' (تاریخ وتذکرہ خانقاہ سراجیہ، صفحہ 319-318 جمعیہ پبلی کیشنز وحدت روڈ لاہور، اشاعت دوم 2010ء مقامات خان محمد صفحہ 220 خانقاہ سراجیہ کندیاں میانوالی 2010ء)

مندرجہ بالا واقعہ سے معلوم ہوا کہ خود دیوبندی حضرات کے مشائخ وعلماء بھی حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو "داتا گنج بخش" کہتے آئے ہیں۔ دوسری بات اس سے یہ معلوم ہوئی کہ میرے داتا حضور جانتے ہیں کہ کون لاہور آرہا ہے جیسا صوفی اسلم دیوبندی کو فرمایا کہ تمہارے شیخ لاہور آتے رہتے ہیں تو جن کو لاہور آنے والوں کا علم ہے ان کو بھلا اپنے مزار پر آنے والوں کا علم نہیں ہوگا۔

گنج بخش:

مشہور دیوبندی مولوی احمد علی لاہوری کے خلیفہ مولوی بشیر احمد پسروی لکھتے ہیں:

حامد گنج بخش ثانی دے پاروں پئے رات مدائی
نظر کرم دی کر کے کڈھ لے عیب نگر وچوں عاصی
صدقہ حامد گنج بخش دا جس دیاں اچیاں شاناں
ہو جاوے تسکین قلب دی بھلے خیر بے گاناں

(نایاب موتی صفحہ 545 مدنی کتب خانہ مانسہرہ)

Marfat.com

آگے چل کر مولوی صاحب لکھتے ہیں:

گنج بخش شمس دین ثانی مجتبیٰ کے واسطے

(نایاب موتی صفحہ 553 مدنی کتب خانہ مانسہرہ)

اگر گلاب شاہ ''داتا'' ہو سکتے ہیں اور ان کو ''داتا'' کہنا اور لکھنا جائز ہے۔ اگر تمہارے حامد و شمس ''گنج بخش'' ہو سکتے ہیں اور ان کو ''گنج بخش'' کہنا اور لکھنا جائز ہے تو حضرت سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ''داتا گنج بخش'' کیوں نہیں ہو سکتے؟

یہ عجیب سلسلہ ہے کہ جس کو چاہا ''داتا'' مان بھی لیا اور کہہ بھی لیا اور لکھ بھی لیا۔ جس کو چاہا ''گنج بخش'' کہہ بھی لیا اور لکھ بھی لیا اور مان بھی لیا لیکن اگر یہی لفظ اہلسنّت و جماعت کسی کے لیے استعمال کریں اور مان لیں تو جھٹ سے فتوؤں کی مشین چل جاتی ہے اور مسلمانوں کو مشرک قرار دے دیا جاتا ہے۔

ع جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

امام الاولیاء حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ وہ ہستی ہیں جن کو ایک زمانہ ''داتا گنج بخش'' مانتا ہے، جن کو اولیاء نے ''داتا گنج بخش'' مانا، اقطاب نے ''گنج بخش'' مانا، اغواث نے ''گنج بخش'' مانا، صوفیاء نے ''گنج بخش'' مانا، علماء نے ''گنج بخش'' مانا، آج بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ گنج بخشی فرما رہے ہیں۔ لاکھوں لوگ آج بھی آپ کے مزار پر انوار سے فیض پا رہے ہیں۔ اللہ وحدہ لاشریک کے عطا کردہ خزانے میرے داتا حضور تقسیم فرما رہے ہیں۔ زمانہ آکر جھولیاں پھیلاتا ہے اور جھولی بھر کے واپس جاتا ہے۔

بزرگوں کے مزارت سے فیض ملتا ہے:

غیر مقلدین کے پیشوا اور مترجم صحاح ستہ، وحید الزماں حیدر آبادی، اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے اور نہ ماننے والوں کو نادان ٹھہراتے ہوئے لکھتے ہیں:

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا اور حال ہے وہ مرنے کے بعد بھی جب حکم الٰہی ہوتا ہے تو اپنے زائر (زیارت کرنے والے) پر توجہ فرماتے ہیں اور ان کی روح سے زائر کو بہت سے فیوض و برکات پہنچتے ہیں اور یہ امر بدون تجربہ کے ہر عاصی ظاہر پرست شخص پر نہیں کھل سکتا اور اگر مردوں کو عموماً احساس اور سمع نہ ہوتا تو اہل قبور پر سلام کیوں مشروع ہوتا؟ کیا لکڑی پتھر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرنے کا حکم دیا؟ اس کا وہی قائل نہ ہوگا جو نادان ہے۔

(تیسیر الباری، کتاب الدعوات، باب فضل التسبیح جلد 8 صفحہ 278 تاج کمپنی لاہور کراچی پاکستان)

فیوض اولیاء:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ہجری 1176ء لکھتے ہیں کہ:

حضرت والد گرامی (شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی) جب کبھی مخدومی شیخ محمد قدس سرہ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھتے فرماتے کہ ان کی روح نماز میں میری اقتدا کرتی ہے اور مجھ سے کسب معارف کرتی ہے...... پھر فرمایا: مخدومی شیخ محمد قدس سرہ کی روح پرفتوح نے مجھے حکم دیا کہ فلاں کو کچھ معارف کی تعلیم دو۔ وہ تمام میں نے تمہارے سامنے بیان کر دیئے ہیں۔

(انفاس العارفین، صفحہ 128 فرید بک سٹال لاہور)

معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات سے فیض ملتا ہے، اسی لئے اولیائے کرام و بزرگان دین و صوفیائے عظام ہمیشہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوتے رہے اور فیض حاصل کرتے رہے۔

مزار پرانوار پر اولیائے عظام کی حاضری:

مؤرخ لاہور محمد دین کلیم لکھتے ہیں:

یہ ایک حقیقت ہے کہ جس قدر اولیائے عظام اور صوفیائے کرام بلاد

Marfat.com

اسلامیہ سے لاہور تشریف لائے خانقاہ معلیٰ پر ضرور حاضر ہوتے۔ بلکہ کہا جاتا ہے کہ کون ہے جو یہاں حاضر نہیں ہوا۔ چنانچہ متقدمین اور متاخرین صوفیائے کرام کی ایک نامکمل فہرست پیش کی جاتی ہے جنہوں نے اس مزار گوہر بار پر حاضر ہو کر فیوض و برکات حاصل کیے۔

متقدمین اولیائے کرام:

(1) حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری: جب آپ لاہور تشریف لائے تو مزار داتا پر چلہ کشی کر کے فیوض و برکات حاصل کیے اور اجمیر شریف تشریف لے گئے۔ یہ بھی کہا جاتا کہ مرشد انور کی پائنتی کی طرف کھڑے ہو کر دست بستہ کمال خلوص سے آپ نے یہ شعر پڑھا تھا

گنج بخش ہر دو عالم مظہر نورِ خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

(2) حضرت فرید الدین گنج شکر چشتی: آپ بھی داتا دربار پر حاضر ہوئے بلکہ جس مقام پر آپ لاہور میں اقامت گزیں ہوتے تھے اس کو اب تک ''فرید آستانہ'' کہا جاتا ہے جو کہ ضلع کچہری لاہور کے قریب واقع ہے۔

(3) حضرت شیخ بہلول دریائی: آپ حضرت شاہ لطیف بری (نور پور شاہاں) کے خلیفہ مجاز تھے۔

(4) حضرت مادھولال حسین قادری: شہنشاہ اکبر و جہانگیر کے عہد کے یہ نامور درویش بھی حاضر دربار ہوا کرتے تھے۔

(5) ملا عبدالنبی جامی لاہوری: آپ بھی اس سعادت سے فیض یاب ہوئے میاں محمد امین سجادہ نشین درگاہ حضرت داتا صاحب اس کے راوی ہیں:

(6) حضرت بوعلی قلندر پانی پتی بھی حاضر دربار ہوتے

(7) حضرت شیخ حسن علائی سہروردی بھی حاضر ہوا کرتے تھے

(8) میر خواجہ حسن علائی چشتی مصنف ''فوائد الفواد'' بھی حاضر دربار ہوئے۔

(9) حضرت خواجہ گیسو دراز بندہ نواز غریب سیّد محمد الحسینی چشتی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مدینۃ الاولیاء لاہور میں تشریف لاکر حاضری دی۔

(10) حضرت میاں میر قادری رحمۃ اللہ علیہ بھی حاضری سے ممتاز ہوئے

(11) شہزادہ دارا شکوہ قادری بھی مزار پرانوار کی حاضری سے ممتاز ہوئے

(12) حضرت باقی باللہ نقشبندی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حاضر سے مفتخر ہوئے

(13) حضرت نوشاہ گنج بخش قادری مدفون ساہن پال شریف بھی حاضر دربار ہوئے۔آپ کا چلہ اندرون بھاٹی دروازہ...... محلہ اسلام خاں میں واقع ہے

(14) حضرت شیخ سرہندی حضرت مجدد الف ثانی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ متعدد بار لاہور تشریف لائے۔قرین قیاس ہے کہ آپ بھی حاضر ہوئے ہوں گے

(15) حضرت شاہ محمد غوث قادری رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوتے تھے۔آپ اپنی تالیف ''اسرار الطریقت'' میں تحریر فرماتے ہیں، اس کے بعد لاہور میں جو ایک پرانا شہر اور بزرگوں کا مسکن ہے، میں آیا ہوں۔ اولیاء کے بعض مقبروں پر راتیں کاٹیں، حضرت میاں میر لاہوری کے مقبرہ پر گیا......

(16) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنے پیرومرشد اور رہنما حضرت شاہ ابو المعالی قادری لاہوری کی خدمت میں متعدد بار لاہور تشریف لائے مگر یہ ثابت نہیں ہوسکا کہ آپ اس مزار پرانوار پر حاضر ہوئے یا نہیں۔حالانکہ جو بھی اولیاء اللہ لاہور تشریف لاتے تھے وہ سب سے پہلے اس مرقد نور ہی کی حاضری ہی دیا کرتے تھے:

(17) حضرت سیّد محمد فخر الدین محب النبی چشتی بھی حاضر ہوئے

Marfat.com

(18) حضرت سید بلھے شاہ قادری قصوری

(19) مدینۃ الاولیاء لاہور کے تمام متقدمین اولیائے عظام وصوفیائے کرام حاضری دیتے رہے

متاخرین صوفیائے کرام:

ماضی قریب کے بزرگان دین نے بھی داتا دربار کی حاضری کو اپنا نصب العین جانا اور لاہور تشریف لانے کی صورت میں اس درگاہ معلیٰ کی حاضری کو اپنا سب سے اہم اور مقدس فریضہ قرار دیا۔ حاضر ہونے والے چند بزرگوں کے اسمائے گرامی کی فہرست ملاحظہ فرمائیں

(1) حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری خلیفہ مجاز حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(2) حضرت خواجہ اللہ بخش چشتی تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

(3) حضرت مولانا عبدالعزیز بگوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

(4) حضرت میاں شاہ محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

(5) سائیں توکل شاہ نقشبندی مجددی انبالوی رحمۃ اللہ علیہ

(6) حضرت شاہ ابوالخیر عبداللہ دہلوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(7) حضرت قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ علیہ (اعوان شریف گجرات)

(8) حضرت قاری شاہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ پھلواری شریف، پٹنہ، صوبہ بہار، بھارت

(9) حضرت مولانا غلام قادر چشتی بھیروی رحمۃ اللہ علیہ، مدفون بیگم شاہی مسجد لاہور

(10) بابا کریم بخش قادری مجددی رحمۃ اللہ علیہ، مدارس، ضلع امرت سر

(11) حضرت شاہ علی حسین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، کچھوچھہ شریف (بھارت)

Marfat.com

(12) حضرت مولانا سیّد دیدار علی شاہ قادری نقشبندی الوری ثم لاہوری، رحمۃ اللہ علیہ

(13) شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد نقشبندی شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

(14) حضرت پیر مہر علی شاہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف

(15) حضرت پیر جماعت علی شاہ لاثانی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ علی پور شریف

(16) خواجہ حسن نظامی چشتی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (بھارت)

(17) حضرت سیّد جلال شاہ قادری، چک سادہ شریف

(18) حضرت سیّد علی احمد شاہ گیلانی قادری، ڈیرہ غازی خاں

(19) حضرت ابوالحامد سیّد محمد محدث کچھوچھہ شریف (بھارت)

(20) سید برکت علی شاہ قادری چشتی، خلیفہ حضرت میاں محمد شاہ چشتی، ہوشیار پوری

(21) خواجہ قادر بخش نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ، بھارت

(22) حضرت خواجہ محمد عبدالخالق نقشبندی مجددی (بھارت)

(23) حضرت پیر سیّد محمد معصوم شاہ سجادہ نشین چک سادہ شریف (گجرات)، آپ قریباً چالیس سال آستانہ عالیہ پر حاضری دیتے رہے۔

(24) حضرت پیر عبدالرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ بھرچونڈی شریف سندھ

(25) حضرت نور المشائخ فضل عمر نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کابل افغانستان

(26) حضرت پیر محمد اسماعیل شاہ نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کرمانوالہ شریف

(27) میاں رحمت علی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

(28) سید نور الحسن شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(29) حضرت مولانا نور احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ، امرت سر

(30) حضرت علامہ مولانا محمد عالم آسی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ، امرت سر

(31) حضرت مولانا حامد رضا خان قادری بریلوی، خلف اکبر اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، بریلی شریف، بھارت

(32) بلبل دبستانِ رسالت حضرت مولانا محمد یار فریدی بہاول پوری نہایت عقیدتمندانہ حاضری دیا کرتے اور اپنے ساحرانہ وعظ سے حاضرین کو مستفید فرمایا کرتے تھے

(33) استاذ العلماء صدر الافاضل مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ بھی لاہور تشریف لائے تو دربار حاضر ہوئے۔

(34) حضرت مولانا مفتی محمد مظہر اللہ نقشبندی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی حاضر دربار ہوئے

(35) حضرت صاحبزادہ پیر سیّد غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین گولڑہ شریف

(36) محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا ہر ماہ دربار شریف پر حاضری کا معمول تھا۔

(37) فخر خاندان چشت حضرت الحاج میاں علی محمد خاں چشتی نظامی

(38) شیخ المشائخ حضرت صوفی فضل نور، موذن مسجد داتا دربار

(39) میاں شہاب الدین صاحب قادری

(40) حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

(41) حضرت خواجہ خان محمد سجادہ نشین تونسہ شریف

(42) حضرت مولانا پیر غلام قادر اشرفی آف لالہ موسیٰ

(43) حضرت صاحبزادہ سیّد محمد حسین شاہ گیلانی، سجادہ نشین چک سادہ شریف گجرات

(44) مخدوم اہلسنّت صاحبزادہ پیر سیّد محمد حسن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

(45) مناظرِ اعظم حضرت علامہ محمد عمر اچھروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(46) فقیہہ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا محمد نور اللہ صاحب نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بھی اکثر داتا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے اور کسی دور میں عرس کے پروگرام پر ان کی صدارت بھی ہوا کرتی تھی

(47) شیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ آف سانگلہ ہل

(48) غزالی زماں، رازیٔ دوراں، شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

(49) غزالی زماں ولی کامل حضرت علامہ سیّد محمد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

(50) شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ

1969ء میں مزار غوث الاعظم الشیخ سیّد عبد القادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین حضرت سیّد یوسف الگیلانی نقیب الاشرف نے مزار پر انوار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری دی۔ مسٹر جسٹس شمیم حسین قادری اسی وقت ان کے ساتھ تھے۔

خانقاہِ عالیہ پر بادشاہوں کی حاضری:

سب سے پہلا بادشاہ جس نے اس مزار اقدس پر حاضری دی وہ ''ظہیر الدولہ ابراہیم غزنوی'' افغانستان اور پنجاب کا بادشاہ تھا جس کا عہد حکومت 1059ء تا 1099ء تھا۔ اسی بادشاہ نے اپنے عہد حکومت میں اس مقبرہ کی تعمیر کروائی۔ اس کے بعد سلطنت غزنوی کا ہر مقتدر رکن یہاں حاضر ہوتا رہا۔ بالخصوص سلطان الدولہ بن ارسلان بن ارسلان شاہ غزنوی، سلطان معز الدولہ غزنوی بن بہرام شاہ سلطان

Marfat.com

خسرو شاہ غزنوی اور سلطان خسرو ملک غزنوی حاضر دربار اقدس ہوتے رہے۔ مزید برآں امیر عضد اللہ اور طغاتگین سپہ سالاران غزنوی افواج بھی حاضر ہوتے رہے۔ غزنوی سلاطین کے بعد سلطان محمد غوری، سلطان قطب الدین ایبک، سلطان شمس الدین التمش اور سلطان غیاث الدین بلبن بھی مرقد انور پر حاضر ہوئے۔ ان کے علاوہ سلاطین خاندان سادات بھی حاضر دربار عالی وقار ہوئے۔ خاندان مغلیہ ہیں شہنشاہ جلال الدین اکبر، نور الدین جہانگیر، شہاب الدین شاہجہان، اورنگ زیب عالمگیر، شہزادہ داراشکوہ قادری بھی متعدد دفعہ کی حاضری سے مستفید ہوئے۔ ناظمان لاہور نواب عبدالصمد خان دلیر جنگ عزالدولہ خان بہادر نواب زکریا خاں، نواب یحییٰ خاں اور نواب معین الملک بھی داتا دربار میں حاضر ہونا باعث فخر سمجھتے تھے بلکہ نواب میر مومن خان نائب صوبہ دار لاہور کا مزار بھی اسی خانقاہ میں بنا جس کا نشان اب مسجد کے صحن میں موجود ہے۔

سکھوں کی حکومت میں بھی اس مرقد منور کی تقدیس برقرار رہی، خود مہاراجہ رنجیت سنگھ آپ کا بہت احترام کرتا تھا وہ خود بھی حاضر ہوا بلکہ خزانے سے ایک ہزار روپے سالانہ مجاورین کا وظیفہ مقرر کیا ہوا تھا۔ اپنے عہد اقتدار میں اس نے 1833ء میں مزار اقدس کی مرمت بھی کروائی تھی۔ اس کے علاوہ رانی چندر کور نے ایک دالان بھی اپنے خرچ سے بنوایا تھا۔ محمد خاں ٹکسال والے نے اس زمانہ میں اپنا چاہ واقع میڈیکل کالج لاہور بھی خانقاہ کی نذر کر رہا تھا۔

سکھوں کے اقتدار کے بعد بڑے بڑے انگریز افسر بھی حاضر دربار ہوتے رہے۔ انگریزوں کے عہد میں نواب شیخ امام الدین خان گورنر کشمیر اور ان کے صاحبزادے نواب شیخ غلام محبوب سبحانی رئیس اعظم لاہور اس خانقاہ میں حاضر ہوتے رہے اور یہیں دفن ہوئے۔ نواب موصوف مزار کی خدمت کرنا اپنا فرض خیال کرتے

رہے۔ آپ ایک سو اسّی روپے سالانہ اس مزار اقدس پر بطور نذرانہ پیش کیا کرتے تھے۔

خانقاہ معلّٰی پر مشاہیر کی آمد:

قیام پاکستان سے پہلے اور اس کے بعد دنیا کے بڑے بڑے مشاہیر بالخصوص سرزمین ہندوپاک کی مقتدر اور چیدہ چیدہ ہستیاں در اقدس پر حاضر ہونے کو باعث افتخار سمجھتے ہیں۔ چند ایک کے اسماء درج ذیل ہیں:

(1) مفتی اعظم فلسطین سیّد امین الحسینی

(2) علامہ محمد اقبال

(3) مولانا غلام قادر گرامی گورنر پنجاب

(4) خواجہ ناظم الدین سابق گورنر جنرل پاکستان

(5) مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان

(6) مسٹر آئی آئی چندری گر گورنر پنجاب

(7) سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب

(8) ملک امیر محمد خان گورنر مغربی پاکستان

(9) تنکو عبدالرحمٰن وزیر اعظم ملائیشیا جب لاہور آئے تو دربار داتا گنج بخش پر حاضر ہوئے اور پانچ سو روپیہ نذرانہ پیش کیا۔ موجودہ دور کے حکمران بھی حاضر ہو کر سلام پیش کرتے ہیں۔

(سیرت داتا گنج بخش، صفحہ 83 تا90-83 مع تغیر و اضافہ، نوری کتب خانہ نزد جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے سٹیشن لاہور)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

صدرِ بزمِ اولیا ہیں گنج بخش
تاج دارِ اصفیا ہیں گنج بخش

محورِ مہر و وفا ہیں گنج بخش
مصدرِ صدق و صفا ہیں گنج بخش

کی فروزاں مشعلِ حق دہر میں
ایسا مرکز نور کا ہیں گنج بخش

خواجۂ اجمیر کا اعلان ہے
''مظہرِ نورِ خدا'' ہیں گنج بخش

کشفِ محجوب آپ کی ہے فیض بخش
اِک سمندر علم کا ہیں گنج بخش

صاحبِ کشف وکرامت بالیقیں کیوں نہ ہوں
وارثِ خیر الوریٰ ہیں گنج بخش

کفر زارِ ہند میں حق کی ضیا
نائبِ نور الہدیٰ ہیں گنج بخش

Marfat.com

نام ہے ان کا علی ، عالی ہیں یہ
وارثِ مشکل کشا ہیں گنج بخش

تاج ور بھی ان کے در کے ہیں گدا
صاحبِ جود و سخا ہیں گنج بخش

نافعِ خلقِ خدا ہیں بالیقیں
دافعِ رنج و بلا ہیں گنج بخش

جان آ جاتی ہے نوریؔ جان میں
وہ نویدِ جاں فزا ہیں گنج بخش
(رضی اللہ عنہ)

(صاحب زادہ) محمد محبّ اللہ نوری

Marfat.com

مسلک سیّد ہجویر مخدوم امم
حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ آخر النبیین

أما بعد!

فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

اہل تحقیق کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص متقی اور پرہیزگار نہ ہو وہ ہرگز درجہ ولایت نہیں پا سکتا۔ اللہ رب العالمین نے اپنے کلام مقدس میں بڑے واضح لفظوں میں اعلان فرمادیا ہے:

اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ

ترجمہ: اس (اللہ تعالیٰ) کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں (ترجمہ کنز الایمان)

(پارہ:9، سورۃ الانفال، آیت:۳۴)

دوسرے مقام پر اپنے اولیائے کرام کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝

ترجمہ: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔ (ترجمہ کنز الایمان)

(پارہ:11 سورۃ یونس، آیت:۶۳۔۶۲)

قارئین اہلسنّت ! جب مذکورہ بالاآیات مبارکہ کی روشنی میں تقویٰ اور پرہیز گاری کی صفت سے خالی انسان درجہ ولایت نہیں پاسکتا،تو بدعت وضلالت سے آلودہ اورشرکیہ عقائد ونظریات کا علمبردار انسان کس طرح ولی، بزرگ، عارف باللہ اورفنافی الرسول صلی اللہ علیہ وسلم بن سکتا ہے۔ حالانکہ تمام اولیاء کرام کی کتابیں انہیں عقائد ونظریات اور مسائل سے بھری پڑی ہیں جن کومخالفین اولیاء اللہ شرک و بدعت کہتےنہیں تھکتے۔

یہ بھی یادرکھنا ہوگا کہ اللہ رب العزت نے ''صراط مستقیم'' کی پہچان کچھ یوں بیان فرمائی ہے:

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِم

ترجمہ:ان لوگوں کے راستہ پہ (چلا) جن پرتونے اپنا انعام کیا۔

(پارہ:1،سورۃ فاتحہ)

اس آیت کریمہ سے یہ تو ثابت ہوا کہ صراط مستقیم صرف وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ لوگوں کا راستہ ہے۔ اب وہ انعام یافتہ لوگ کون ہیں؟ قرآن مجید میں دوسری جگہ پر وضاحت موجود ہے اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا انعام یافتہ گروہ چار ہیں ملاحظہ ہو:

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِم مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ

ترجمہ:اللہ تعالیٰ نے انعام کیا انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین پر

(پارہ ۵،سورۃ النساء آیت،٦٩)

(۱)انبیاء کرام

(۲)صدیقین

(۳) شہداء

(۴) صالحین

☆......امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۰۶ھ) نے ''انعمت علیھم'' کی تفسیر کرتے ہوئے یوں تحریر فرمایا ہے:

لم یقتصر علیہ قال صراط الذین انعمت علیھم وھٰذا یدل علی ان المرید لاسبیل لہ الی الوصول الٰی مقامات الھدایۃ والمکاشفۃ الااذا اقتدی بشیخ یھدیۃ الٰی سواء السبیل ویجنبہ عن مواقع الاغالیط و الاضالیل وذلک لان النقص غالب علی الخلق وعقولھم غیر وافیۃ بادراک الحق و تمیز الصواب عن الغلط فلابدمن کامل یقتدی بہ الناقص حتی یتقوی عقل ذٰلک الناقص بنور عقل ذٰلک الکامل فحینئذ یصل الی مدارج السعادات و معارج الکمالات ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے صرف ''اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ'' کے الفاظ پر کفایت نہیں کی بلکہ ''صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ'' بھی ساتھ فرمایا یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مرید کے مقامات ہدایت اور مکاشفہ تک پہنچنے کی سوائے اس کے کوئی صورت نہیں ہے کہ وہ ایسے شیخ و رہنما کی اقتداء کرے جو اسے سیدھے راستے پر چلائے اور گمراہیوں اور غلطیوں کے مواقع سے بچائے اور یہ اس بناپر ضروری ہے کہ اکثر مخلوق پر نقص اور کوتاہی غالب ہے اور ان کے عقول و اذہان حق تک پہنچنے اور صواب کو غلط سے تمیز کرنے میں پورے نہیں اترتے، تو ایسے کامل کی اقتداء ضروری ہے جو ناقص کی رہنمائی کرے تاکہ ناقص کی عقل کامل کے

نورِ عقل سے قوت پکڑے۔ ایسا ہی کرنے سے ناقص سعادتوں کے مدارج اور کمالات کی سیڑھیوں کو عبور کر سکتا ہے۔ (الرازی)

☆......الامام الجلیل اَبی البرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی آیت کی تفسیر میں یوں لکھا ہے:

فائدته التاء کید و الا شعار بان الصراط المستقیم تفسیره صراط المسلمین لیکون ذلك شهادة لصراط المسلمین بالا ستقا مة علی أبلغ وجه و آکده وهم المؤمنون والا نبیاء علیهم السلام ۔

ترجمہ: اس کا فائدہ ایک تو تاکید ہے اور دوسرا اس بات کا اظہار ہے کہ صراط مستقیم کی تفسیر صراط المسلمین ہے تاکہ یہ مسلمانوں کے راستے کے سیدھا اور ٹھیک ہونے کی کامل اور موکد طریقہ پر شہادت اور گواہی بن جائے اور وہ مومنوں اور انبیاء کرام علیہم السلام کا راستہ ہے۔

(النسفی، مدارک التنزیل وحقائق التاویل المعروف بہ تفسیر مدارک علی ھامش الخازن جلد۱، صفحہ ۱۸ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

☆......شیخ الشیوخ امام العارفین امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی المعروف الشیخ احمد سرہندی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات شریفہ میں تحریر فرماتے ہیں:

وازعلو میکه از کتاب وسنت مستفاد ندهماں معتبر اند که ایں بزرگواراں از کتاب وسنت اخذ کرده اندو فهمیده زیرا که هر مبتدع وضال عقائد فاسده خود را بزعم فاسد خوداز کتاب وسنت اخذ میکند پس هر معنی ازمعانی مفهومه ازینبا معتبر نبا شد ۔

ترجمہ: اور ان علوم میں سے جو کہ کتاب وسنت سے حاصل ہوئے ہیں وہی معتبر ہیں جو ان بزرگواروں نے کتاب وسنت سے اخذ کیے اور سمجھے ہیں کیونکہ ہر بدعتی اور گمراہ بھی اپنے فاسد عقائد کو اپنے خیال فاسدہ میں کتاب وسنت ہی سے اخذ کرتا ہے لہٰذا ان کے اخذ کردہ معانی میں سے ہر معنی پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔

(مجدد الف ثانی، مکتوبات، دفتر اوّل، مکتوب: ۱۹۳، صفحہ ۸۰ مطبوعہ در مطبوعہ در مطبع مجددی منشی نبی بخش واقع امرتسر)

جو راستہ ان چار گروہوں کا بیان کردہ اور بیان ہوا ہے وہی صراط مستقیم ہے اور راستہ سے مراد ان چار گروہوں کے عقائد و اعمال، سیرت و معمولات ہیں۔

حضرت سیّد ہجویر مخدوم اُمم سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری ثم لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اس چوتھے گروہ کے امام اور سرخیل ہیں۔ دیگر اولیائے اُمت کی طرح آپ بھی اہل سنت و جماعت تھے اور مخالفین حضرات جن مسائل کی بنا پر اہلسنّت و جماعت کو کافر و مشرک اور بدعتی گردانتے ہیں۔ ان میں سے کئی مسائل وعقائد کا اثبات آپ نے اپنی گراں قدر، مایہ ناز اور مشہور زمانہ کتاب ''کشف المحجوب'' میں فرمایا ہے اور انہیں اہلسنّت و جماعت کے عقائد و نظریات قرار دیا ہے۔ اس تحریر میں آپ کے مسلک و مشرب کو آپ کی کتاب کشف المحجوب کی روشنی میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اور اس سعی سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ اگر ایسے عقائد قرآن وسنت اور اجماع اُمت کی رو سے مشرکانہ اور مبتدعانہ ہوتے تو حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ جیسے خدارسیدہ، عالی مرتبت جن کی ولایت پر اُمت کا اتفاق ہے ہرگز ہرگز ان عقائد کو اپنی کتاب میں جگہ نہ دیتے، اور دوسرے نمبر پر یہ کہ اگر وہ یہ عقائد و نظریات رکھ کر اور پھر ان کو اپنی کتاب میں لکھ کر سرتاج الاولیاء ہی ہیں اور ان کی ولایت اتفاقی ہی ہے تو ہم اہل سنت و جماعت یہ عقائد و نظریات رکھ کر مشرک بدعتی اور گمراہ کیوں؟ اور کیسے؟ اور کس

Marfat.com

واسطے؟ ان سوالات کا جواب ہمارے ہر اس مخالف کے ذمہ ہے جو ہمیں اس طرح کے گندے، نجس اور مکروہ القابات سے یاد کرتا ہے۔

مخالفین میں سے اگر کوئی صاحب اس تحریر میں درج حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''کشف المحجوب'' سے نقل کردہ عبارات اور حوالوں کا جواب دینا یا لکھنا چاہے تو اس سے پیشگی استدعا ہے کہ وہ دیانت اور سچائی سے کام لیتے ہوئے سنجیدگی کے ساتھ پیش کردہ عبارات اور حوالوں کی وضاحت کرے اور صرف اسی پر اکتفا نہ کیا جائے کہ ''ثبوت عقائد کے لیے تو قرآن وحدیث سے دلائل چاہئیں'' کیونکہ نقل عبارات سے ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ اگر ایسے عقائد قرآن وحدیث کی رو سے مشرکانہ اور مبتدعانہ ہوتے تو حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ جیسے اللہ کے ولی ہرگز ہرگز ان عقائد کو صحیح اور درست نہ قرار دیتے۔

قارئین اہلسنّت!

اس تحریر میں چونکہ راقم کو حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ومسلک بیان کرنا اور پیش کرنا مقصود ہے۔ اس لئے اب یہاں کشف المحجوب شریف سے کچھ فیصلہ کن اور واضح عبارات پیش کرتا ہوں۔ طوالت کے خوف کی بنا پر قرآن مجید وحدیث شریف سے دلائل کی طرف نہیں جارہا، ویسے بھی راقم کے نزدیک حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے فرمودات وارشادات قرآن وسنت ہی کے ترجمان اور نچوڑ ہیں۔

(۱) عقیدۂ توحید اور مسلک داتا گنج بخش:

محترم قارئین! عقیدہ توحید تمام عقائد اسلامیہ کی اصل اور جان ہے۔ اس کی تبلیغ اللہ رب العزت کے تمام انبیاء کرام ورسل عظام علیہم السلام اپنے اپنے ادوار میں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سیّد المرسلین رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین،

Marfat.com

راحت العاشقین حضرت سیّدنا ومولانا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی عقیدۂ توحید کے پرچار کے لیے لاتعداد تکالیف برداشت کیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اس تبلیغ کی وجہ سے طرح طرح کے مظالم کا نشانہ بنایا گیا۔

مختصر یہ کہ اس عظیم ذمہ داری کو اہل حق اہلسنّت وجماعت ہمیشہ سے نبھاتے چلے آرہے ہیں۔ حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عظیم المرتبت سلف صالحین کے اسلوب کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بنیادی عقیدہ کے عنوان پر اپنی کتاب کشف المحجوب شریف میں کئی جگہ پر لکھا ہے۔ عقیدہ توحید کی حقیقت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”حقیقت توحید حکم کردن بود بریگانگی چیزی وصحت علم بریگانگی آن چون حق تعالیٰ یکی ست بی قسیم اندر ذات و صفات خود وبی بدیل وبی شریك اندر افعال خود و موحدان اورابدین صفت دانسته اندو دانشِ ایشان رابیگانگی توحید خوانند“

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: فی فرق فرقہم فی مذاہبھم، کشف الحجاب الثانی فی التوحید، صفحہ ۳۰۲ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: ”درحقیقت توحید کا مطلب ہی یہ ہے کہ کسی چیز کے ایک ہونے پر یقین رکھا جائے اور اس کے ایک ہونے کا صحیح علم بھی حاصل کیا جائے (تاکہ حقیقت سے پوری طرح آگاہی ہو) اور جب یہ معلوم ہوگیا (اور اس کا صحیح علم حاصل ہوگیا) کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اِس کی ذات کا تو درکنار اس کی صفات میں بھی اس کا کوئی ثانی نہیں، نہ ہی اس کے

Marfat.com

افعال میں اس کا کوئی شریک یا مثل ہے اور کہ توحید پرستوں نے اسے انہی صفات کی بدولت پہچانا ہے تو (اس علم ویقین کو انہوں نے دلیل راہ بنا کر) حقیقت توحید کو پالیا"۔

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۴۲۷، ۴۲۸ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یو پی)

(۲) اللہ تعالیٰ جسم سے پاک ہے:

ابن تیمیہ اور اس کے پیروکار سب تجسیم باری تعالیٰ (یعنی اللہ تعالیٰ کے جسم) کے (معاذ اللہ) قائل ہیں۔ اپنے اس باطل عقیدے اور نظریے کے اثبات پر انہوں نے کئی کتب بھی لکھی ہیں۔ حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے اس غیر اسلامی عقیدے کی نفی یوں فرمائی ہے:

"مر عقلا که خداوند عز اسمه مجسم و مرکب نیست"

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: فی فرق فرقہم فی مذاہبھم، الکلام فی اظہار جنس المعجزہ علی ید من یدعی الالھیہ، صفحہ ۲۳۱ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: "عقل مندوں کو اس حقیقت کے تسلیم کر لینے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ مرکب یا مجسم نہیں"۔

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۳۴۲ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یو پی)

(۳) اللہ تعالیٰ تمام نقائص وعیوب سے پاک ہے:

اس بات پر تمام اہل اسلام کا اتفاق چلا آ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام عیوب ونقائص سے پاک اور منزہ ہے۔ قرآن وسنت میں متعدد جگہ اللہ رب العزت کے نقائص وعیوب سے پاک اور منزہ ہونے کا ذکر موجود ہے مگر مخالفین اہلسنت وجماعت کے ائمہ وپیشواؤں نے اپنی کتب وفتاویٰ جات میں اللہ تعالیٰ کی ذات پاک میں بھی عیوب ونقائص کا امکان وجواز ثابت کیا ہے۔ (معاذ اللہ)

Marfat.com

حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب میں اس مسئلہ پر قلم اٹھایا ہے اور مسلک اہلسنّت کی وضاحت فرمائی ہے۔مثال کے طور پر ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

"ازھمه نقصان و نقایص پاك ازھمه آفات و متعالی ازھمه عیوب"

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: فی فرق فرقہم فی مذاہبھم، کشف الحجاب الثانی فی التوحید، صفحہ ۳۰۴ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: "بلکہ وہ (اللہ) تمام نقائص سے مبرہ، نقصان سے بری، تمام خرابیوں سے پاک، عیب سے بالاتر ہے"۔

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۴۲۹ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

(۴) اللہ تعالیٰ جہت ومکان سے پاک ہے:

قارئین محترم! مخالفین کے مشترکہ پیشوا و امام نے اپنی کتاب "ایضاح الحق الصریح" میں لکھا ہے جو شخص خدا کو زمان ومکان وجہت سے پاک جانتا ہے تو ایسے شخص کو بدعت حقیقیہ کا مرتکب ٹھہرایا ہے۔ملخصاً

(اسماعیل دہلوی: ایضاح الحق الصریح، فائدہ اوّل، صفحہ ۷۷ مطبوعہ قدیمی کتاب خانہ آرام باغ کراچی)

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس عقیدے کی تردید واضح اور دوٹوک الفاظ میں اپنی کتاب میں فرمائی ہے اور اہلسنّت وجماعت کے صحیح عقیدہ کو کچھ یوں بیان فرمایا ہے:

"اما شرط علم بذات خداوند تعالیٰ آنست که عاقل بالغ بداند که حق تعالیٰ موجودست اندر قدم ذات خود وبی حدو بی حدودست واندر مکان وجهت نیست"

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: اثبات العلم، فصل ۳، صفحہ ۱۴ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: ''لیکن علم ذات خداوند تعالیٰ کی بنیادی شرط ہے کہ عاقل و بالغ یہ جان لے کہ اللہ موجود ہے، قدیم ہے اور بے حد و حساب ہے اور کسی خاص سمت یا مکان میں نہیں''

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۳۵ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

اپنی کتاب میں ایک دوسرے مقام پر یوں تحریر فرماتے ہیں:

"رامکان نیست و اندر مکان نہ ازانچہ اگر متمکن در مکان بودی مکان رانیز مکان یا لیستی و حکم فعل و فاعل وقدیم ومحدث باطل شدی"

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: فی فرق فرقہم فی مذاہبہم، کشف الحجاب الثانی فی التوحید، صفحہ ۳۰۳ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: ''اس (اللہ تعالیٰ) کا مکان نہیں اور نہ کسی مکان کا مکین ہے کہ یوں تو پھر اس مکان کے لیے بھی اور مکان کا وجود لازم قرار پاتا ہے اور اس فعل و فاعل اور قدیم و حادث کا حکم ہی باطل ہو جاتا ہے''۔

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۲۸۴ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

اس عنوان کو ختم کرنے سے پہلے میں حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان نقل کر رہا ہوں جس میں مخالفین اہلسنّت جو اپنے آپ کو بڑے فخر سے توحیدی، توحید کا علمبردار کہتے ہیں کے لیے کافی سبق موجود ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"پس اھل سنت حکم کردند بریگانگی خداوند بتحقیق"

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: فی فرق فرقہم فی مذاہبہم، کشف الحجاب الثانی فی التوحید، صفحہ ۳۰۵ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: ''پس اہل سنت نے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر حکم لگایا تو اس کی

بنیادِ علم و تحقیق پر ہے"۔

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۴۳۱ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

(2) مقامِ رسالت اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مقامِ نبوت و رسالت پر چند حوالے حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے پیشِ خدمت ہیں

(۱) جہاں پر ولایت کی انتہا وہاں سے نبوت کی ابتداء:

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"انبیاء فاضل تر نداز اولیااز انچہ نہایت ولایت بدایت نبوت باشد و جملہ انبیا ولی باشند. اما از اولیا کسی نبی نبا شد"

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: فی فرق فرقہم فی مذاہبھم، الکلام فی تفضیل الانبیاء علی الاولیاء، صفحہ ۲۵۷ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

"ترجمہ: "انبیاء کو اولیاء پر فضیلت حاصل ہے، اس لئے کہ ولایت کی حدیں جہاں ختم ہو جاتی ہیں، نبوت کی حدیں وہاں سے شروع ہوتی ہیں اور تمام انبیاء لازماً ولی ہوتے ہیں لیکن اولیاء میں سے کسی کو نبی کا درجہ حاصل نہیں ہوتا"

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۳۰۶۳ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

(۲) تمام اولیاء کے احوال واقوال انبیاء کے صدق وصفا والے ایک قدم کی جانب رکھیں تو سب لاشئی نظر آئیں گے:

ایک مقام پر عظمت نبوت و رسالت کا تذکرہ کچھ یوں فرماتے ہیں:

"پس انبیاء صلوات اللہ و سلامہ علیہم داعیا نندو ائمہ واولیاء مطالبان ایشان باحسنان و محال بود کہ مأموم ازامام فاضل تر

Marfat.com

بود ودر جمله بدانکه اگر احوال و انفاس متلاشی نماید روزگار جمله اولیاء را اندر جنب یك قدم صدق نبی داری ومقابله کنی آن همه احوال و انفاس متلاشی نماید از انچه اولیا می طلبند و می روند وایشان رسیده اند و یافته و بفرمان دعوت باز آمده و قومی رامی برند"۔

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: فی فرق فرقہم فی مذاہبھم، الکلام فی تفضیل الانبیاء علی الاولیاء، صفحہ ۲۵۸ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: "پس (صحیح صورت یہی ہے کہ) انبیاء صلوات اللہ علیہم دعوت حق دینے والے اورامام ہوتے ہیں اور اولیا احسان میں انہی کی متابعت کرنے والے ہوتے ہیں اور یہ امر محال ہے کہ مقتدی کا درجہ امام سے افضل تر ہو۔ غرض مختصراً یاد رکھو کہ اگر دنیا بھر کے اولیا کے احوال وانفاس کو یکجا کر کے کسی ایک سچے نبی کے مقابلے میں لایا جائے تو بھی وہ سب کے سب اس کے سامنے ہیچ دکھائی دینے لگیں اس لیے کہ اس گروہ اولیاء سے متعلق تمام لوگ صاحب طلب ہوتے ہیں اور رہروانِ منزل ہوتے ہیں اودوسرے گروہ کا ہر فرد یعنی انبیاء تمام کے تمام منزل پر پہنچے ہوئے ہوتے ہیں اوراپنے مقصد کو پاچکے ہوتے ہیں اور حضورِ خداوندی سے جو سوئے دنیا آتے ہیں تو اس لیے کہ خلق کو دعوتِ حق دینے کا حکم اللہ کی طرف سے انہیں مل چکا ہوتا ہے اور وہ ایک قوم کواسی راہ کی طرف لے جاتے ہیں (جس کا حکم اللہ کی طرف سے انہیں دیا جاتا ہے)"

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۳۶۴ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

Marfat.com

(۳) ولی کی انتہا مقام مشاہدۂ حق جبکہ نبی کی ابتداء ہے:

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ یوں رقمطراز ہیں:

”چون اولیاء از عادت و عرف بنہایت رسنداز مشاہدت خبر دہند واز حجاب بشریت خلاص شوندھر چند کہ عین بشر باشند و باز رسول راأوّل قدم اندر مشاہدت باشند چون بدایت رسول نہایت ولایت ولی بوداین را با آن قیاس تنوان کرد“

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: فی فرق فرقہم فی مذاہبہم، الکلام فی تفضیل الانبیاء علی الاولیاء، صفحہ ۲۵۸ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: ”اولیاء جب اپنی انتہا کو پہنچ جاتے ہیں، تب کہیں مشاہدہ سے خبر دیتے ہیں اور بشریت کے پردوں سے نجات حاصل کرتے ہیں، ہر چند کہ وہ ہوتے بالکل بشر ہی ہیں۔ اس کے برعکس نبی کا اوّلین قدم ہی مشاہدہ میں ہوتا ہے اور جب ایک (نبی) کی ابتدا دوسرے (ولی) کی انتہا کے برابر ہو تو ولی کو نبی پر کیوں کر قیاس کیا جاسکتا ہے؟“

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۳۶۵ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

(۴) سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی:

ساری مخلوق سے بلکہ تمام انبیاء کرام اور رسل عظام علیہم السلام سے افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا ہمارے آقا و مولیٰ سیّد الاولین والآخرین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین رحمۃ العالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔ یہی عقیدہ جمیع امت محمدیہ کا ہے۔ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں حضرت سیّدنا امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت وشان پر لکھا گیا ”قصیدہ فرزدق“ نقل فرمایا

Marfat.com

ہے جس میں ایک شعر کچھ یوں ہے:

من جده وان فضل الانبياء له

فضل امته وانت له الامم

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: فی ذکر ائمتھم من اہل البیت، صفحہ ۷۹، مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: "یہ وہ (ذی شان) ہے کہ جس کے نانا کی فضیلت کے مقابلے میں تمام انبیاء کا درجہ کمتر ہے اور باقی تمام امتیں جس کی اُمت کے سامنے کمتر درجہ پر ہیں"۔

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۱۲۵ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

(۵) سیدنا موسیٰ علیہ السلام جو مانگ کر پائیں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بن مانگے پائیں:

حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

"یکی موسیٰ علیه السلام که اندر وجودش عدم نبودتا گفت "رب اشرح لی صدری" ودیگر رسول ما علیه الصلوة والسلام که اندر عدمش وجود نبودتا گفت "الم نشرح لك صدرك" یکی آرایش خواست و زینت طلب کردو دیگر رابیاراستندو وی را خود خواست نه"

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: التصوف، صفحہ ۴۰ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: "ایک تو موسیٰ علیہ السلام تھے کہ ان کے وجود میں عدم نہ تھا (چنانچہ اللہ تعالیٰ سے) التجا کی کہ: "اے رب! میرا سینہ اپنے اسرار کے لیے کھول دے اور اپنے احکام کی تعمیل مجھ پر آسان کر دے" اور دوسرے ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ کے عدم (دیدارِ الٰہی میں

Marfat.com

سراپا محویت) میں وجود (بے حضوری) کا گزر نہ تھا' چنانچہ (آپ کو موسیٰ کی طرح التجا نہ کرنا پڑی بلکہ) اللہ تعالیٰ نے خود ہی فرمایا ''کیا ہم نے آپ کے سینے کو (علم وحلم کے لیے) کھول نہیں دیا؟'' ایک نے خود آرائش کی خواہش کی اور زینت کا طلبگار ہوا اور دوسرے کو (کرنے والے کی طرف سے) خود آراستہ کیا گیا حالانکہ اس نے خود اس کی خواہش ظاہر نہ کی تھی''

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۶۹، ۷۰ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

(۶) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر وناظر ہیں:

قارئین! اہلسنّت وجماعت کے عقیدہ کے مطابق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر بروحہ اور ناظر ببصرہ ہیں۔ یعنی آپ کا جسم پاک قبر انور میں ہے اور روح پرفتوح کائنات کے ذرہ ذرہ میں موجود ہے اور آپ اپنی قبر انور سے کائنات کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔

حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

''گفتی ارحنا یا بلال بالصلوٰۃ پس ہر نمازی اورا معراجی بودی وقربتی نو خلق او را اندر نماز دیدی و جان وی اندر گداز نواز بودی و دلش اندر نیاز و سرش اندر راز و نفش اندر گداز تاقرۃ العین وی نماز شدی وتنش اندر ملك بود و جانش اندر ملکوت تنش باانس بودو جانش اندر محل اُنس''

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: فی التوبۃ وما یتعلق بہا، کشف الحجاب الخامس فی الصلوٰۃ، صفحہ ۳۳۱ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: ''فرماتے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) ''اے بلال ہمیں نماز سے

Marfat.com

خوش کر'' اور یوں گویا ہر نماز ہی ان (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے ایک معراج بن جاتی تھی، اور ہر نماز میں دل قربت حق کی مسرت سے شاداں و فرحاں ہو جاتا تھا۔ لوگ آپ کو محو نماز پاتے لیکن (انہیں کیا خبر تھی کہ آپ کا جسم مبارک تو نماز میں ہے لیکن) آپ کا دل راز و نیاز میں مصروف اور باطن محو پرواز ہوتا تھا' اور نفس میں سوز و گداز کی روح پرور کیفیت طاری ہوتی تھی' یہاں تک کہ نماز اُن کی آنکھوں کی ٹھنڈک، طراوت اور نور بن کر رہ گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک بظاہر تو اس دنیا میں ہوتا تھا لیکن روح عالم ملکوت میں پہنچ جاتی تھی اور اس وقت اگرچہ حضور کا جسم مبارک انسانی ہی رہتا تھا لیکن روح محل انس الٰہی میں جا چکی ہوتی تھی''۔

(عبد المجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۴۶۸ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

اللہ رب العالمین نے اپنے کلام مقدس میں ارشاد فرمایا:

وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝

(پارہ: ۳۰، سورۃ الضحیٰ، آیت: ۴)

ترجمہ: ''اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے''۔ (ترجمہ کنز الایمان)

متذکرہ بالا حوالے کا تعلق عالم دنیا سے ہے اس وقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم عالم برزخ میں ہیں جو کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں عالم دنیا سے بہت بہتر اور افضل ہے' اگر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم بقول داتا صاحب دنیا میں ہوتا تھا اور روح عالم ملکوت میں تو عالم برزخ میں جسم انور کا قبر انور میں ہونا اور روح کا دنیا کے تمام ذرات میں موجود ہونا بطریق اولیٰ ہوگا۔

(۷) خالقِ کل نے آپ کو مالکِ کل بنا دیا:

اہل حق کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو

Marfat.com

مالک کل اور مختار کل بنا دیا ہے۔ جیسا کہ امام اہلسنّت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں کی نعمتیں ہیں آپ کے خالی ہاتھ میں

اور یہی عقیدہ ونظریہ حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ بیان فرما چکے ہیں:

"وفقر محمد صلی اللّٰه علیه وسلم که حق تعالیٰ کلید همه گنجهای روی زمین بدو فر ستادو گفت محنت بر خود منه واز ین گنجها خود را تجمل ساز گفت نخواهم بار خدایا مرا یك روز سیر دارویك روز گرسنه"

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: التصوف، صفحہ ۳۹ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: "اور فقر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا ہے کہ خدائے عز وجل نے روئے زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں آپ کے ہاتھ میں دے دیں اور فرمایا کہ اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالیے، اور ان خزانوں کو مصرف میں لاتے ہوئے تجمل وشوکت سے بسر کیجئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا کہ یا باری تعالیٰ میں ان کا طالب نہیں ہوں، مجھے تو ایک روز پیٹ بھر کر کھانے کو دیجیو تو دوسرے دن بھوکا رکھیو"۔

(عبد المجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۶۹ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیو بند یوپی)

(۸) سماعت وبصارت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم:

نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی سماعت وبصارت کی وسعتوں کا تذکرہ حضرت سیّدنا داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کچھ یوں کرتے ہیں:

Marfat.com

"که چون خبیب رابمکه کافران بروار کردندرسول صلی اللّٰه علیه وسلم بمدینه بود اندر مسجد نشسة وی راهمی دیده وباصحابه می گفت آنچه باوی کردند خدای عزوجل حجاب ازچشم وی نیز بر واشت تاوی پیغمبر را صلی اللّٰه علیه وسلم دید وبروی سلام گفت و خداوند تعالیٰ سلام وی بگوش پیغامبر رسانید، وجواب پیغمبر وی رابشنوانید و دعا کردتا روی وی بقبله گشت بس آنکه پیغمبر وی رابدید ازمدینه و وی بمکه بود"

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: فی فرق فرقہم فی مذاہبھم، الکلام فی الفرق بین المعجزۃ والکرامۃ، صفحہ ۲۳۷۔۲۳۸ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: "کیا تجھے یاد نہیں کہ خبیب کو جب کافران مکہ نے تختۂ دار پر لٹکایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں مسجد کے اندر تشریف فرما تھے اور وہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے بلکہ جو کچھ ان (خبیب) سے ہو رہا تھا، ساتھ ساتھ صحابہ کرام کو بھی بتاتے جاتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے خبیب کی نظروں سے بھی (بُعد و دوری کا) پردہ اٹھا دیا اور انہوں نے بھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ کو سلام کیا اور اللہ نے وہ سلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں تک پہنچایا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب خبیب کو سنایا اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی تا آنکہ خبیب کا منہ (واصل بحق ہوتے وقت) کعبہ کی طرف ہو گیا۔ پس پیغمبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مدینہ سے خبیب کو دیکھ لیا' حالانکہ وہ اس وقت مکہ میں تھے"۔

(عبد المجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۳۳۸ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

Marfat.com

اس حوالے سے ثابت ہوا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر مدینہ طیبہ میں جلوہ فرما ہو کر مکہ مکرمہ میں اپنے غلام سیّدنا خبیب رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں اور ان کا سلام بھی سماعت فرما سکتے ہیں تو قبر انور میں جلوہ فرما کر دور و نزدیک کے اپنے غلاموں کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں اور ان کا درود و سلام سماعت فرما سکتے ہیں اور اپنے غلاموں کے درود و سلام کا جواب بھی ارشاد فرما سکتے ہیں۔

قارئین! واضح رہے کہ مدینہ طیبہ اور مکہ مکرمہ میں تقریباً چار سو ستر (۴۷۰) کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ جس نبی کے لیے ۴۷۰ کلومیٹر کا فاصلہ پردے حائل نہیں کر سکتا تو اس نبی کے لیے پوری کائنات میں جہاں سے بھی کوئی غلام پکارے اس کے اور اس کے آقا کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہو سکتا۔ دیر ہماری پکار میں تو ہو سکتی ہے لیکن سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نظر کرم میں کوئی دیر نہیں۔

(3) مقام اولیاء کرام اور عقیدۂ سیّدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولایت اور عظمت اولیاء کرام کو حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر کون بیان کر سکتا ہے جو کہ خود سرتاج الاولیاء ہیں۔ چند اقتباسات پیش کیے جا رہے ہیں۔ پڑھیں اور ولایت کی عظمت و شان کا اندازہ لگائیں۔

(۱) اولیاء اللہ کی وسعت بصارت:

اولیاء اللہ کی وسعت بصارت کا حال کیسا ہوتا ہے حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"دل بنور معرفت وتوحید ومحبت عرش را ببیند و بر عقبیٰ مطلع شود اندر دنیا"

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: التصوف، صفحہ ۴۳ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: "لیکن نور محبت اور نور توحید سے منور دل کی بدولت ہم اس دنیا میں

Marfat.com

اور اس دنیا میں عرش تک نگاہ دوڑاتے ہوئے امور عقبیٰ تک سے مطلع ہو سکتے ہیں''

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۶۰ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

(۲) اولیاء اللہ دلوں کے بھید سے بھی آگاہ:

سیّدنا داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیّدنا جنید رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کی حکایت نقل فرمائی جس کے آخر میں سیّدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"جنید وی راگفت رضی اللہ عنہ تو ندانستی کہ اولیای خداوند والیان اسرارند"

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: فی ذکر ائمتھم من تبع التابعین الی یومنا، صفحہ ۱۳۸ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: ''جنید یوں گویا ہوئے کہ ''تجھے خبر نہ تھی کہ اولیاء اللہ دلوں کے بھید سے بھی آگاہ ہوتے ہیں؟''

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۲۰۳ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

(۳) اولیاء اللہ خلق خدا کے اندیشوں سے بھی باخبر:

سیّدنا داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وروا بود کہ اشراف باشد بر اندیشھای خلق"

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: فی فرق فرقھم فی مذاہبھم، الکلام فی ذکر کراماتھم، صفحہ ۲۴۹ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: ''اور یہ بھی روا ہے کہ ایک صاحب ولایت خلق خدا کے اندیشوں سے باخبر ہو جائے''۔

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۳۵۱ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

اس اقتباس میں ان لوگوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے جو یہ نظریہ وعقیدہ انبیاء کرام علیہم السلام بلکہ امام الانبیاء سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان کرنے والوں پر کفرو شرک کی گولہ باری کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو دعوت فکر ہے کہ وہ اس اقتباس کو بھی بار بار ملاحظہ کریں اور اپنے فتووں پر بھی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے پوری امید ہے کہ اگر کسی کے مقدر میں ہدایت لکھی ہوئی تو وہ ضرور راہ ہدایت پر آجائے گا ان شاء اللہ العزیز۔

(۴) گل تیرے مونہوں جیہڑی نکلے اور تیرا اے:

حضرت سیّدنا داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"از جنید می آید رحمۃ اللہ علیہ کہ بباب الطلق ترسای بود بدید سخت باجمال گفت بارخدایا این را در کار من کن کہ سخت نیکو آفریدہ چون زمانی برآمد ترسا درآمد و گفت ایھا الشیخ شہادت برمن عرض کن مسلمان شدویکی از اولیا شد"

(الہجویری، کشف المحجوب، باب لبس المرقعات، صفحہ ۵۴ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے باب الطلق میں ایک بے حد حسین یہودی کو دیکھا (اسے دیکھتے ہی) جنید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا "بارخدایا اسے میرے حوالے کردے تونے اسے کس قدر جمیل وشکیل بنایا ہے"۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ یہودی ان کے پاس چلا آیا اور کہنے لگا کہ "اے شیخ! مجھے کلمۂ شہادت پڑھایئے"۔ شیخ کہتے ہیں کہ میں نے اُسے کلمۂ شہادت پڑھایا اور وہ مسلمان ہوگیا اور (بالآخر) اولیائے الٰہی کے مقام پہنچا"

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۹۲ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

Marfat.com

(۵) اولیاء اللہ کا دلوں کے خیالات کو بھی جاننا:

حضرت سیّدنا داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں ایک خیال آیا اس وقت آپ اپنے شیخ ابوالفضل محمد بن الحسن الختلی رحمۃ اللہ علیہ کو وضو کروا رہے تھے آپ کے شیخ نے آپ کے دل میں آنے والے خیال کو بھی جان لیا جیسا کہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود تحریر فرماتے ہیں:

"وقتی من بر دست وی آب می ریختم مر طهارت وی را اندر خاطرم بگذشت که چون کارها بتقدیر وقسمت ست چرا آزادان خود را بندهٔ پیران کنند برامید کرامتی را گفت ای پسر دانستم آنچه اندیشیدی بدانکه هر حکمی را سببی است چون حق تعالیٰ خواهدتا عوان بچهٔ را تاج کرامت وهدوی را توبه و هدو بخدمت دوستی مشغول کندتا این خدمت مر کرامت وی را سبب گردد"

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: فی ذکر أئمتھم من المتاخرین، صفحہ ۲۷۳ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: "ایک مرتبہ انہیں وضو کرانے کے لیے میں ان کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہا تھا کہ میرے دل میں خیال گزرا کہ جب سارے کام تقدیر اور قسمت سے وابستہ ہیں تو (اچھے بھلے) آزاد لوگ خوامخواہ پیروں کی غلامی اختیار کر لیتے ہیں؟! فوراً فرمانے لگے "بیٹا مجھے معلوم ہے کہ اس وقت تم کس خیال کو دل میں جگہ دیئے ہوئے ہو! مگر یاد رکھو کہ ہر حکم کا ایک سبب ہوا کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ کسی معمولی بچے کے سر پر تاج کرامت رکھ دے (یعنی اسے صاحب کرامت بنا دے) تو سب سے پہلے تو اسے توبہ کی توفیق عنایت فرماتا ہے اور پھر اسے اپنے کسی دوست کی

خدمت پر مامور کر دیتا ہے تا کہ اس کی خدمت ہی اس کی کرامت کا سبب
بن جائے"

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب ۲۵۶، ۲۵۷ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

عظمت سیّدنا اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیّدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت امام الائمہ سراج الامۃ رئیس الفقہاء والمحدثین کی عظمت حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمائی ہے۔ آپ سیّدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں۔ غیر مقلدین سے گزارش ہے کہ اگر تقلید شخص شرک اور حرام ہوتی تو آپ جیسا ولی اور بزرگ جن کی ولایت پر امت کا اتفاق ہے کبھی بھی تقلید نہ کرتا۔

سیّدنا داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سیّدنا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان وعظمت یوں بیان فرماتے ہیں:

”یحییٰ بن معاذ الرازی رضی اللہ عنه گوید پیغمبر را صلی اللہ علیه وسلم بخواب دیدم گفتمش یارسول اللہ ابن اطلب قال عندعلم ابی حنیفة مرابنز دیك علم ابی حنیفه“۔

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: فی ذکر ائمتھم من تبع التابعین الی یومنا، صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: ”یحییٰ بن معاذ الرازی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ اور عرض کیا کہ ”یارسول اللہ! میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”مجھے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے علم میں تلاش کرو“۔

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب صفحہ ۱۵۲ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیو بند یوپی)

Marfat.com

اس سے آگے سیّدنا داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اپنا خواب یوں رقم فرماتے ہیں:

”ومن که علی بن عثمان الجلابی ام رضی الله عنه بشام بودم بر روضۂ عباس مودن پیغمبر صلی الله علیه وسلم فقه بودم خود را بمکه دیدم اندر خواب کو پیغامبر صلی الله علیه وسلم ازباب بنی شیبه اندر آمد و پیری را در کنار گرفته چنانکه اطفال را گیرند بشفقتنی من پیش وی رفتم و برپشت پایش بوسه دادم واندر تعجب آن بودم ماآن پیر کیست وی برحکم اعجاز برباطن واندیشۂ من مشرف شدمرا گفت این امام تست واهل دیار تو یعنی ابو حنیفه“۔

(الہجویری، کشف المحجوب، باب: فی ذکر ائمتھم من تبع التابعین الی یومنا، صفحہ ۱۰۱ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور)

ترجمہ: ”اور میں کہ علی بن عثمان جلابی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے توفیق کا طلبگار ہوں ایک دن ملک شام میں تھا۔ وہاں ایک دن مؤذن رسول صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مزار پر سو رہا تھا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ مکہ میں ہوں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے اندر تشریف لائے اور ایک بوڑھے کو یوں آغوش میں لئے ہوئے ہیں جیسے کہ پیار سے چھوٹے بچوں کو اٹھا لیتے ہیں۔ میں نے دوڑ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں اور ہاتھوں کو چوم لیا اور حیران تھا کہ آخر وہ (بوڑھا) کون ہے اور یہ کیا ماجرا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معجزانہ انداز میں میرے دل کی بات معلوم کر لی اور فرمایا کہ ”یہ تمہارے اور تمہارے اہل دیار کے امام یعنی ابوحنیفہ ہیں“۔

(عبدالمجید یزدانی، گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، صفحہ ۱۵۳ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند یوپی)

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

Marfat.com

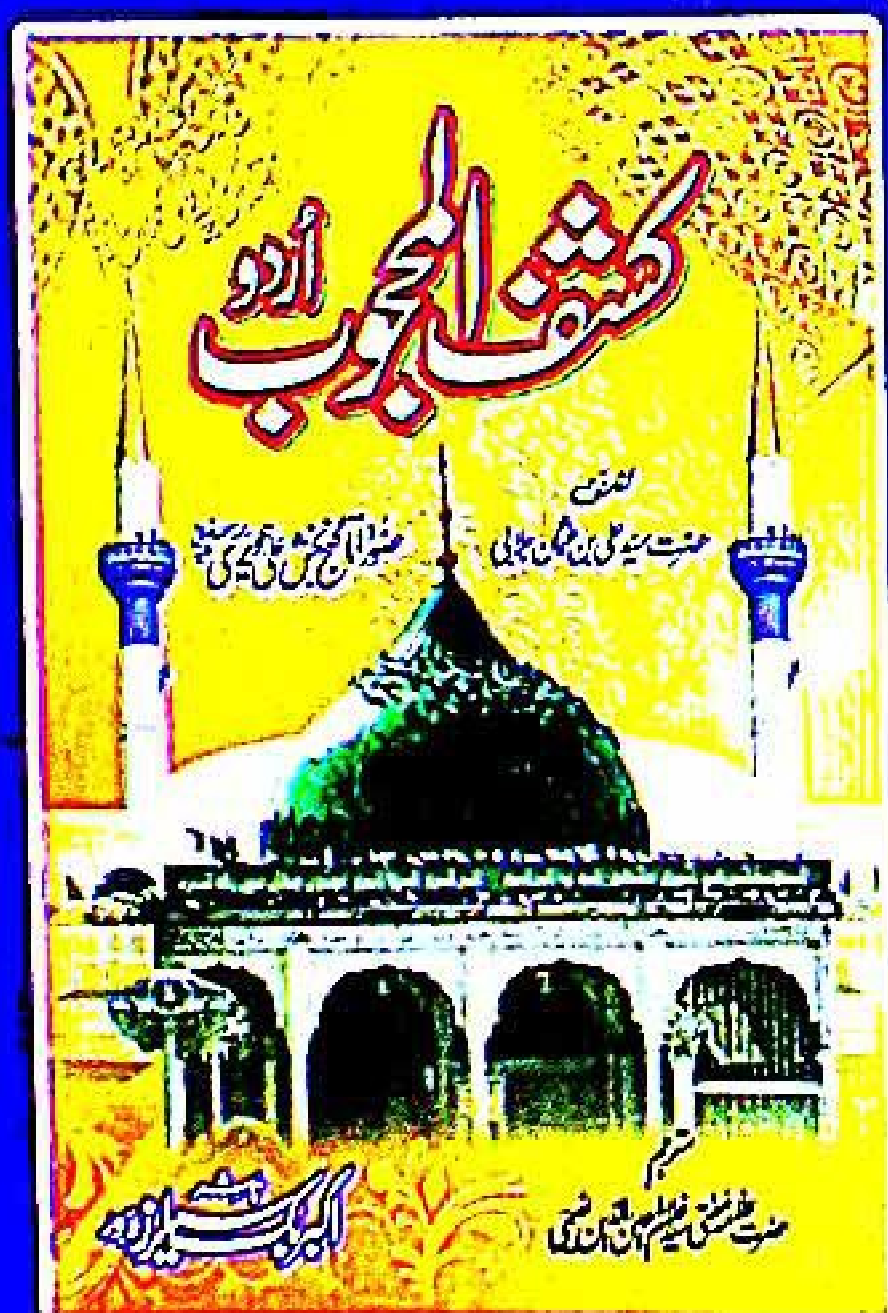

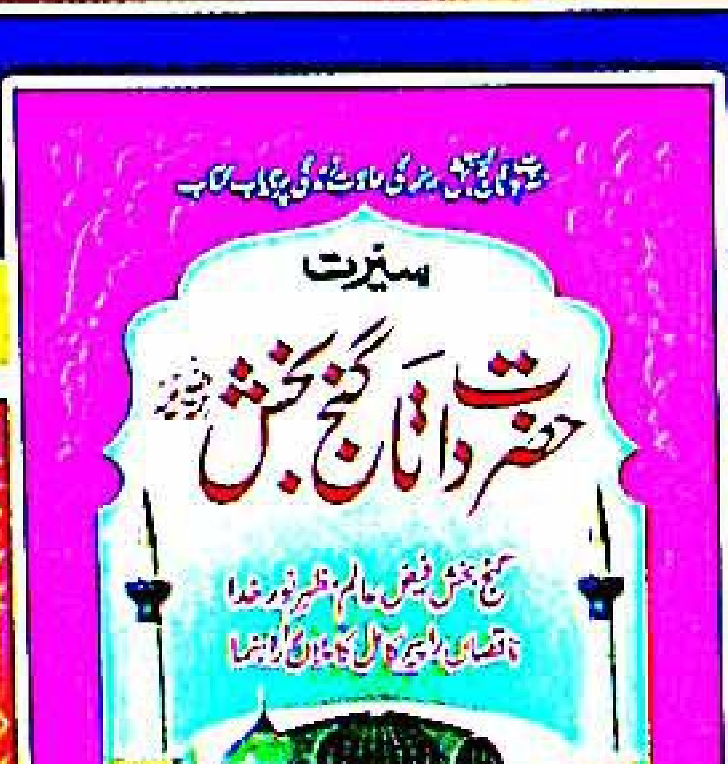

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 37352022

Marfat.com

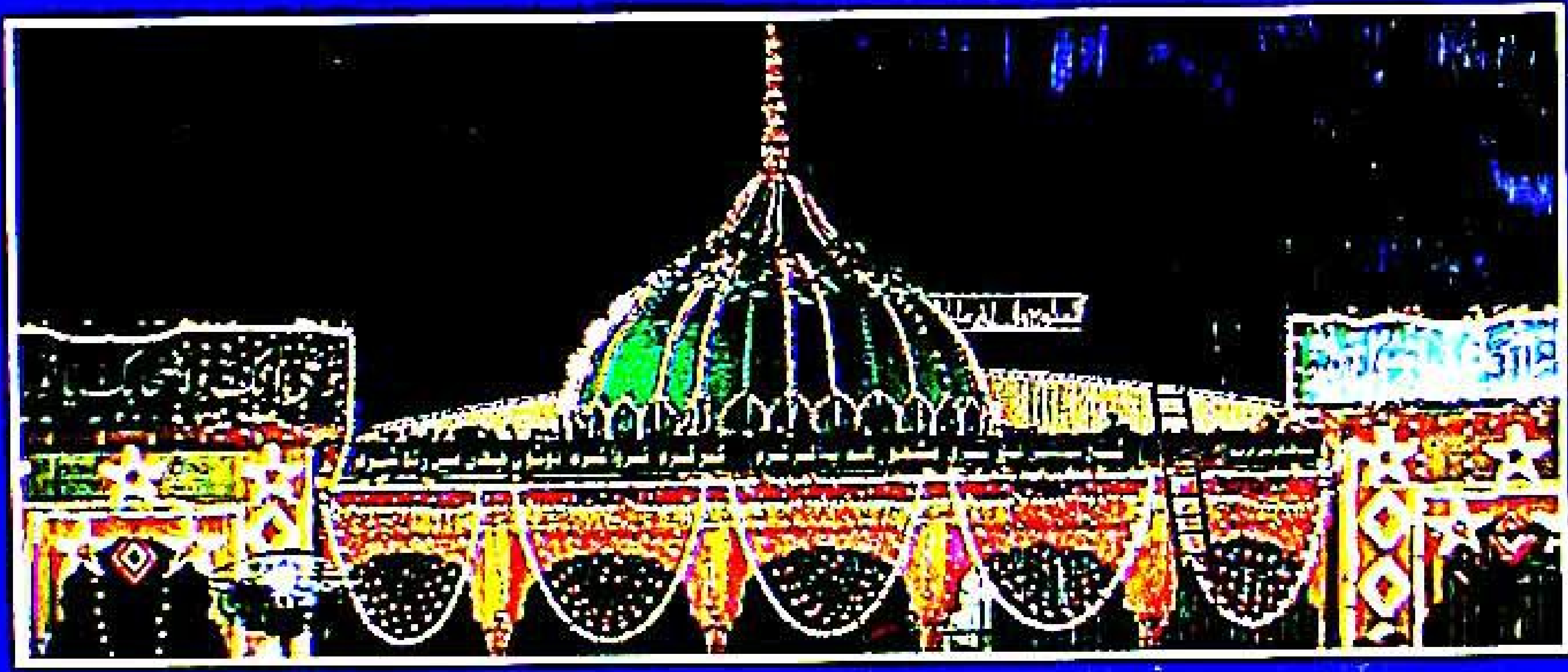

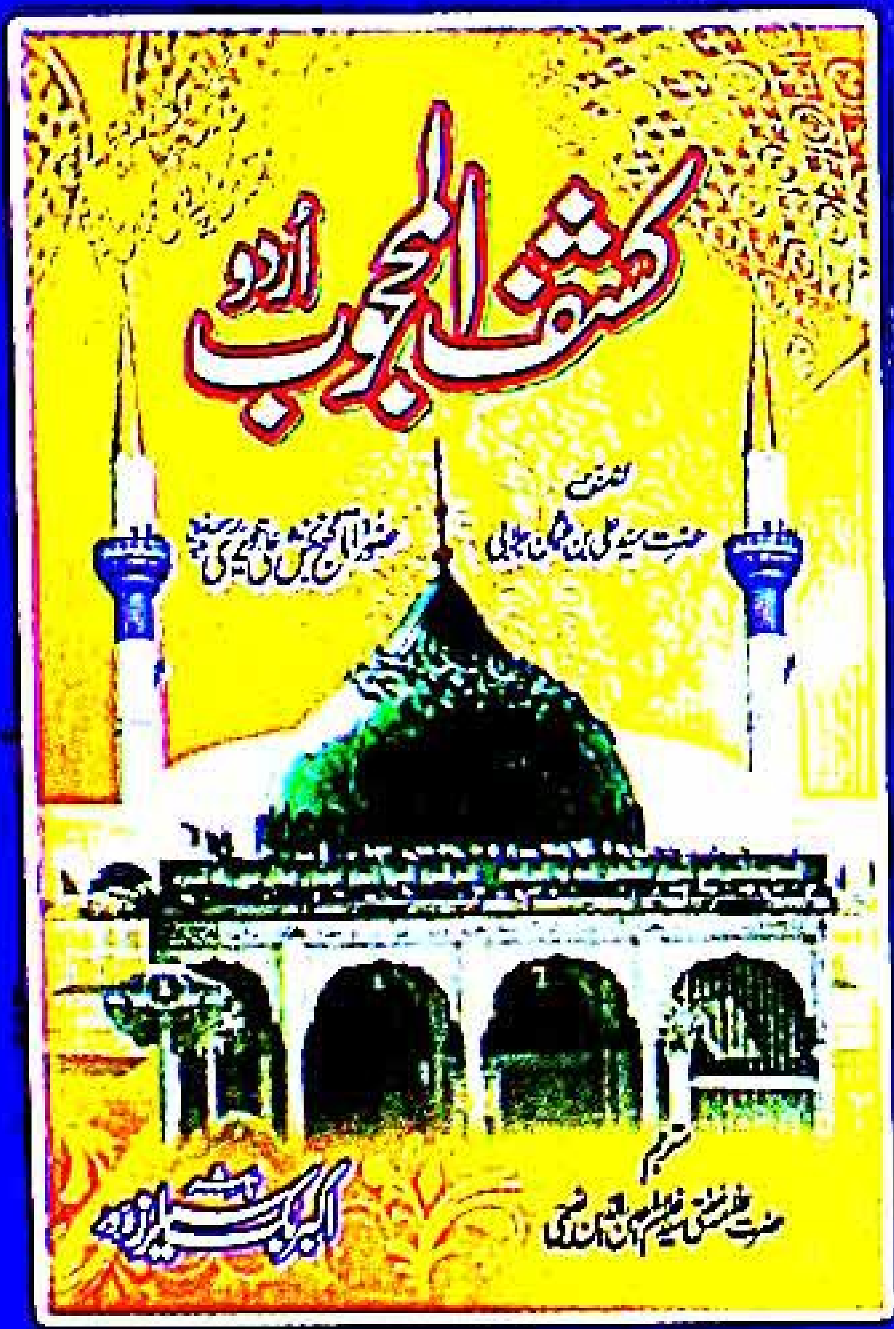

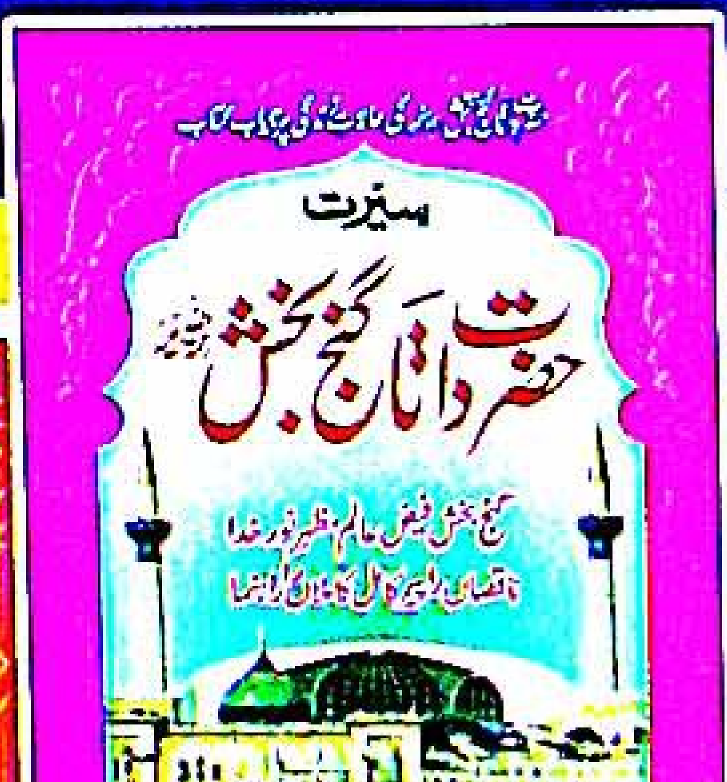

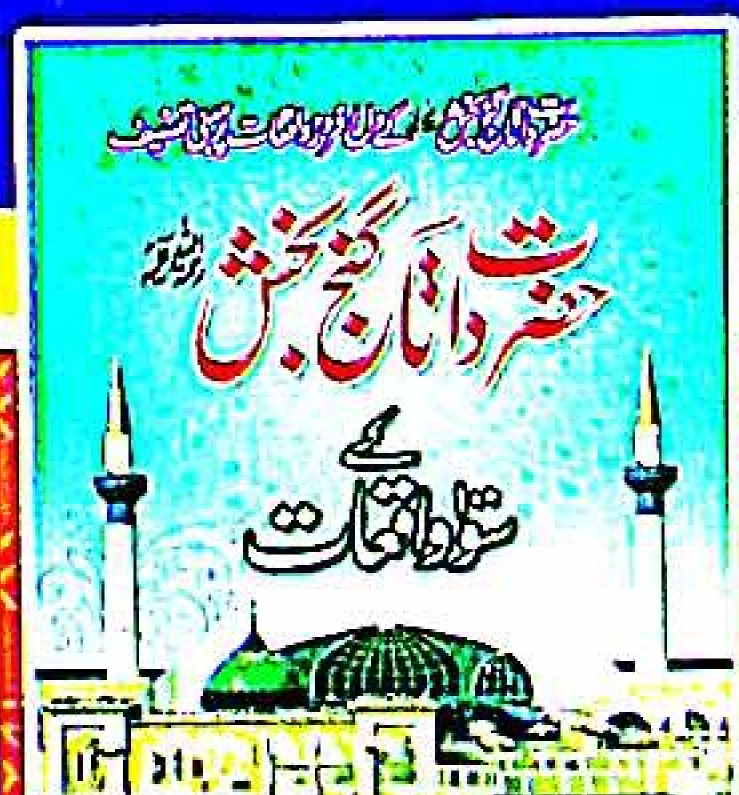

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 37352022